کتاب التعویذات

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب

کشمیری بازار و بل روڈ لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَّلِکُلِّ مَرَضٍ شِفَاءٌ

کتاب التعویذات

المسمّٰی بہ

کتاب الداء والدواء

از تصانیف

عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب سید محمد صدیق حسن خان علیہ رحمۃ الغفران

برائے فرم

حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ انارکلی لاہور

جسے ملک دین محمد نے باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ لاہور سے چھپوا کر بل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پرنٹر پریس شیر از نوری

فہرست مضامین کتاب الداء والدواء

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دیباچہ	۷	سورۂ حشر	۲۴	دعائے خوف از امیر ظالم	۳۳
مقدمہ اس بیان میں کہ دعا نافع		سورہ واقعہ	۲۴	دعائے خوف از شیطان وغیرہ ..	۳۳
ہوتی ہے اور دعا کرنے کا حکم	۹	سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر	۲۵	دعائے فزع یعنے گھبراہٹ	۳۳
شرعاً ثابت ہے		، الم نشرح	۲۵	دعائے ہرب شیطان	۳۴
باب اوّل۔ تلاوت قرآن مجید		، طٰہٰ	۲۵	دعائے وسوسہ	۳۴
اور بعض سورۂ آیاتِ فرقان عظیم	۱۱	باب دوم۔ اُن عوارض و آفات کے		دعا رکان بولنے کی	۳۵
کے فوائد کے بیان میں		بیان میں جو انسانوں کو حیات و ممات	۲۵	پاؤں کا سن ہو جانا	۳۵
فصل بسم اللہ	۱۲	میں فکر مند کرتے ہیں		دعائے غضب و خشم	۳۶
، سورۂ فاتحہ	۱۴	دعائے کرب	۲۵	دعا حدّت لسان یعنی تیز زبانی ..	۳۶
، سورۂ بقرہ	۱۶	، ،	۲۶	دعا ادائے قرض	۳۷
، آیۃ الکرسی	۱۶	، ،	۲۷	ایضاً دعا ادائے قرض	۳۸
آیتیں آخر سورہ بقرہ ..	۱۷	، ،	۲۷	دعائے نظرِ بد	۳۸
سورۂ انعام	۱۸	دعائے ہم و غم یعنی فکر و رنج	۲۷	دعائے دیوانگی	۳۹
، کہف	۱۸	، ذوالنون علیہ السلام ..	۲۷	دعائے جنون ایضاً	۳۹
، طٰہٰ وغیرہ	۱۹	دعائے ہم و حزن	۲۸	دعائے کژدم گزیدہ	۴۰
، یٰسین	۱۹	دعا ہر وقت خصوصاً	۲۹	رقیہ محروق	۴۱
، فتح	۲۰	دعائے مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق	۲۹	احتباس بول و حصاۃ ..	۴۱
، ملک	۲۰	دعائے کرب و شدت	۲۹	پھوڑا پھنسی	۴۱
، اذا زلزلت	۲۱	توقع بلا و امر ہولناک	۳۰	آنکھ کا دکھنا	۴۲
، الہاکم التکاثر	۲۱	دعائے غلبہ اعدا	۳۰	تپ	۴۲
، کافرون	۲۱	دعائے مصیبت	۳۰	درد جسم وغیرہ	۴۲
، اذا جاء نصر اللہ ..	۲۲	دعائے استصحاب امر	۳۱	وجود الم در بدن	۴۲
، اخلاص	۲۲	دعائے درازیٔ زندگی و زیادت قوت	۳۱	بیماری	۴۳
، فلق و الناس	۲۳	دعائے خوف از سلطان یا ظالم	۳۱	حصول فرزند و تلخی حیات	۴۳
، الم تنزیل	۲۴	دعائے خوف از سلطان	۳۲	رقیہ مرض	۴۴

عنوان	صفحہ
دعائے مریض	۴۴
مرض موت	۴۴
مرض موت ایضاً	۴۵
〃 〃 〃	۴۵
〃 〃 〃	۴۵
〃 〃 〃	۴۶
موت شہادت وبلا شہادت	۴۶
دعائے میت	۴۶
دعائے مصیبت زدہ	۴۷
〃 تعزیت	۴۷
〃 رفع وحمل سر پر جنازہ	۴۸
〃 زیارت قبور	۴۹
باب سوم ۔ بیان میں بعض آیات واحادیث متفرقہ کے واسطے احوال وعوارض متفرقہ کے ..	۴۹
دفع تعب	۴۹
حبس شیطان	۴۹
کثرت احتلام	۵۰
جاگنا وقت خاص پر شب کو	۵۰
سرق وحرق	۵۰
دفع خواب پریشان	۵۰
دفع قلت نوم	۵۰
حفظ از سوء شیطان	۵۰
برائے فزع وارق یعنی بے خوابی	۵۱
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے	۵۱
دفع جن	۵۲

عنوان	صفحہ
دفع ہم	۵۲
برائے صرع	۵۲
راہ پانے کے لئے	۵۲
حفظ وبسط رزق	۵۲
نصر فی الحرب	۵۲
ہتھیار اثر نہ کرے	۵۳
زخم چشم	۵۲
ایضاً برائے زخم چشم	۵۳
برائے زبان بندی	۵۴
ایضاً برائے عقد لسان	۵۵
برائے خوف از شیطان وغیرہ	۵۵
برائے وقایت از ہر سوء ..	۵۵
برات من العار	۵۶
جلب رزق	۵۶
غفران ذنب و کفایت ہم	۵۷
دفع کربت	۵۷
تحصن من جمیع الآفات	۵۸
دفع انواع بلا بدعا	۵۸
ردضالہ و آبق	۵۹
عزیمت اخذ سارق	۵۹
برائے تپ	۵۹
ایضاً برائے تپ	۶۰
برائے حمے ربع	۶۰
ایضاً برائے دردسر	۶۰
〃 〃	۶۱
〃 〃 〃	۶۱
برائے درد شقیقہ	۶۱

عنوان	صفحہ
برائے درد دل	۶۱
برائے درد دندان	۶۱
برائے رمد	۶۲
برائے رعاف	۶۲
نماز استخارہ	۶۳
ایضاً طریق استخارہ	۶۵
〃 استخارہ مجربہ صحیحہ	۶۵
برائے بقائے نعمت و عدم زوال دولت	۶۵
دفع ابتلاء بلاء	۶۶
دفع فال بد	۶۶
برائے حفظ جامۂ نو	۶۶
برائے عطش	۶۷
〃 ہر نازلہ	۶۷
〃 رام کردن دابہ	۶۷
〃 عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر	۶۷
〃 حفظ از رہزنان در سفر ..	۶۸
〃 حفظ از اہل بغی	۶۸
〃 دار طعام	۶۸
〃 حمل	۶۸
〃 عدم اسقاط نساء و ثمار ۔	۶۸
〃 تولد ذکر	۶۹
〃 قاصر از زن	۶۹
〃 عدم انزال	۶۹
〃 فتور و استرخاء عضو	۶۹
برائے رہائی از قید	۷۰
〃 خوف از قتل و عذاب وغیرہ	۷۰
باب چہارم ۔ بیان میں بعض منافع آیات کتاب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ..	۷۰
برائے ہلاک عدو	۷۰
برائے مصروع	۷۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ایضاً برائے مصروع یعنی آسیب زدہ	۷۱	برائے مسلمان شدن	۸۱	برائے تقصیر آب چاہ ونہر	۹۳
" " " "	۷۲	" عسر بول	۸۲	زوال ہمّ وغم وعشق	۹۳
برائے جراح وعرق النساء وغیرہ	۷۲	" سلسل بول	۸۲	برائے ہوام	۹۴
برائے شفاء مریض- آیات شفاء	۷۲	ختم قرآن کریم برائے قضاء	۸۲	" تفرقہ اہل معاصی وظلم	۹۴
اس باب میں مجرب ہیں		حوائج وطریق تلاوت		برائے دروغ	۹۴
برائے حافظہ اطفال	۷۳	برائے حرز وحجاب	۸۷	" حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ	۹۴
برائے قضائے حوائج	۷۳	اسماء اللہ الحسنیٰ	۸۷	" ازالہ عقم	۹۵
" مس ضرر واذئی	۷۳	برائے کفایت اہوال دنیا وآخرت	۸۸	" حفظ وفصاحت طفل	۹۵
برائے حفظ روح ومال از جنّ	۷۴	برائے ہر حاجت ومطلب	۸۹	برائے قہر اعداء	۹۵
وانس وحشرات		" درد گردہ	۸۹	" بطلان ظلم ظالم	۹۶
برائے معقود عن النساء	۷۵	برائے صموت اعداء	۸۹	" ہلاک ظلمہ	۹۶
" " " "	۷۵	" نظر ثمر بستان	۹۰	" بطلان بیع وشرا	۹۶
" مسحور	۷۶	" سرسبزی باغ وکشت	۹۰	برائے رجم خانہ	۹۷
" عطف ووجاہت	۷۶	" عمارت خانہ ودکان وزمین	۹۰	باب پنجم، بیان میں اعمال	۹۸
" اصلاح باہم ایضاً	۷۷	وبستان		قول جمیل وغیرہ کے	
برائے جلب	۷۷	ایضاً برائے امور مذکور	۹۰	برائے غنائے قالبی وقلبی	۹۸
" نسلہ یعنی تسہیل ولادت	۷۷	برائے خطبہ زن وطلب لاین	۹۱	برائے درد دندان ودرد سر	۹۸
ایضاً برائے عسر ولادت	۷۸	از سلطان یا امیر یا جلب رزق		ودریاح	
برائے حنش یعنی مار گزیدہ	۷۸	برائے رکوب دریا	۹۱	برائے رفع حاجت ورد غائب	۹۹
" نقصان زمین	۷۹	برائے سکون موج دریا	۹۱	وشفائے مریض	
" تکوین عمارت بساتین	۷۹	" دفع خیالات فاسد	۹۱	برائے گزیدن سگ دیوانہ	۹۹
" کشف غمّہ	۷۹	" خفقان ورجیف قلب	۹۲	برائے دفع فاقہ	۹۹
حدیث قلنسوہ	۸۰	" استخراج مدفون ومعمےٰ	۹۲	" مسان	۱۰۰
کلمات العزّۃ	۸۱	برائے استخراج سحر مدفون	۹۲	" بیدار شدن در شب	۱۰۰
برائے وسوسہ نماز ووضوء	۸۱	" حفظ دفینہ	۹۲	" حفظ اطفال	۱۰۰
خواب پریشان مکروہ		" اخبار عمل	۹۲	" امان از ہر آفت	۱۰۰
برائے وعید قتل	۸۱	" خرید شے جیّد	۹۳	" حفظ چیچک	۱۰۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
برائے حاجت روائی	۱۰۱	طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہ	۱۱۰	صلوٰۃ نفرز بجیہ قرطبیہ	۱۲۰
〃 حاجات مشکلہ	۱۰۱	ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندیؒ	۱۱۲	برائے کشف وقائع آئندہ	۱۲۱
〃 آسیب زدہ	۱۰۱	ختم قادریہ	۱۱۲	برائے کشف ارواح	۱۲۲
〃 دفع جن از خانہ و سنگ باری	۱۰۲	دیگر ختم قادریہ	۱۱۲	〃 حصول امر مشکل	۱۲۲
〃 عقیمہ	۱۰۲	ختم لایلاف	۱۱۲	〃 انشراح خاطر و دفع بلا	۱۲۲
〃 اسقاط جنین	۱۰۳	ختم برائے میت	۱۱۲	〃 شفاء مرض وغیرہ	۱۲۲
〃 دردزہ	۱۰۳	تعویذ برائے ہر مرض و درد	۱۱۲	ربط قلب بشیخ	۱۲۲
〃 فرزند نرینہ	۱۰۳	〃 〃 رفع تپ و لرزہ	۱۱۳	برائے کشف قبور و استفاضہ بدان	۱۲۳
〃 زنے کہ فرزندش نزید	۱۰۳	برائے سرخ بادہ	۱۱۳	صلوٰۃ معکوس	۱۲۴
〃 فرزند نرینہ	۱۰۴	〃 درد چشم	۱۱۳	صلوٰۃ کن فیکون	۱۲۴
〃 زن ساحرہ یعنی ڈائن	۱۰۴	〃 چیچک	۱۱۳	برائے سلب مرض	۱۲۵
〃 زخم چشم	۱۰۴	〃 شفائے مریض	۱۱۴	برائے اشراف بر خواطر	۱۲۵
〃 〃	۱۰۴	〃 〃 〃	۱۱۴	فصل، اعمال حیاۃ الحیوان	۱۲۶
〃 〃	۱۰۵	برائے حفظ زراعت	۱۱۴	کے بیان میں	
〃 مسحور و مریض مایوس العلاج	۱۰۵	〃 دفع خواب پریشان	۱۱۴	برائے انجاح حاجت	۱۲۷
برائے گمشدہ	۱۰۶	برائے آماس گلو	۱۱۴	〃 حصول قوت برطاعت و رؤیت	۱۲۷
〃 شناختن دزد	۱۰۶	〃 دفع بواسیر	۱۱۴	نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
〃 بردہ گریختہ	۱۰۶	دعائے یونس علیہ السلام	۱۱۴	برائے نجات روز قیامت	۱۲۷
〃 برآمد کار	۱۰۷	برائے ہر مطلب		وحیات قلب	
دیگر طریق استخارہ	۱۰۷	دعائے حزب البحر	۱۱۶	برائے حفظ ایمان تا قیامت	۱۲۸
استخارہ حرکات و سکنات	۱۰۸	ختم صحیح بخاری برائے دفع	۱۱۷	اسم اعظم	۱۲۸
از کتاب فتوحات		جملہ نوازل		برائے قضائے حوائج	۱۲۹
برائے تپ	۱۰۹	برائے درد سر	۱۱۸	〃 صدق و رزق و سلامتی وغیرہا	۱۳۰
〃 خنازیر یعنی کنٹھ مالا	۱۰۹	برائے رد گمشدہ	۱۱۹	〃 دخول بر سلطان جابر	۱۳۰
برائے سرخ بادہ	۱۰۹	〃 دیدن رسول اللہ صلی اللہ	۱۱۹	〃 عدم جوع و عطش	۱۳۰
〃 ضعف بصر	۱۱۰	علیہ وسلم در خواب		〃 تجارت	۱۳۱
〃 صرع یعنی مرگی	۱۱۰	صلوٰۃ تنجینا	۱۱۹	〃 خوف تلف	۱۳۱

عنوان	صفحہ
برائے درد سر	۱۳۱
برائے صداع	۱۳۱
ایضاً برائے صداع	۱۳۱
فصل برائے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات ..	۱۳۲
برائے عفو جرائم و حسن عاقبت	۱۳۲
" سہل شدن سکرات موت	۱۳۲
" حفظ آبرو و حرمت -	۱۳۲
" حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا	۱۳۲
برائے دفع شر اعدائے دنیوی	۱۳۲
دعائے کرب	۱۳۳
درود برائے وظیفہ دوام ..	۱۳۳
برائے حفظ و آفات دارین	۱۳۳
نوع دیگر	۱۳۳
فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رح ..	۱۳۴
برائے محبت و مودت	۱۳۴
" خصب زرع و حصول برکت	۱۳۴
" زندگی اولاد	۱۳۴
" برائے ہلاک دشمن ..	۱۳۴
" سوختن جن	۱۳۵
" حسن حال	۱۳۵
" جائے خوفناک	۱۳۵
" ہلاک عدو	۱۳۶
" محموم یعنی تپ زدہ ..	۱۳۶
" امن مکان	۱۳۶

عنوان	صفحہ
برائے دفع دشمن	۱۳۶
ختم سورۂ انعام	۱۳۷
برائے ویرانی باغ و خانہ دشمن ..	۱۳۷
برائے کفایت ہم	۱۳۷
" اذہاب خوف و دفع ہم و غم و حزن	۱۳۸
" حرز از خوف و فزع از رہزنان	۱۳۸
" رفع مصیبت و ازالہ کرب و ہم	۱۳۸
دعائے ہم و غم	۱۳۹
برائے عزل ظالم	۱۳۹
برائے ہلاک عدو	۱۳۹
ختم قرآن شریف	۱۴۰
سبع منجیات	۱۴۰
برائے نجات از نار	۱۴۰
برائے امن از سوء خاتمہ ..	۱۴۱
" التباس امر	۱۴۱
" سکون دریا	۱۴۱
حزب البحر	۱۴۲
برائے عین و نظر	۱۴۲
تعویذ تپ	۱۴۲
ایضاً برائے حمّٰی	۱۴۲
حجاب القرنار والتوابع ..	۱۴۳
برائے رعاف یعنی خون بینی ..	۱۴۳
" قوت جماع	۱۴۳
" شئے ضائع شدہ	۱۴۳
" شناخت دزد	۱۴۴
" طرد بق و برغوث و نمل و ہوش	۱۴۴
فصل اعمال مجربات شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رح	۱۴۴
برائے درازی عمر و حفظ از مرگ	۱۴۴
برائے جمع میان احبہ	۱۴۵
" قوت بر طاعت ..	۱۴۵
برائے رویت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب	۱۴۵

عنوان	صفحہ
برائے حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ	۱۴۵
برائے اقبال خلق	۱۴۵
" دفع ثقیل	۱۴۶
" حل مفعود	۱۴۶
" ولادت مولود و ذکر	۱۴۶
" عرق النسار	۱۴۶
" توسیع رزق حلال	۱۴۷
" قضائے حاجات	۱۴۷
" تفریج ہر کربت	۱۴۷
" حفظ از احتلام	۱۴۷
آیات شفار	۱۴۸
برائے استحصال خیرات دارین	۱۴۸
" رویت حبیب زندہ یا مردہ	۱۴۹
" زیادت عمر و وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق	۱۴۹
برائے تسلی از زن غیر میسر ..	۱۵۰
" زوال حب	۱۵۰
" انجاح حاجت	۱۵۰
" حفظ دولت و متاع	۱۵۰
" صلح بین الزوجین	۱۵۰
" تسہیل ولادت	۱۵۱
" "	۱۵۱
برائے تپ	۱۵۱
برائے دفع جن	۱۵۲
" دفع وسوسہ شیطان ..	۱۵۲
فصل بیان میں ادعیہ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایت مرفوع صحیحہ اللھم حققنا بذلک و دعائے صبح و شام	۱۵۲
ادعیہ بلا قید صبح و شام	۱۵۳
ختم حصن حصین	۱۵۴
دلائل الخیرات	۱۵۵
برائے دفع سحر وغیرہا	۱۵۶
خاتمہ	۱۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ الذی ما انزل داءً الا انزل لہ شفاءً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ
محمدن القائل لکل داءٍ دواءٌ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ھم لامراض الایمان سماءٌ

امابعد۔ اس مختصر تحریر میں بعض ادعیہ ماثورہ واعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو تعلق عوارض و آفات سے حیات میں تا ممات ہے، مجھ کو اپنے مشائخ حدیث دین سے اُن کی اجازت حاصل ہے یہ وہ احوال ہیں جو کہ صغار کبار بنی آدم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں، اور وہ اسقام ہیں جن سے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر مرض کے لئے ایک دارو نازل کیا ہے اسی طرح ہر بیماری کے لئے ایک دعا بھی اوتاری ہے، دافع امراض و آلام و اوجاع و اسقام کے لئے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں، دوا یا دعا، سو کتب حدیث شریف میں طب نبوی سے مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شعوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے ہیں، اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں، طب ایمانی چھوڑ کر طب یونانی میں گرتے ہیں، اسی لئے ان کو تجربہ اس کے نفع کا نہیں ہے لیکن دعا کی طرف اکثر اعتماد خلقت کا ہوتا ہے، وقت لحوق عوارض کے اطفال وغیرہ ہم کو تعویذ گنڈے وغیرہ تلاش کرتے ہیں، اور کوئی جاہل فقیر یا عابد بے علم ان کو ایسی دعا بتا دیتا ہے جو ماثور نہیں ہے، یا اس میں شرک ہوتا ہے، سو ہر چند اعلیٰ درجہ لسان کا یہ ہے، کہ انسان رقیہ نہ کرے اور نہ کرائے، کیونکہ اس پر وعدہ دخول جنت کا بلا حساب حدیث صحیح میں آیا ہے لیکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہے اس لئے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو اور عربی زبان میں مفہوم المعنے ہو لہذا مشائخ واہل علم نے اس طرح کے رقیے ذکر کئے ہیں اور خلق میں ان کا نفع دیکھا گیا ہے، نیز بچوں کی بیماری میں اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ صاحب رح محدث دہلوی میں مذکور ہیں استعمال میں لاتا ہوں مجھ کو

اِس کی اجازت بھی مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ نواسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی سے حاصل ہے وقس علیٰ ہٰذا حضرت نے فرمایا ہے اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اِلَیْہِ اَنْفَعُھُمْ لِعِبَادِہٖ اور ارشاد کیا ہے اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ اَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَہٗ اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ نوافلِ علم افضل ہیں نوافل عبادت سے اس لئے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے بناءً علیٰ ہٰذا میں نے اس رسالہ مختصر میں بعض ادعیہ ورقی کو جو مجھے پہنچے ہیں اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علماء راسخین سے ثابت ہوئے ہیں لکھا ہے تاکہ جس گھر میں یہ رسالہ موجود رہے اور وقت عوارض و آفات کے بحول اللہ وقوتہ اس سے نفع لیا جاوے میں ان اعمال و ادعیہ کی اجازت اپنے اہل بیت و اولاد و احفاد کو دیتا ہوں لیکن ان کو چاہئے کہ براہ سہل انگاری ان تعامل کو لہو و لعب نہ ٹھہرائیں بلکہ ساتھ حسن عقیدت و کمال ادب و حضور دل کے ہر رقیہ و دعا کو اس کے موقع پر موافق ترتیب و قاعدہ مقرر کے بلاکم وکاشت استعمال میں لائیں:- ؎

حسنِ دعائے تو گر مستجاب نیست مرنج — ترا زبان و گر و دل و گر دعا چہ کند

پھر اللہ تعالیٰ کو شافی و کاشف سو و ضرر و نافع سمجھیں اور جو گنڈے و تعویذ ما و شما نے نکالے ہیں اور ان کو حروف ابجد یا ہندسے میں لکھا ہے یا ان میں اسماءِ غیر اللہ سے استعانت لی جاتی ہے یا وہ واسطے کسی ضرر یا امر ناجائز کے مستعمل ہوتے ہیں اس سے محترز رہیں۔ شرجی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جَمَعْتُ فِیْ ذٰلِکَ مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْعُلَمَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ مِمَّا جُرِّبَ وَصَحَّ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَنْ یَّنْفَعَ بِذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلَہٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ وَنَفْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ یَّحْجُبَ نَفْعَہٗ عَنْ مَّنِ اسْتَعْمَلَہٗ فِیْ ضَرَرِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اِنْتَہٰی۔ اس رسالے میں اوّل ان اعمال کو ذکر کیا ہے یہ رسالہ ایک مقدمہ، پانچ باب، ایک خاتمے پر متضمن ہے اور اس کا نام اَلدَّاءُ وَالدَّوَاءُ رکھا ہے۔

مرض دو طرح کے ہوتے ہیں ایک قلبی، دوسرے قالبی، دل کی بیماری اوصاف مہلکات سے ہوتی ہے وہ دس مرض ہیں حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ ان کا بیان اور ان کے علاج رسالہ لسان العرفان میں مذکور ہیں، بدن کی بیماری غالباً اکل و شرب سے ہوتی ہے اس کو شہوتِ طعام کہتے ہیں اسی کا نتیجہ شہوتِ فرج بھی ہے، اس کا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں

مرقوم ہے لیکن وہ علاج شرعی ہے اور عرفی علاج ایسے امراض کا وہ ہے جو حشائش وعقاقیر سے اہلِ طب کیا کرتے ہیں، اس جگہ جس علاج کا ذکر ہوگا، وہ ادعیہ اعمال سے ہوگا نہ کہ مجاہدہ وریاضت وطب سے کہ اس کا محل دوسرا ہے۔ واللہ المستعان۔

مقدمہ اس بیان میں کہ دعا نافع ہوتی ہے اور دعا کرنے کا حکم شرعاً ثابت ہے

حدیث نعمان بن بشیرؓ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ انسؓ کا لفظ نزدیک ترمذی کے رفعاً یہ ہے اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تو آیت وحدیث دونوں دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک استکبار ہے ابن عمرؓ رفعاً کہتے ہیں مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَآءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ یعنی جس کو توفیق دعا ملتی ہے اس کے لئے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ دوسرا لفظ یہ ہے لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ یہ دلیل ہے اس پر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے اگرچہ اس بلا کے اترنے کا حکم ہوگا اس باب میں اور احادیث بھی آئی ہیں آیہ کریمہ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ بھی اس پر دلیل روشن ہے وللہ الحمد۔ عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَالدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَآءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَآءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر وقضاء الٰہی ہے اللہ کبھی کسی بندے کے لئے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے اگر وہ دعا نہ کریگا لیکن جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بلا کو اسکی دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے دوسرا لفظ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ہے لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ۔ مکرم ہونے دعا کی دلیل یہ ہے اللہ کی قدرت اور بندے کے عجز پر اس لئے کہ دعا پڑھنا عبادت اور عین عبادت ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا

ہے مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ غَضِبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ دلیل ہے اس بات پر کہ پکارنا بندے کا اپنے رب کو اہم واجبات و اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب کے غضب خدا سے کسی کا خلاف نہیں ہے آیات کتاب اللہ بھی اس پر دلیل ہے اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ شوکانی نے فرمایا ہے فَإِنَّ هٰذَا التَّعْلِيلَ بِالْقُرْبِ ثُمَّ الْوَعْدُ بَعْدَهُ بِالْإِجَابَةِ يَقْطَعُ كُلَّ مَعْذِرَةٍ وَيَدْفَعُ كُلَّ تَعِلَّةٍ انتهى حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ اس میں نہی ہے ترک دعا سے اور بشارت ہے اسکی کہ ہمراہ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے پھر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے جس کو یہ بات خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ اسکی دعا وقت سختی و کرب کے قبول کرے تو وہ حالت امن اور رخا میں بہت دعا کیا کرے (رواہ الترمذی) اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کرتے ہیں اور حالت امن و صحت و رخا میت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اس لئے انکی دعا جلد قبول نہیں ہوتی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دعا کو سلاح مومن و ستون دین و نور آسمان و زمین فرمایا ہے (رواہ الحاکم) دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے پھر تیسری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنا منہ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے استادہ نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے یا تو تعجیل کرتا ہے یا اس کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے (رواہ احمد) بہر حال اثر دعا کا ضائع نہیں جاتا، خواہ یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو، ولله الحمد ÷

فائدہ:- یہ بیان دعا کا تھا، رہا رقیہ سو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کے دم کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہے۔ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور نظر کا عمل خود حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نزدیک مسلم کے آیا ہے مگر ابن مسعود نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مراد اس سے وہ رقیہ و تمیمہ ہے جس میں شرک ہو تمیم کہتے ہیں تعلیق خرزات کو گلے میں بچے کے واسطے دفع نظر وغیرہ کے پھر ہر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے مجازاً تو وہ ایک نوع ہے سحر کی

جس سے درمیان بی بی و میاں کے محبت پیدا ہو۔ اسی طرح حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں نشرہ کو عمل شیطان فرمایا (رواہ ابوداؤد) حاصل یہ ہے کہ جو رقی جاہلیت اور اہل کفر و شرک کے ہیں وہ ممنوع و منہی عنہ ہیں، ان کا ذکر کتاب حمایۃ الایمان میں کیا گیا ہے (اور جو رقی اسلام کے ہیں، اور قرآن و حدیث صحیح سے ثابت ہیں، یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں، اور ان میں استعانت بغیر اللہ کے نہیں ہے وہ بلا شک جائز ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کا حسنین علیہما السلام کے لئے کیا تھا، اور سب سے بہتر رقیہ قرأت سورہ فاتحہ و اخلاص و معوذتین ہے تفصیل اس مسئلے کی ہم نے دلیل الطالب میں لکھی ہے شرجی نے فائدہ ہشتاد و ہفتم میں کچھ اوفاق اسماء الٰہی کے حروف بھی مقطعہ و ہندسہ میں ذکر کئے ہیں اس نظر سے کہ وہ اسماء الٰہی ہیں، ان کا نفع یقینی ہے لیکن اس وجہ سے کہ یہ طریقہ کتب سنّت میں نہیں آیا ہے اور بعض اوفاق کا تعلق مراعات کواکب سبعہ سے بیان کیا ہے، اس لئے ترک ان کا فعل سے افضل ہے، تاکہ علم نجوم کی لوث سے طہارت حاصل رہے یہی حکم خطوط رمل کا ہے اور علیحدہ انتساب جفر کا طرف اہلبیّت رسالت کے صحت کو نہیں پہنچا۔ الحاصل جو علم ایسا ہے کہ اخذ اس کا مشکوٰۃ نبوت سے نہیں ہے اس سے گو دنیا میں نفع متصور ہو لیکن در حقیقت وہ ضرر محض ہے اعمال آیات و احادیث میں اللہ پر توکل اور اللہ سے استعانت ہوتی ہے اور رمل و جفر و نجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا ہے اور مدارک غیوب سے مدعی جاتی ہے خالی ہونا ان اشیاء کا انواع شرک جلی یا خفی سے مشکل ہے ایمان سی چیز کو انتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہے بلکہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ۔

باب اوّل

تلاوتِ قرآنِ مجید و بعض سورہ آیاتِ فرقانِ عظیم کے فوائد کے بیان میں

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی نے کتاب الفوائد فی الصلٰوت والعوائد میں لکھا ہے اس میں شک نہیں کہ تلاوتِ قرآن شریف کی بہت سی عبادات سے افضل ہے ترمذی نے ابن مسعودؓ سے رفعاً روایت کیا ہے:۔ مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ مراد حرف سے اس جگہ حرف بسیط منفرد ہے نہ کلمہ فَهٰذَا اَجْرٌ كَبِيْرٌ وَّثَوَابٌ عَظِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تم قرآن مجید پڑھا کرو جس دل نے قرآن یاد کر لیا اس کو عذاب نہ ہو گا اور

صحابہ قرآن مجید کا مصحف میں پڑھنا دوست رکھتے تھے اس میں نظر کی عبادت زیادہ ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر دن قرآن میں نظر کرنے اور کہتے یہ کتاب ہے میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اس کے پاس کتاب اس کے سید کی آوے تو ہر دن اس میں نظر کرے اور جس بات کا حکم ہو اس کو بجا لائے اور جس بات سے منع کیا ہو اس سے بچے، امام ابن ابی الضیف نے کتاب بلغۃ المسافر میں کہا ہے عبادات میں سے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ صبح و شام کہہ لیا کرے اس لئے کہ جو عبادت اس کے سوا ہے اس میں حضور قلب شرط ہے اور تلاوتِ قرآن مجید کے بارے میں یوں آتا ہے کہ یہ اعظم قرب ہے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم جو کوئی حَسْبِيَ اللّٰهُ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی فکر کو دور کر دیتا ہے، صادق ہو یا کاذب بعض علما نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا قرآن خواں کو کتنا ثواب ملتا ہے بہت سی چیزیں دنیا و آخرت کی گن کر بتائیں کہا ساتھ حضور قلب کے یا بے حضور، فرمایا بِفَهْمٍ اَوْ غَيْرِ فَهْمٍ حدیث ابو سعیدؓ میں آیا ہے جس کو مشغول کیا قرآن نے میرے ذکر و سوال سے میں دونگا اس کو بہتر اس میں سے جو سائلین کو دونگا اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ کی ساری خلق پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِنْتَهٰى كَلَامُ الشَّرْحِ ابو امامہ باہلی رفعاً کہتے ہیں تم قرآن پڑھا کرو کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن کریم شافع اصحاب قرآن ہوگا، مراد اصحاب سے وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑھا کرتے ہیں صحاح ستہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ وَسَيَاْتِيْ بَيَانُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى -

فصل بِسْمِ اللّٰهِ[1]

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رفعاً آیا ہے كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ علما نے کہا ہے اے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس دعا کے اول میں بسم اللہ ہوتی ہے وہ دعا پھیری نہیں جاتی ہے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو بسم اللہ لکھتے ہوئے دیکھا تھا، کہا جَوِّدْهَا فَاِنَّ رَجُلًا جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ یعنی اسکو خوب بنا کر لکھ ایک شخص نے اس کو خوب بنا کر لکھا تھا وہ بخش دیا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سے غافل ہیں۔ حالانکہ وہ سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر۔ ابن مسعود رضی

[1] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے جو شخص یہ چاہے کہ وہ زبانیہ دوزخ سے نجات پائے، وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کے عوض ایک زبانیہ سے نجات پائیگا۔

حکایت۔ قیصر روم نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا، کہ مجھ کو درد سر رہا کرتا ہے تھمتا نہیں، کوئی دوا بھیجو، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کلاہ اس کو بھیجی، وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اوتار لیتا تو پھر ہونے لگتا، اس کو تعجب ہوا، دیکھا تو کلاہ میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا، اور کچھ اس نے کہا مَا اَکْرَمَ ھٰذَا الدِّیْنَ وَاَعَزَّہٗ شَفَانِی اللّٰہُ بِاٰیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِّنْہُ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہو گیا۔

حکایت۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تھا، اہل حصن نے کہا تم کو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہم کو کوئی نشانی دکھاؤ، کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا اچھا تم میرے پاس سم قاتل لاؤ، وہ ایک پیالے میں زہر لائے اُنہوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا اور اس کو پی گئے، کچھ اثر نہ ہوا صحیح و سالم کھڑے ہو گئے، اُن لوگوں نے کہا بے شک یہ دین حق ہے سب کے سب اسلام لے آئے :۔

حکایت۔ بشر حافی نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی زمین پر پڑی پائی، اس کو اُٹھا لیا، ان کے پاس سوائے دو درہم کے کچھ نہ تھا، اور خوشبو خرید کر کے اس پرچہ کاغذ کو مطیب کیا، خواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا، فرمایا یَا بِشْرُ طَیَّبْتَ اِسْمِیْ لَاُطَیِّبَنَّ اِسْمَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ شیخ احمد نے لطائف الارشاد میں لکھا ہے اِنَّ شَجَرَۃَ الْوُجُوْدِ تَفَرَّعَتْ عَنْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنَّ الْعَوَالِمَ کُلَّھَا قَائِمَۃٌ بِھَا جُمْلَۃً وَّتَفْصِیْلًا فَلِذٰلِکَ مَنْ اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِھَا رَزَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْھَیْبَۃَ عِنْدَ الْعَالَمِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَمَنْ عَلِمَ مَا اُوْدِعَ فِیْھَا مِنَ الْاَسْرَارِ وَکَتَبَھَا لَمْ یَحْتَرِقْ بِالنَّارِ اِنْتَھٰی۔

حکایت۔ ایک مرد صالح نے کہا، کہ جو کوئی ساری بسم اللہ چھ سو چھبیس بار لکھ کر اپنے ساتھ رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو ہیبت عظیم دیگا، کوئی شخص اس کو ستا نہ سکے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ، مترجم کہتے ہیں وَجَرَّبْتُ ذٰلِکَ وَصَحَّ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ میں کہتا ہوں، دارقطنی نے ابن عمر سے رفعاً روایت کیا ہے × کَانَ جِبْرَائِیْلُ اِذَا جَآءَنِیْ بِالْوَحْیِ اَوَّلَ مَا یُلْقِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک کی، بلکہ ہر سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بسم اللہ کا پوچھا تھا فرمایا ھُوَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ وَمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اِسْمِ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ اِلَّا کَمَا بَیْنَ سَوَادِ الْعَیْنِ وَبَیَاضِھَا مِنَ الْقُرْبِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْ ذَرٍّ الْھَرَوِیُّ وَالْخَطِیْبُ الْبَغْدَادِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شعبی نے

بسم اللہ کو اسم اعظم الٰہی کہا ہے بخاری شریف کا لفظ جابر رضی اللہ عنہ سے یہ ہے اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ اَنَّهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ یُبْدَأُ بِهٖ قَبْلَ کُلِّ اِسْمٍ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ رفعاً کہتے ہیں اِذَا وَقَعْتَ فِیْ وَرْطَةٍ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَصْرِفُ بِهَا مَا یَشَآءُ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَایَا رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّیِّ وَالسُّیُوْطِیُّ فِیْ دُرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا نَحْوَهٗ مُطَوَّلًا۔

فصل سورۂ فاتحہ

اس سورہ میں جو فوائد و منافع ہیں، ان کا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے وَمَا یُدْرِیْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ایک جماعت اہل علم نے اسکے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کی ہیں جو شخص اسکی قرأت پر مداومت رکھتا ہو وہ عجائب دیکھتا ہے ہر امید پاتا ہے ابوسعید بن المعلی رفعاً کہتے ہیں اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ یہ تصریح ہے جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورۃ قرآن میں یہی فاتحہ ہے اب کسی اور سورہ کو مثل سورہ فاتحہ کے اعظم کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم آیا ہے کیونکہ ثواب اور شے ہے اور عظم منصوص جو اس سورۃ کے لئے ہے وہ اور شے ہے، اس کا ثواب بقیہ سورہ سے اعظم تر ہے، حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو سورہ فاتحہ زیر عرش سے دی گئی ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد، یعنے سورہ بقرہ ذکر اول سے، اور طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ سے دیئے گئے ہیں، اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر اس سورہ کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہے، حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اس کو افضل قرآن مجید فرمایا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اہل علم نے اس سورت کے تیس نام ذکر کئے ہیں، یہ دلیل ہے کمال شرف پر۔

رقیہ درد چشم وغیرہ بسورۂ فاتحہ۔ درمیان سنت صبح و فرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ درد چشم پر منحصر نہیں ہے اور اوجاع کو بھی نافع ہے انشاء اللہ تعالےٰ شرجی کہتے ہیں وَقَدْ جَرَّبْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَصَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشَّاْنُ کُلُّهٗ فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِیْعِ وَالْعَازِمِ اسی طرح اکتالیس بار پڑھنا اس کا حق میں مسافر کے واسطے سلامت پھرنے کے مجرب ہے اسی طرح اگر اس

کو کوئی شخص مقید ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ہر دس بار کے بعد قید پر پھونکیگا، تو وہ قید اس سے جدا ہو جائیگی باذن اللہ تعالیٰ وَقَدْ جَرَّبَہٗ مَنْ کَانَ مُقَیَّدًا وَعَلَیْہِ تَرْمِیْمٌ فَانْفَكَّ الْقَیْدُ وَخَرَجَ وَنَجٰی مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ بِلُطْفِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ فقیہ صالح بن محمدؒ نے کہا ہے جس کو ڈر پیاس کا ہو اور وہ وقت صبح کے فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیر لے تو اس دن اس کو پیاس نہ لگے گی، اور بعض علماء نے کہا ہے جو شخص ہر سحر فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر بلا مشقت رازق مطلق رزق پہنچاوے گا، اور بغیر محنت کے فتح یاب کریگا، باذن اللہ تعالےٰ۔

اس کے اور بھی فوائد بہت ہیں جن کا ذکر بضمن دیگر فوائد آوے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے اَلْفَاتِحَۃُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ یہ لفظ بعموم خود شامل ہے شفاء ہر دو از قلب و قالب کو وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لیکن اعتقاد صحیح و حسن ظن درکار ہے وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ +

رقیہ طاعون بفاتحہ۔ ملتان میں ایک بار وبا آئی شیخ تمیمی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو اور اس پر دم کرو چنانچہ اکتالیس بار پڑھ کر دم کیا، اللہ تعالیٰ نے شفاء دی صوفیہ میں مجربات سے لکھا ہے، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ابن قیم نے لکھا ہے۔ کُلُّ دَآءٍ لَّہٗ دَوَآءٌ وَاِذَا اَحْسَنْتَ الْمُدَاوَاۃَ بِالْفَاتِحَۃِ وَجَدْتَ لَھَا تَاثِیْرًا عَجِیْبًا فِی الشِّفَآءِ وَذٰلِكَ اَنِّیْ مَکَثْتُ بِمَکَّۃَ مُدَّۃً تَعْتَرِیْنِیْ اَدْوَاءٌ لَآ اَجِدُ طَبِیْبًا وَّلَا مُدَاوِیًا فَقُلْتُ یَا نَفْسِیْ دَعِیْنِیْ فَاُعَالِجُ نَفْسِیْ بِالْفَاتِحَۃِ فَفَعَلْتُ فَاَرٰی لَھَا تَاثِیْرًا عَجِیْبًا وَّکُنْتُ اَصِفُ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشْتَکِیْ وَالْمًا شَدِیْدًا فَکَانَ کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ یَبْرَءُ مِنْ سَرِیْعًا بِبَرَکَۃِ الْفَاتِحَۃِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو اثر و فضل جس آیت و حدیث کا کتاب و سنت سے ثابت ہے اس کیلئے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بے اجازت بھی تاثیر کرتی ہے اجازت خاص اُن اعمال کیلئے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دیئے ہیں پھر ابن القیم نے کہا ہے وَقَدْ یَخْتَلِفُ الشِّفَآءُ لِضُعْفِ ھِمَّۃِ الْفَاعِلِ اَوْ لِعَدَمِ قَبُوْلِ الْمَحَلِّ اَنْ یَّتَدَاوٰی بِقِرَآءَۃِ الْفَاتِحَۃِ فَکَذٰلِكَ یَخْتَلِفُ الشِّفَآءُ لِضُعْفِ ھِمَّۃِ الْقَارِیْ اَوْ لِتَغْیِیْرِ الْقَارِیْ فِی الْمَخْرَجِ وَالصِّفَاتِ اَوْ لِعَدَمِ قَبُوْلِ الْمَحَلِّ وَاِلَّا فَالْاٰیَاتُ وَالْاَدْعِیَۃُ فِیْ نَفْسِھَا نَافِعَۃٌ شَافِیَۃٌ اِنْتَھٰی۔ میرے تجربہ میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض و الم قلبی و قالبی کو تخلف نہیں کرتا ہے، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ +

فصل سورۂ بقرہ

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا، کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ لیکن دوسری حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر اُس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو رواہ ابن حبان و ابوامامہ باہلی کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ مراد بطلہ سے جادوگر ہیں الحاصل قرأت اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو گر کو گھر سے دُور کرتی ہے جس گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایکبار اس کو روزانہ پڑھ لیا کرے، پھر اُس گھر میں کوئی بلا نہ رہے گی یہ سورت حضرت کو کتب انبیاء متقدمین میں سے دی گئی ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے :-

اُعْطِيْتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ +

فصل آیۃ الکرسی

اس کو حدیث ابی بن کعب میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے، کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی ایک زبان اور دو لب ہیں، یہ تقدیس کرتی ہے اللہ کی نزدیک ساق عرش کے اس زیادت کو امام احمد و ابوداؤد و ابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے، یہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ شیطان اسکے پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا، حدیث ابوہریرہؓ میں اسکو سید آیاتِ قرآن کہا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ غَرِيْبٌ حاکم کا لفظ ان سے رفعاً یوں آیا ہے سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سردار ہے آیات کی۔ وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے، شوکانی فرماتے ہیں فِيْ اِثْبَاتِ السِّيَادَةِ لِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ شَرَفٌ عَظِيْمٌ فَاِنَّ سَيِّدَ الْقَوْمِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا اَشْرَفَهُمْ خِصَالًا وَّاَكْمَلَهُمْ حَالًا وَّاَكْثَرَهُمْ حِلْمًا انتہیٰ یہ سورت کسی مال یا ولد پر کبھی نہیں جاتی لیکن پھر بھی شیطان اس کے پاس نہیں آتا، رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَفْعًا۔ اس کو ترمذی نے حسن اور نسائی نے صحیح کہا ہے، حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا، حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ شیطان نے ان سے کہا تھا

کہ تو اس کو پڑھ فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ عَلَیْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَنْ یَّقْرَبَكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے تھے شیطان نیند میں آ کر ڈرا جاتا تھا جب سے میں نے رات کو اس کا پڑھنا لازم کیا، تب سے میں خواب میں بالکل نہیں ڈرتا ہوں، اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں، وللہ الحمد۔

حضرت نے فرمایا ہے مَنْ قَرَاَ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ تَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھا کرتا ہوں، امام بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل میں اس آیت شریف کے ایک مصنف مفید لکھا ہے اس میں ذکر کیا ہے، کہ جو کوئی اس آیت کو ستر بار بعد نماز عصر کے دن جمعے کے جائے خالی میں پڑھے گا، وہ اپنے دل میں ایک ایسی حالت پائیگا جو معہود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا وہ قبول ہوگی، اور جو شخص اس کو تین سو تیرہ بار پڑھیگا اُس کو بے قیاس خیر حاصل ہوگی، اور جس حرب میں یہ اتنی ہی بار پڑھی جاویگی، وہ لوگ غالب رہینگے، شرجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، اس عدد میں ایک سر عظیم ہے، انبیاء مرسلین کا عدد یہی تھا، اصحاب طالت بھی اتنے ہی تھے جن کے حق میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کہا ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللهِ وَاللهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر تھے، جن کے اضعاف کفار پر اس دن غالب آئے:۔ فَمَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَوْ غَیْرَهَا مِنَ الْاٰیَاتِ وَالْاَسْمَآءِ كَالْفَاتِحَةِ لَمْ یُحِطْ اَحَدٌ بِمَا یَحْصُلُ لَهٗ مِنَ الْخَیْرَاتِ وَالْفَوَائِدِ بِاِذْنِ اللهِ تَعَالٰی +

آیتیں آخر سورہ بقرہ

یعنے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ[1] تا آخر سورہ یہ کسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں، پھر وہاں شیطان آئے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ

[1] اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جو کوئی ان کو رات کو پڑھے یہ اسکو کفایت کرتی ہیں
أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السِّتَّةِ یعنی اس رات سارے آفات سے یا قرب شیطان سے یا قیام لیل سے کافی
ہیں یا فضل واجر میں پسند ہیں شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بِأَنَّ الْأَوْلَى حَمْلُهُ عَلَى جَمِيْعِ هٰذِهِ
الْمَعَانِي لِأَنَّ حَذْفَ الْمُتَعَلِّقِ مُشْعِرٌ بِالتَّعْمِيْمِ كَمَا تَقَرَّرَ فِي عِلْمِ الْمَعَانِي - حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ میں
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ مجھ کو اس خزانے سے ملی ہے جو نیچے عرش کے ہے
تم ان کو سیکھو اور اپنی بیبیوں اور بچوں کو سکھاؤ کہ یہ قرآن مجید ہو نماز و دعا ہیں، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ
صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ اس کو ابو داؤد نے مراسیل میں جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
روایت کیا ہے مطلب یہ ہوا کہ نمازی نماز میں تالی تلاوت میں وہی دعا میں پڑھے +

سورۂ انعام

جب یہ سورۃ اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کی اور فرمایا اس کے ساتھ اتنے
فرشتے آئے، کہ افق بھر گیا أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ - یہ حدیث
شریف دلیل ہے اس بات پر کہ یہ ساری سورت ایک بار میں اتری ہے +

سورۂ کہف

حدیث ابو سعیدؓ میں فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو شب جمعہ میں پڑھیگا، مابین ہر دو جمعہ اس کیلئے نور
چمکیگا أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ دوسری روایت میں بجائے شب یوم الجمعہ آیا ہے یہی ٹھیک
ہے مطلب یہ ہے کہ اثر و ثواب اس کا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا، بِللّٰهِ الْحَمْدُ تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے
کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورہ کہف میں سے پڑھیگا، اگر دجال نکلیگا، تو اس پر مسلط نہ ہوگا أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ
وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ - حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جو کوئی دس
آیتیں اول سورہ کہف کی یاد کریگا، وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیگا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -
اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
مسلم و ابو داؤد میں کہا ہے مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ ان میں کچھ منافات نہیں ہے اس لئے کہ عمل زیادت

واجب ہے اور اوّل و آخر میں یوں جمع ممکن ہے کہ دسؔ اوّل سورت کی اور دسؔ آخر سورت کی پڑھے اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں ساری سورت پڑھے +

میں کہتا ہوں کہ یہ سورت جب کہ فتنہ دجّال سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ آدم ابوالبشر کے عہد سے لیکر تا قیام قیامت نہ ہوگا پھر جو فتنہ کسی اور دجّال کا ہے اس سے بالاولی محفوظ رکھیگی، حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ایک روایت میں آیا ہے، کہ دجاجلہ قریب تیس نفر کے ہونگے، چنانچہ اس عدد میں سے اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجاجلہ دیکھے گئے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا غرضیکہ واسطے حفظ فتنہ دین کے بلکہ فتنہ دنیا کے تلاوت و قرأت اس سورت کی بحمدہ تعالیٰ مجرب و صحیح ہے، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْعِزَّةُ +

سورہ طٰہٰ وغیرہا

حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھ کو طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ سے دی گئی ہیں۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ط

سورہ یٰسین

اس سورہ کی برکت ظاہر اور فضیلت مشہور ہے معقل بن یسار رفعاً کہتے ہیں، کہ قرآن مجید کا دل یٰس ہے کوئی شخص اس کو بارادہ دار آخرت نہیں پڑھتا لیکن بخشدیا جاتا ہے تم اس کو اپنے مردوں پر پڑھو۔ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے، جو اس کا لب لباب خالص ہو، سو یہ سورت لب لباب خالص کتاب ہے، مردوں پر پڑھنے کو اس لئے فرمایا کہ اس میں ذکر احیا و موتے و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت ہے تخفیف کی مردوں پر حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک بار پڑھنا اس کا برابر دسؔ بار قرآن مجید پڑھنے کے آیا ہے أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی اس رات میں ابتغاءً لوجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ السُّنِّيِّ شرجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض احادیث میں آیا ہے یٰسین لِمَا قُرِئَتْ لَهُ یعنی اسکو جس مطلب کیلئے پڑھو وہی مطلب حاصل ہو ایک فائدہ اس کا یہ ہے کہ جس کام کیلئے اکتالیس بار پڑھی جاوے وہ ضرور پورا ہو کوئی کیسا بھی کیوں نہ ہو سہیلی نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے، کہ حارث

بن ابی اسامہ نے اپنے مسند میں رفعاً روایت کی ہے کہ جو کوئی یٰسین پڑھیگا اگر خائف ہے تو امن میں ہو جائیگا اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا، اگر بھوکا ہے تو شکم سیر ہو جائیگا۔ اسی طرح کے بہت سے فضائل ذکر کیے ہیں، دارمی نے بسند صحیح تا عطار روایت کی ہے کہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہنچی مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھے گا، وہ شام تک فرحان و شادان رہیگا، اور جو اول شب میں پڑھیگا وہ صبح تک فرح و مسرور رہیگا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سورت میں ذکر رحمٰن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ ہے اسی طرح تبارک الذی میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمٰن پر پہنچے تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے، اور جب ذکر جلالہ پر پہنچے تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے، اور جب سورہ تبارک الذی پڑھے، تو ذکر رحمٰن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھول دے، جو کوئی اس طرح کرے گا اسکی حاجت قضا اور دعا مستجاب ہوگی لیکن اللہ سے ڈرے، اور سوائے خیر کے کچھ دعا نہ کرے، ورنہ اسکی برکت سے محروم رہیگا، یہ عقد و فتح خنصر سے لگاتار ہو۔ انتہیٰ کلام الشرجی رحمۃ اللہ علیہ *

سورہ فتح

حدیث ابن عمرؓ میں فرمایا ہے آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے، وہ مجھ کو دوست تر ہے اس چیز سے جس پر سورج نکلا ہے پھر اِنَّا فَتَحْنَا پڑھی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔ مراد یہ ہے کہ دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے شوکانیؒ نے فرمایا فِيْ ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ انتہیٰ *

سورہ ملک

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایک سورت ہے قرآن مجید کی تیس آیت اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا، اَخْرَجَهُ اَهْلُ السُّنَنِ وَابْنُ حِبَّانَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔ ایک روایت ابن حبان کی اس لفظ سے ہے کہ یہ سورت مانعہ منجیہ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے، چاہتا ہوں کہ دل میں ہر مومن کے ہو، رَوَاهُ الْحَاكِمُ قَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ عِنْدَ الْيَمَانِيِّيْنَ صَحِيْحٌ ترمذی کا لفظ اتنا ہے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ یہ سورت تورات میں ہے، مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطَابَ حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جو شخص اس کو ہر رات پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے بچاتا ہے *

حکایت: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بعض اولیاء زبیدہ نے کہا ہے کہ میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب مغرب نکلا، جب لوگ دفن کر کے پھرے رات ہو گئی تھی، میں نے ایک شخص کو کتّے کی صورت میں دیکھا کہ قبر میں گھسا ہوا ہانپتا ہوا تعب کے ساتھ نکلا، داہنی آنکھ اس کی کانی تھی، میں نے کہا تیرا کیا قصد ہے؟ اس نے کہا میں نے اس میت کو ستانا چاہا تھا، مجھ کو سورہ یٰسین نے روکا اور میری آنکھ نکال لی اور مجھ سے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورہ تبارک الذی پڑھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکالی جاتی۔ انتہیٰ۔ میں کہتا ہوں کہ بعض آئمہ اہل بیت سے اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشاء کے پڑھا کرتے تھے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورت کو پڑھے گا، وہ اس ماہ میں ہر خیر پائیگا، اور ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ اذا زلزلت

اس کو حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ربع قرآن مجید فرمایا ہے اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ لیکن مسلم نے کتاب التمییز میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے، اس سند میں سلمۃ بن وردان ضعیف ہے، یحییٰ بن معین نے کہا لَیسَ حَدِیثُهُ بِذٰلِكَ یہی حال دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ اس میں اس سورت کو برابر نصف قرآن کے کہا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے لیکن اسکی سند یمان بن مغیرہ عربی سخت ضعیف ہے، حاکم سے تصحیح کرنا اس کا تعجب ہے، یہ فضیلت اس لئے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے احوال آخرت پر بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورہ میں یہ آیت ہے، فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ خَیرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ ظاہر یہ ہے کہ اس راز کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، ہم مکلف ساتھ علم کے نہیں ہیں۔

سورۂ الھٰکم التکاثر

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رفعاً آیا ہے کہ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت پڑھ نہیں سکتا، کہا اتنا کون پڑھ سکتا ہے، فرمایا کیا اَلھٰکُمُ التَّکَاثُرُ نہیں پڑھ سکتا اَخرَجَهُ الحَاکِمُ منذری نے کہا رجال اس اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۂ کافرون

اس کو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ربع قرآن مجید کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ برابر ربع قرآن مجید کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں اِخلاص وَ کَافِرُوْنَ اَخْرَجَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہُ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے، شرجی کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کے شر سے اس دن محفوظ ہے فَوَجَدْتُ ذٰلِكَ بِخَطِّ بَعْضِ الْعُلَمَآءِ وَقَالَ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ لَاشَكَّ فِيْهِ اِنْتَهٰى ۔

سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ

اس کو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ربع قرآن مجید فرمایا ہے رواہ الترمذی لیکن اس کی سند ضعیف ہے واللہ اعلم ابن شہاب زہری نے کہا ہے تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو، یہ فقر کو دور کرتی ہے ۔

سورۂ اخلاص

حدیث ابو سعیدؓ وغیرہ ایک جماعت صحابہؓ کی احادیث میں اس کو ثلث قرآن مجید فرمایا ہے رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن حکیم کے فرمایا ہے رواہ البخاری و ابوداؤد و النسائی، ابو درداؓ کا لفظ رفعًا یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وَقَدْ عُلِّلَ كَوْنُهَا ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ بِعِلَلٍ ضَعِيْفَةٍ وَّاهِيَةٍ وَالْاَحْسَنُ اَنْ يُّقَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَمْ نَطَّلِعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لَنَا الْكَشْفُ عَنْ وَجْهِهٖ هٰكَذَا سَائِرُ مَا تَقَدَّمَ اِنْتَهٰى حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا، وَجَبَتْ وَجَبَتْ یعنی واجب ہوگئی پوچھا کیا فرمایا جنت اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَخْرَجَهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں اَعْظَم فضل پر اس سورت میں صفت رحمٰن ہے جو کوئی اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھتا ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے ایک شخص اسکو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا، پوچھا، تو کہا میں اس کو دوست رکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنی اس سورہ کی محبت تجھ کو جنت میں لے گئی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

حکایت :- ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے، ان کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے، کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم باہر نکلے جبرئیل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکھدیا، وہ جھک گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کو دیکھا، اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی، پھر کہا اے جبرئیل معاویہ اس رتبے کو کس طرح پہنچے، کہا، قرأت قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رَوَاہُ ابْنُ السُّنِّیْ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معوذتین کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتے تو دوسرے کو حکم کرتے بعض علماء نے کہا ہے مَنْ وَاظَبَ عَلٰی قِرَآءَتِہَا قَالَ کُلَّ خَیْرٍ وَکَفٰی کُلَّ شَرٍّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی - یہ وہ سورت ہے کہ بھوکا اس کو پڑھے تو سیر شکم ہو جائے، پیاسا پڑھے سیراب ہو جائے، اسم صمد لایق ارباب ریاضات ہے جو اس کا ذکر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اکل وشرب سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد - کہے تھکے نہیں، بعض نے تعداد اسکی ایک سو چونتیس بار بتائی ہے وَحَکَوْا لِیْ اِنَّہٗ جَرَّبَہٗ وَصَحَّ خلوت میں اس اسم کی تکرار کرنے سے جہاں تک بن سکے تعب گرسنگی وتشنگی معلوم نہیں ہوتی، اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنی خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو ہوام وجن وانس کے ضرر سے امن میں رہے باذن اللہ تعالیٰ اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسیط رزق ہو جائے۔

قرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی سورہ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا، تو فتنہ قبر میں نہ پڑیگا، اور ضغطہ قبر سے امن میں رہیگا، ملائکہ اس کو اپنے بازؤں پر اٹھا کر صراط سے پار کر دینگے، وہ جنت میں جا پہنچیگا - انتہی - میں نے اپنی ماں سے مرض الموت میں کہدیا تھا، کہ اس سورت کو پڑھا کرو، وہ بہت پڑھتی تھیں، غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَلَنَا +

سورہ فلق والناس

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا تھا، اَلَا اُعَلِّمُکَ اسْمَیْنِ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ - دوسری روایت میں یوں ہے یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِہِمَا فَلَمَّا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِہِمَا اَخْرَجَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ بِنَحْوِ ھٰذَا وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ :- اصل اس حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہے، اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُہُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّکَ لَنْ تَقْرَءَ سُوْرَۃً اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْلَغَ مِنْہَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَکَ فَافْعَلْ یہ احادیث دلیل ہیں ان کے مزید فضل پر، عقبہ کہتے ہیں مجھ سے فرمایا تھا، تو ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر، کسی سائل نے سوال اور کسی مستعیذ نے انکی برابر استعاذہ نہیں کیا، رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہُ السُّیُوْطِیُّ حدیث ابو سعیدؓ

خدری میں آیا ہے، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے جن وعین الانسان سے یہاں تک کہ معوذتین
اتریں تب سے انکو لیا اور انکے ماسوا کو چھوڑ دیا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ معلوم ہوا
کہ جن اور چشم زخم کیلئے ان کے برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے حدیث ابی بن کعبؓ میں فرمایا ہے مَنْ قَرَاءَ الْمُعَوِّذَاتِ
فَکَاَنَّمَا قَرَءَ جَمِیْعَ مَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَوَی ابْنُ مَنِیْعٍ فِیْ مُسْنَدِهٖ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
انکو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے بلکہ حک کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ:۔ اِنَّهُمَا لَیْسَتَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی لیکن
بزار نے کہا لَمْ یُتَابِعْهُ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَءَ بِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ وَ
اُثْبِتَتَا فِی الْمُصْحَفِ اِنْتَهٰی شوکانی نے فرمایا ہے اَجْمَعَ عَلٰی ذٰلِکَ الصَّحَابَةُ وَجَمِیْعُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ طَبَقَةً بَعْدَ
طَبَقَةٍ وَالصَّحَابِیُّ بَشَرٌ وَلَیْسَ قَوْلُهٗ حُجَّةً فِیْ مِثْلِ هٰذَا فِیْ فَرْضِ عَدَمِ مُخَالَفَتِهٖ لِمَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ
فَکَیْفَ فَقَدْ خَالَفَ هٰهُنَا السُّنَّةَ الثَّابِتَةَ بَلْ اِجْمَاعَ الْمَعْلُوْمِ اِنْتَهٰی +

سورہ الم تنزیل

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نہ سوتے جب تک
کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے، رواہُ التِّرْمِذِیُّ +

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ ان دونوں سورتوں کو ان کے غیر پر ستر درجہ فضیلت ہے۔
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو ان دونوں کو رات میں اندر دو رکعت کے پڑھتا ہے اس نے گویا لیلۃ القدر
پائی، طاؤس ان کو کسی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے +

سورہ حشر

جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑھیگا، وہ اعدا سے امن میں رہے گا، اور کید کائدین و مکر ماکرین و جور ظالمین
سے محفوظ رہے گا، علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اس کو ہر روز پڑھتے کسی نے پوچھا، تو کہا یہ سورت مجھ کو آخرت
یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امان دے گی + **حکایت**:۔ ایک شخص کے کان میں قراد گھس گئی تھی،
اسکو سخت تعب تھا بعض علمائے آب زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورہ حشر پڑھ کر وہ پانی اسکو پلایا
جب پیٹ میں گیا، کان سے بلطفہ تعالیٰ باہر نکل آئی۔ اس سورت کو اسم اعظم بھی کہا ہے +

سورہ واقعہ

اس سورت میں ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہے جلب و غنا و نفی فقر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

نے ابن مسعودؓ کو کچھ مال دینا چاہا، تو نہ لیا، اور کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا، کہا کیا تم ان پر خوف فکر فقر کا کرتے ہو میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ سورہ واقعہ پڑھا کریں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو کوئی سورہ واقعہ ہر رات پڑھا کریگا، اسکو کبھی فاقہ نہ ہوگا، امام ابن عبد البر نے کتاب التمہید میں رفعاً روایت کی ہے، مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ يَوْمٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا بعض علماء نے کہا ہے کہ جو اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھے گا اسکی حاجت پوری ہوگی خصوصاً وہ حاجت جو متعلق طلب الرزق ہے، اور جو شخص اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا۔ اس کو اسباب مسرت نظر آتے رہینگے اسی طرح سورہ انا انزلناہ طلب غنا میں مشہور ہے +

سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

بعض علماء نے کہا ہے جس کو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑھ کر اکتالیس بار یہ دعا کرے اور اپنی حاجت مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی پھر کہا کہ یہ مجرب ہے، اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَكْفِيْ مِنْ جَمِيْعٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهٖ يَا اَحَدُ يَا مَنْ لَا اٰخِرَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَيْكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ +

سورۂ الم نشرح

بعض علماء نے کہا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلناہ کو گیارہ بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر فتح بغیر تعب کے کرے گا، باذن اللہ تعالےٰ +

سورۂ طٰہٰ

جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑھے گا، ادنےٰ برکت اس کی یہ دیکھے گا کہ ہر دن رزق جدید اسکو ملے گا، جس کی تاک میں وہ نہ تھا، اور اُس دن کے سارے حوائج اس کے پورے ہونگے، دل اس کیلئے نرم پڑ جائیں گے، اعداء پر نصرت ملے گی، اس فضائل لا تحصےٰ ہیں +

باب دوم

اُن عوارض و آفات کے بیان میں جو انسانوں کو حیات و ممات میں فکرمند کرتے ہیں

دعاء کرب

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کرب کے یہ پڑھتے تھے: لَآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَغَیْرُھُمْ۔ ابن عوانہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اسکے بعد دعا کرتے ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آیا ہے ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو آخر قول اُن کا یہی کلمہ تھا، رواہ البخاری اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا، لوگ آپ کیلئے جمع ہوئے ہیں، آپ ڈرو، تو صحابہ نے یہی کلمہ کہا۔ مسلم کا لفظ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب کوئی امر مہم آتا، تو اس کلمہ کو کہتے انتہی میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس کلمے کے قائل کو کوئی برائی نہ لگے گی میں نے اس کا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا قرآن پاک سے بھی وعمل حدیث سے بھی ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسری دعا یونس علیہ السلام اس پر بھی وعدہ نجات کا کیا ہے اور یہ دونوں عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں مثل انکے کوئی دوسرا عمل جس پر اجماع کتاب وسنت واتفاق قرآن وحدیث ہو سوا ان دونوں کلموں کے اور معلوم نہیں ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سے قرآن پاک میں منقول ہیں، فَسُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ اس میں یہ بات ہے کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر استعاذہ کرے پھر کلمہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پر ختم کرے +

دعا کرب ایضًا

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ طبرانی نے تین بار کہنا ان کا زیادہ کیا ہے وَاَخْرَجَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ ایضًا حضرت عائشہؓ کا لفظ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے فرمایا تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہنچے، تو وہ یوں کہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ الخ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ طبرانی کا لفظ عائشہؓ سے یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نفر سے بنی ہاشم کے کہا تمہارے ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت مولیٰ ہمارا، فرمایا اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ ھَمٌّ اَوْ لَاْوَاءٌ فَلْیَقُلْ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کواڑ دروازے کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِکُمْ

كَرْبٌ أَوْ جَهْدٌ أَوْ لَأْوَاءٌ فَقُولُوا اللّٰهُ اللّٰهُ الخ اس کے اسناد میں ابو یحیٰی ضعیف ہے رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ الْأَوْسَطِ میں نے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

دعاء کرب ایضًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو کسی امر میں کرب نہ ہوا مگر جبرائیل نے متمثل ہو کر مجھ سے کہا کہ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا۔ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

دعائے کرب ایضًا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعًا کہتے ہیں دعائے مکروب یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔ اطلاق لفظ شان کا امر و حال و خطب جملہ شیوں پر آتا ہے اس جگہ مراد اصلاح حال و امر محتاج الیہ ہے حیات و ممات میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے كَلِمَاتُ الْمَكْرُوبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ مجمع الزوائد میں کہا ہے واسناد حسن۔

دعائے ہم و غم یعنے فکر و رنج

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی ہم و غم ہوتا تو کہتے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعَةَ ابْنِ عَامِرٍ۔ علی بن ابی طالب کہتے ہیں دن بدر کے کچھ دیر تک میں نے قتال کیا پھر آیا کہ دیکھوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے ہیں دیکھا تو آپ سجدے میں پڑے ہوئے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ کہتے تھے میں پھر کر چلا گیا پھر دوبارہ آیا پھر سجدے میں پایا پھر بھی يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپکو فتح دی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ میں نے اس کو بھی تجربہ کیا صحیح پایا۔ کلمہ اسم اعظم الٰہی ہے وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

دعائے ذوالنون علیہ السلام

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دعوت ذی النون بطن حوت میں وقت دعا کے یہ تھی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ ۔ کوئی مسلمان کسی شے میں کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے هٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے

ہے یا واسطے عام مؤمنین کے، فرمایا اللہ تعالیٰ کی آیات نہیں سُنیں۔ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ يَقِينًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ أَيْضًا اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى دَعْوَةُ يُونُسَ ابْنِ مَتّٰى سیوطیؒ نے جامع کبیر و صغیر میں اسی تخریج پر حدیث سعدؓ سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لیکن مناوی نے شرح میں لکھا ہے بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ شوکانیؒ کہتے ہیں وَلَعَلَّهُ تَمَعَّ فِي ذٰلِكَ الشَّيْخُ السُّيُوطِيُّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ لَا يُوثَقُ بِهِ اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ ذکر اس کا آویگا، بہر حال پڑھنا اس آیت شریف کا ہم و غم و مصائب میں تریاق مجرب ہے مشائخ نے ترکیب اسکی بیان کی ہے، ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مجھ پر ۱۳۰۳ھ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا میں اس دعا کو پڑھا کرتا، اللہ تعالیٰ نے کشف غمہ فرمایا، اس کے مجرب ہونے میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ یہ وہ دعا ہے جو قرآن و حدیث دونوں سے ثابت ہے ایسی دعا سوا اس کے اور حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کے دوسری نہیں وللہ الحمد۔

دعائے ہم و حزن

ابن مسعودؓ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہنچنے ہم و حزن کے اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي وَغَمِّي لیکن اللہ تعالیٰ اس کی فکر کو دور کر دیتا ہے اور بجائے حزن کے فرح بخشتا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ اس کے آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا، ہم کو ان کلمات کا سیکھنا چاہیئے فرمایا ہاں جو کوئی ان کو سنے وہ سیکھ لے وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ مجمع الزوائد میں کہا ہے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَأَبِي يَعْلَى رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ أَبِي سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ انْتَهٰى۔ اس کو طبرانی و ابن السنی نے بھی حدیث ابوموسیٰ سے جن میں لفظ روایت کیا ہے اور آخر میں کہا ہے کہ ایک قائل نے کہا یَا رَسُولَ اللهِ الْمَغْبُونُ مَنْ غُبِنَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فرمایا۔ أَجَلْ تَقُولُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ وَعَلَّمَ النَّاسَ مَا فِيهِنَّ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُ كَرْبَهُ وَأَطَالَ فَرَحَهُ مجمع الزوائد میں کہا ہے، وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُ انْتَهٰى۔

دواء ہر دا خصوصاً

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعاً کہتے ہیں جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا یہ اس کیلئے دوا ہے ننانوے دار سے سب میں کم ایک ہم ہے اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ وَالطَّبْرَانِیُّ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ ذکر شفاء ہے، عدد مذکور سے خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد شفاء جمیع امراض و علل سے ہوگی جن میں کثر ہم ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں لفظ دار اس جگہ عام ہے دار قلب و قالب سے، اس کی تکرار ہر داء جان و تن کو دور کرتی ہے میں نے بھی اس کا تجربہ کیا، صحیح پایا، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ٭

دعائے مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ تعالیٰ اُس کو ہر تنگی سے باہر نکالتا ہے اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں کا گمان بھی نہ ہو، اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ مَاجَةَ نسائی کا لفظ یہ ہے مَنْ اَکْثَرَ مِنْ اِسْتِغْفَارٍ شوکانی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے وَفِی الْحَدِیْثِ فَضِیْلَةٌ عَظِیْمَةٌ وَّھِیَ اِنَّ الْاِسْتِکْثَارَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فِیْہِ الْمَخْرَجُ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ وَالْفَرَجُ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ وَّحُصُوْلُ الْاَرْزَاقِ لَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَلَا یَکْتَسِبُ وَمَنِ اجْتَمَعَ لَہٗ ذٰلِکَ عَاشَ فِیْ نِعْمَةٍ سَالِمًا مِنْ کُلِّ نَقْمَةٍ اِنْتَھٰی۔ میں نے اس کا تجربہ بھی کیا صحیح پایا، بلکہ اس زمانے میں دو ہی چیزوں کو دافع ہم و حزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا، ایک کثرت استغفار، دوسرے صدقہ و خیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں، سب کافی شافی ہیں، لیکن سید الاستغفار کی بہت صفت و ثنا آئی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آویگا، اور یوں تو ہر کلمہ استغفار جو بطریق صحیح ماثور ہے، اپنا کام کرتا ہے ٭

دعائے کرب و شدّت

ابو امامہ رفعاً کہتے ہیں، مؤذن جب اذان دیتا ہے، تو دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں، اور دعا قبول ہوتی ہے، سو جس کی جان پر کرب یا شدت نازل ہو، تو وہ مؤذن کا جواب دے، اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد یوں کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَکَلِمَةِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا پھر اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرے اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ شوکانی فرماتے ہیں: یَسْئَلُ حَاجَتَہٗ کَائِنَةً مَّا کَانَتْ لیکن اس کی سند میں عفیر بن معدان ہے منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنی ضعیف، مگر حدیث سہل بن سعد رفعاً اسکی موید ہے فرمایا ہے ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَآءُ

عِندَ النِّدَاۤءِ وَعِندَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا رَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ

اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان واقامت ہے اور وقت امامت یہ بحث بین الحیعلتین میں تھی، واللہ اعلم بالصواب +

توقع بلا وامر ہولناک

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ مجھ کو چین کیونکر آئے صاحب قرن منہ میں قرن لیئے ہوئے کان رکھے ہے کہ کس دم حکم ہو کہ اسکو پھونکوں اصحابؓ حضرتؐ پر یہ بات گراں گذری، فرمایا تم یوں کہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ سو جب کہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کہنا کفایت کرتا ہے تو پھر کسی اور بلائے حقیر کی کیا ہستی ہے یہ شامل ہے ہر امر مہول کو اور اگر کوئی ناپسند امر واقع ہو یوں کہے بِقَدَرِ اللّٰہِ وَمَا شَاۤءَ فَعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض مرفوعًا نسائی کا لفظ یہ ہے فَاِنْ غَلَبَ عَلَیْکَ اَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاۤءَ صَنَعَ +

دعائے غلبہ امر

عوف بن مالکؓ مرفوعًا کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان دو شخصوں کے فیصلہ کیا، مقضی علیہ نے کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فرمایا اس شخص کو بلاؤ، وہ آیا، اس سے فرمایا تو نے کیا کہا، اس نے عرض کیا، کہ میں نے یہ کہا فرمایا، اللہ ملامت کرتا ہے عجز پر لیکن تجھ پر کیس یعنی ہوشیاری لازم ہے اور جب تجھ پر کوئی امر غلبہ کرے تب یوں کہو حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ شوکانیؒ فرماتے ہیں اَلْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یُقَالُ ھٰذَا الذِّکْرُ اِلَّا اِذَا غَلَبَہُ الْاَمْرُ وَعَجَزَ عَنْ دَفْعِہٖ اِنْتَھٰی یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمے کا کہنا کیا اسکو تو وقت مغلوبیت امر مہم کی کہے تلاعب نہ کرے اس کی قدر سمجھے +

دعائے مصیبت

حدیث ابی سلمہؓ میں فرمایا ہے تم میں سے جب کسی کو مصیبت پہنچے تو وہ یوں کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ مَاجَۃَ مسلم کا لفظ ام سلمہؓ سے یوں ہے مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰہِ الخ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا الخ یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہیئے موت ہو یا اور کچھ، اللہ تعالیٰ اس کے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اس کا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اس کا

تجربہ کیا اور صحیح پایا، کہ بعد موت ابی سلمہ کے دعا کی تھی اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ الخ وہ کہتی ہیں، قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

دعائے استصعاب امر

جب کوئی امر دشوار پیش آئے تو یوں کہے اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَھْلًا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ عَنْ اَنَسٍ رَفَعَهٗ وَصَحَّحَهٗ شوکانی فرماتے ہیں وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّ اللّٰہَ سُبْحٰنَهٗ یَجْعَلُ کُلَّ مَا صَعُبَ مِنَ الْاُمُوْرِ سَھْلًا بِمَنْ لَّا اُمُوْرَ اِلَیْہِ بِلَا صُعُوْبَةٍ ۔ اِنْتَھٰی ۔

دعائے درماندگی وزیادت قوت

اگر شغل سے تھک جائے اور زیادہ طاقت چاہے تو وقت خواب کے ہر شب ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَاَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادمہ مانگی تھی، فرمایا سوتے وقت یوں کہا کرو، بخاری کا لفظ یہ ہے، کہ ان کے ہاتھ میں چکی پیسنے سے گٹا پڑ گیا تھا، اسکی شکایت پر ہدایت فرمائی۔ سبحان اللہ بنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مشقت وتعب میں تھیں، کہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، کھانا پکاتیں ہماری کیا ہستی ہے کہ ہماری مستورات ایسے کاموں سے عار کریں، لیکن بات یہ ہے کہ ہم سے اللہ کی نعمت بسط رزق کا شکر ادا نہیں ہو سکتا، جس نے ہم کو اور ہماری مستورات کو محتاج اس مشقت کا رکھا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ سے جان روح ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ۔

دعائے خوف از سلطان یا ظالم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو جب کسی بادشاہ ہیبت ناک کے جائے، جس کی سطوت سے تو ڈرتا ہے تو کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكِ السَّمٰوٰتِ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ تین بار اسی طرح کہے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ مجمع الزوائد میں کہا ہے وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِنْتَھٰی ۔ یہ موقوف ہے ابن عباس پر نزدیک ابی شیبہ کے اور تین بار کہنا بھی انہیں کی روایت ہے نہ کہ طبرانی کی وَرَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ مَوْقُوْفًا اَیْضًا اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے رفعًا بھی روایت کیا ہے اس لفظ سے اِذَا تَخَوَّفَ اَحَدُکُمُ السُّلْطَانَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانٍ وَّشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِهِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ مجمع الزوائد میں کہا ہے فِيْهِ جَنَادَةُ ابْنُ مُسْلِمٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔ اِنْتَهٰى. فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ⁂

دعائے خوف از سلطان

علقمہ بن زید کہتے ہیں جو شخص خاصہ شعبی سے ملتے اسکو یہ دعا سکھاتے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مَوْقُوْفًا اسکے آخر میں یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گرفتار کر کے لایا گیا اُس نے یہ دعا پڑھی امیر نے اسکو چھوڑ دیا۔ شعبی ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں انکا نام عامر بن شراحیل تھا، حجاج نے انکو ظلماً قتل کر ڈالا :۔

میں کہتا ہوں سلف وخلف میں باہت قوت وضعف ایمان اتنا ہی فرق ہے کہ وہ ہر مصیبت میں توسل و استعانت نری اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیاء خدا سے، اسجگہ تمام ملائکہ وانبیاء کا لیا تو بھی کسی عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جِبْرَائِيْلَ الخ اسلئے کہ اللہ تعالٰے پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے بلکہ یوں کہا اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ۔ اس میں اللہ سے استعانت بھی ہوئی اور ان کی عبودیت بھی اللہ کیلئے ثابت ہوئی، پھر ان لوگوں کے نام لئے جن کا اہل اللہ ہونا قطعی الثبوت ہے بخلاف اسماء اولیاء اللہ کہ ہر چند ان کے حق میں بھی حسن ظن قبول ہے لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں، سو جب یہ بات ہے تو پھر توسل کرنا ان سے دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے، گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو، یا اسی ترکیب کے ساتھ کہے کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ اسلئے کہ اس محل استعانت و استغاثہ میں ہم کو اگر کسی کا نام لینا ضرور ہے یا ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں اور اُس کے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جن کے مقبول ومقرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے انکا نام کیوں لیں جن کے حق میں قطعاً کوئی حکم خیر نہیں لگا سکتے، مبادا ان میں کوئی ایسا ہو، جس کو ہم نے اللہ کا ولی سمجھا ہے اور وہ ولی نہ ہو، تو پھر یہ کہنا ہمارا کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ فُلَانِ الشَّيْخِ نافع نہ ہوگا، بلکہ مضر پڑیگا، اور اگرچہ ساری خلق مومن وکافر اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں جس طرح کہ ہم یَا خَالِقَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ نہیں کہہ سکتے ہیں اگرچہ اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہتے ہیں اللہ کی جناب ساری مخلوق سے بڑھ کر محل ادب ہے لیکن مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

فائدہ: مسائل شرک وبدعت میں جس جگہ علماء واولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی ناجائز۔

اس جگہ میزان یہ ہے کہ ترک اولٰے ہے فعل سے اور وقوف افضل ہے قول بجواز سے اسلئے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں، اور شرک چیونٹی کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر سے بھی زیادہ تر پوشیدہ ہے، اور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہ بخشے گا، مگر توبہ سے اور بدعت کے بہتر دروازے ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے، اور ہر ضلالت نار میں ہے اسلئے وقوف میں نجات ہے، اور جرأت کرنے میں ہلاکت ولہذا احادیث میں آیا ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ شرک و توحید کھلی چیز ہے اُنکے درمیان میں امور مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ یہ جگہ اس مسئلے کے بسط کی نہیں ہے، اس کا محل کتب اعتصام بالکتاب والسنۃ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ✦

دعائے خوف از امیر ظالم

ابو مجلزؒ جن کا نام لاحق بن حمید ہے کہتے ہیں جو شخص کہ کسی امیر ظالم سے ڈرے تو وہ یہ کہے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا اللہ اُس کو ظالم کے ہاتھ سے نجات دے گا، رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ما قبل صحابہ سے مروی ہوں یا مستند اُن کا مجرب ہو ان دونوں اماموں نے تجربہ میں اس کو صحیح پایا ہے ✦

دعائے خوف از شیطان وغیرہ

جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ رواہ النسائی واحمد والطبرانی من حدیث ابن مسعودؓ۔ مالک کی روایت یوں ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسکی طرف التفات کرتے تو اس کو موجود پاتے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا، کہ آپ یوں پڑھیں، اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الخ ✦

دعائے فزع یعنی گھبراہٹ

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے تھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ اخرجہ ابوداؤد

اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاکِمُ۔ ہم نے اس کو بارہا پڑھا، نافع پایا، وللہ الحمد +

دعائے ہرب شیطان

اس کے لئے پڑھنا آیۃ الکرسی اور اذان کہنا آیا ہے، رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ۔ حدیث سعد میں ندا بالاذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ +

دعائے وسوسہ

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے کہ اسکو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے بنایا یہاں تک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت پہنچے تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ایک لفظ مسلم کا یوں ہے کہ اس طرح کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ دوسری روایت ابوداؤد اور نسائی کی یہ ہے فَقُوْلُوا اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہ پھر تین بار بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا یہ لفظ ہے فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَمِنْ فِتْنَتِہٖ شوکانی فرماتے ہیں وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ یَجِبُ عَلٰی مَنْ بَلَغَتْ بِہِ الْوَسْوَسَۃُ الشَّیْطَانِیَّۃُ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِّ اَنْ یَنْتَہِیَ عَنْ ذٰلِکَ وَیَتْرُکَہٗ وَیَشْتَغِلَ بِغَیْرِہٖ مِمَّا یُلْہِیْہِ وَیَصْرِفُ ذِہْنَہٗ عَنْہُ وَیَقُوْلُ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَیَتْلُوْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَتْفُلُ عَنْ یَّسَارِہٖ دَفْعًا لِّلشَّیْطَانِ الَّذِیْ اَتٰی بِھٰذِہِ الْوَسْوَسَۃِ وَیَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَمِنْ فِتْنَتِہٖ ثَلٰثًا اِنْتَھٰی۔ بائیں طرف کا ذکر اسلئے ہے، کہ دل بائیں طرف ہے اور وسوسہ شیطان کا دل ہی کے اندر ہوتا ہے اسلئے اسی جانب تفل کرے اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خا و فتح خا ہر دونوں ساکن ورائے مفتوحہ اس وقت بھی استعاذہ باللہ و تفل بجانب یسار کرے۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ ابوزمیل نے ابن عباس سے کہا تھا، کیا چیز ہے یہ جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا، کہا، واللہ میں نہیں کہہ سکتا، کہا شک ہے ہنسے اور کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی ہ فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ اِنْتَھٰی پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ پائے تو یہ کہو ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے ہر دم کام اس کا وسوسہ ڈالنا ہے پھر کبھی ایسا وسوسہ خبیث القا کرتا ہے جو منہ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر و ردت۔ وَالْحَادِ وَزَنْدَقَتْ ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالیٰ کی ہستی میں یا سب و شتم حق میں اللہ و رسول

کے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سوا ایسے وساوس کا یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ تعالیٰ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالیٰ پناہ دیگا۔ اور سب اعمال سے زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے اسلئے کہ نماز افضل عبادات ہے اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہوگی لہذا جن امور کا خیال خارج نماز میں نہیں ہوتا ان کا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینے کے خلش کرتا ہے اور دور دور جا بجا فکر و خیال دوڑتا ہے تاکہ افضل عبادات خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے یہ خنزب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے جو کہ حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے اور ہر وادی میں لئے پھرتا ہے اس موذی اور سخت دشمن کے علاج بھی یہی ہیں جو اس جگہ مذکور ہوئے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ۔

دعا کان بولنے کی

ابو رافع مولائے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو وہ مجھ کو یاد کرے مجھ پر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے یہ معاجم ثلثہ میں مروی ہے وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ اَيْضًا شوکانیؒ کہتے ہیں فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ سَبَبَ ذٰلِكَ ذِكْرُ بَعْضِ مَنْ يَذْكُرُهٗ وَقَدْ ذَكَرَ اَهْلُ عِلْمِ الطِّبِّ اَنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ مِنْ تَصَعُّدِ الْاَبْخِرَةِ وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْاِشَارَةُ مِنَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ صَرِيْحَةً فِي التَّشْبِيْهِ وَهِيَ اَقْدَمُ مِنْ كُلِّ طِبٍّ اَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا ابْنُ السُّنِّيْ فِيْ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اِنْتَهٰى ○

گوش تو شنیدہ ام کہ دردے دارد
درد دل من مگر بگوش تو رسید

پاؤں کا سُن ہو جانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور نیز ابن عمرؓ سے جب سن پڑ جائے پاؤں تو اس شخص کو یاد کرے جو سب سے زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانیؒ فرماتے ہیں۔ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُفِيْدُ اَنَّ لِهٰذَا الْحُكْمِ الرَّفْعَ فَقَدْ يَكُوْنُ مُرَجِّحُ مِثْلِ هٰذَا التَّجْرِيْبَ وَالْمَحْبُوْبُ الْاَعْظَمُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَنْبَغِيْ ذِكْرُهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ كَمَا وَرَدَ مَا يُفِيْدُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اِنْتَهٰى۔ یہ استدلال شوکانیؒ کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صحیح اور واضح ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب موصوف کے کما ینبغی اور کما حقہ عطا

کرے اَللّٰھُمَّ آمین کو ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی ہے کہ اس طرح کہے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ انشاء اللہ تعالیٰ فی الفور مدرہا رہے گا۔ سلف کو اس کا تجربہ ہوا ہے۔ وللّٰہ الحمد ؁

شرجی کہتے ہیں کہ ایک بار پاؤں ابن عباسؓ کا سن ہوگیا تھا، کہا یا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فی الفور کھل گیا۔ انتہےٰ لیکن اس ندا سے کیفیت صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا ندا روایت کیا ہے۔ ایک ترکیب رفع خدر کی یہ بھی ہے کہ جو پاؤں یا ہاتھ سن ہوگیا ہو اُسکے ناخنوں پر تھوک لگادے خدر زائل ہوجائیگا۔ اس کو شرجی نے مجرب کہا ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب ؁

دعائے غضب و خشم

اسکے دور کرنے کیلئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ بِطُوْلِہٖ وَفِیْہِ قِصَّۃٌ۔ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے عمل شیطان سے اسی لئے اس استعاذہ کرنے کو فرمایا ہے سو جس کسی شخص کو امر ناحق یا موعظت صدق میں آئے وہ جان لے کہ شیطان اسکے ساتھ ملاعبت کرتا ہے اور کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وَفِیْ ھٰذَا اَمَا یَزْجُرُ عَنِ الْغَضَبِ کُلَّ مَنْ یَوَدُّ اَنْ لَا یَکُوْنَ فِیْ یَدِ الشَّیْطٰنِ یَضْرِبُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ ایک علاج غضب کا یہ بھی ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اس پر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے وضو کرے وباللّٰہ التوفیق منجملہ دس مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب بھی ہے ؁

دعا حدۃ لسان یعنی تیز زبانی

جو شخص بدزبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا ہے میں تو ہر دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ ذرب لسان کہتے ہیں فحش بکنے کو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا بھی گناہ انسان کے ہوتے ہیں سو جب اللہ تعالیٰ اُن ذنوب کو بخشدیگا بسبب استغفار کے تو وہ سبب بھی دور ہو جائیگا، رہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے۔ یہ بات اُنہوں نے واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے۔ وللّٰہ الحمد ؁

دعائے اولائے قرض

ایک مکاتب نے پاس علی بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادائے زرِ کتابت سے عاجز ہو گیا ہوں میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو سکھائے تھے اگر برابر جبل صبر کے تجھ پر قرض ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اسکو تجھ سے ادا کر دیگا کہ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ترمذی نے کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے صبر بفتحہ صاد و کسر موحدہ ایک مشہور پہاڑ ہے یمن کا میں کہتا ہوں مجھ کو بعد ہر نماز فرض کے اس دعا کو پڑھنے کی عادت ہے میں نے تمام عمر کبھی ایک پیسہ کسی سے قرض نہیں لیا، باوجود احتیاج کے اللہ میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کرتا رہا، اور مجھ کو اتنا دیا کہ میں نے ایک جماعت کو ہزارہا روپیہ بطور قرضہ حسنہ دیا، پھر کسی نے پورا اور کسی نے آدھا، یا کم ادا کیا، اور کسی نے معاف کرا لیا، اور کسی نے کچھ نہ دیا، میں نے سب سے قطع نظر کی، اس امید پر کہ اللہ میرے ذنوب سے بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آمین شرجی کہتے ہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلٰى ذٰلِكَ بَعْدَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى اِلَّا وَقَدْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُلُّ ذٰلِكَ مَشْرُوْطٌ بِالصِّدْقِ وَصَلَاحِ النِّيَّةِ وَحُسْنِ الْعَقِيْدَةِ اِنْتَهٰى۔ حدیث عائشہؓ میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ بن مریمؑ اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے تھے اور فرماتے اگر تم پر برابر پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا، اور تم یہ دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ادا کر دیگا۔ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھ پر بقیہ قرض تھا، جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے سن کر دعا پڑھنا شروع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا کر دیا، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ پہ ایک دینار تین درہم اسماء بنت عمیس کے قرض تھے، جب وہ میرے پاس آتیں، تو میں انکی طرف منہ کرتی شرماتی۔ کیونکہ میرے پاس قرض ادا کرنے کو کچھ نہ تھا، میں یہی دعا کیا کرتی، تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رزق دیا، جو نہ صدقہ تھا، نہ میراث، مجھ سے اللہ نے وہ قرض ادا کرا دیا، اور باقی مال میں سے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح پر بانٹا، اور عبدالرحمٰن کی دختر کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنوا دیا، اور بہت سا مال بچ رہا، حاکم نے کہا، یہ روایت صحیح الاسناد ہے اس کو بزار نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے لیکن سند اس کی ضعیف ہے بہر حال اس دعا کا تجربہ مطابق صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکرؓ و عائشہؓ کو ہو گیا و للہ الحمد۔ اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہے، مگر ضعیف الایمان اور شکی المزاج نہ ہو۔

دعائے ادائے قرض ایضاً

حضرت معاذؓ پر ایک یہودی کا اوقیہ زر قرض تھا، اس نے انکو حبس کر رکھا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تجھ کو ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ اگر تجھ پر مثل کوہ صبر کے قرض ہو تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے اے معاذ اللہ سے یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِیُّ اِنْتَهٰی۔ یہ حدیث انسؓ سے بھی رفعاً آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اس کے ثقات ہیں ابو سعیدؓ رفعاً کہتے ہیں ابو امامہ نے کہا کہ مجھ پر ہموم و دیون ہو گئے ہیں، فرمایا اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّکَ وَقَضٰی دَیْنَکَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا صبح و شام یہ دعا کیا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ابوامامہ کہتے ہیں فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی دَیْنِیْ شوکانی کہتے ہیں وَلَا مَطْعَنَ فِیْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔ یہ حدیث مختصراً بخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اس کو اندر نماز کے بعد تشہد کے پڑھا کرتا ہوں، اگرچہ میرا پڑھنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار صادق مصدوق سے ہمیشہ اثر اس کا دفع ہم و حزن و قہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں۔

دعائے نظر بد

سہلؓ بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلؓ کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا پھر کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر فرمایا اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ اَوْ اَخِیْهِ شَیْئًا یُعْجِبُهٗ فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَةِ فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ ابن مسعودؓ کہتے ہیں اگر دابہ ہو تو جس کو نظر لگی ہو تو اس کے منخر ایمن میں چار بار اور منخر ایسر میں تین بار یوں کہہ کر پھونکے لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ شوکانی فرماتے ہیں محتمل ہے کہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو۔ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الرُّقْیَةَ الثَّابِتَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی لَیْسَتْ بِخَاصَّةٍ فِیْ بَنِیْ اٰدَمَ بَلْ ثَابِتَةٌ لِکُلِّ مَنْ اَصَابَتْهُ الْعَیْنُ مِنْ اٰدَمِیٍّ وَغَیْرِهٖ لیکن حدیث عائشہؓ میں آیا ہے کہ حضرتؐ عیادت کرتے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کر کے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ فَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ الشَّیْخَانِ یہ حدیث مرفوع معنی ہے اور موقوف ابن مسعودؓ سے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن مسعودؓ نے اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ وابہ کیا ہو اسلئے یہ کچھ کمال ساتھ بنی آدمؑ کے نہیں ہے +

دعائے دیوانگی

ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی کو اثر لمم تھا یعنی جنون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے سامنے بٹھا کر فاتحہ تا مُفْلِحُوْنَ[1] پڑھی پھر وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ[2] لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ تا یَعْقِلُوْنَ پھر آیۃ الکرسی اور لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ[3] وَمَا فِی الْاَرْضِ تا آخر بقرہ و شَهِدَ اللّٰهُ[4] اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا آخر آیات اِنَّ رَبَّكُمُ[5] اللّٰهُ الآیہ تا مُحْسِنِیْنَ یہ آیت سورہ اعراف میں ہے فَتَعٰلَی[6] اللّٰهُ تا مُؤْمِنِیْنَ پھر دس آیات اول صافات کی تا لَازِبٍ اور تین آیات آخر سورہ حشر کی وَاَنَّهٗ[7] تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا الآیہ سورہ جن سے و قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و معوذتین اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ اس کے آخر میں یہ بھی کہا ہے کہ فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ یَشْكُ شَیْئًا قَطُّ اس کو ابن ماجہ و احمد نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں ابو جناب ضعیف باقی رجال رجال صحیح ہیں یہ حدیث دلیل ہے مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اِس حدیث کے اس میں اس پر دلیل ہے کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کے ہوتے ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَبِهٖ یَنْدَفِعُ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَا سَبِیْلَ لِلشَّیْطَانِ اِلٰی مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَهُ الشَّوْكَانِیْ معلوم ہوا کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہیں باذن اللہ سبحانہ وتعالیٰ +

دعائے جنون ایضًا

علاقہ بن حصار کا گذر ایک قوم پر ہوا وہاں ایک دیوانہ تھا جس کو زنجیر میں باندھ رکھا تھا انہوں نے اس کو فاتحۃ الکتاب سے رقیہ کیا وہ اچھا ہو گیا قوم نے سو بکریاں دیں یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے فرمایا هَلْ اِلَّا هٰذَا فَلَعَمْرِیْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْیَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْیَةِ حَقٍّ هٰذَا لَفْظُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھ کر پھونکے وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ السُّنِّیِّ +

---

[1] پارہ اول سورہ بقرہ رکوع اول ۱۲ - [2] پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع بستم ۱۲ - [3] پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲ - [4] پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع دوم ۱۲ - [5] پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲ [6] پارہ ہیجدہم سورہ مومنون رکوع ششم ۱۲ - [7] پارہ بست ونہم سورہ جن در رکوع اول ۱۲ منہ

دعائے کژدم گزیدہ

حدیث ابو سعیدؓ میں آیا ہے کہ ایک رہط کا سید کژدم گزیدہ تھا، ایک صحابیؓ نے اس پر فاتحہ پڑھ کر تھوکنا شروع کیا، وہ اچھا ہو گیا، قوم نے اس کو بکریاں دیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر آیا، تو فرمایا وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ رَوَاهُ أَهْلُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ كُلُّهُمْ بِطُولِهِ، ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ فاتحہ سات بار پڑھی تھی، نسائی و ابن ماجہ سے معلوم ہوا، کہ راقی خود ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے تھے، شوکانیؒ کہتے ہیں یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ فاتحۃ الکتاب رقیہ نافع ہے اور مداوی کرنا ساتھ اسکے صفت مذکور پر جائز ہے انتہی۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث سے اس بات پر بھی استدلال باشارۃ النص ہو سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص نیکبخت کو اس امر کا الہام کرے کہ فلاں سورۂ قرآن یا فلاں آیت قرآن فلاں امر کے لئے نافع ہے تو ہو سکتا ہے اعمال آیات سے مشائخ نے لکھے ہیں، اور بطریق مرفوع ثابت نہیں ہیں، انکے جواز پر یہی دلیل ہے وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثاں کیفیت عمل میں ایسا امر آ کر شامل نہ ہو، جو طریق شرعی سے بیگانہ سمجھا جاوے یہی تلاوت وفعل و تعداد تکرار و نحو ہا ہو، فقط، دوسرا طریق لدغ عقرب کا یہ ہے کہ پانی میں نمک ملا کر اس پر سورہ کافرون و معوذتین پڑھ کر جلے لدغ پر ملے، یہ کیفیت حدیث علی بن ابی طالب میں آئی ہے رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مَرْفُوعًا وَقَالَ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچھو نے نماز میں ڈنک مارا تھا، فرمایا لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ۔ پھر یہ عمل کیا، اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے مگر بلفظ لَا تَدَعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں وَقَدِ اجْتَمَعَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْعِلَاجُ بِالْأَمْرَيْنِ الْإِلَهِيِّ وَالطَّبِيعِيِّ تیسرا عمل نیش کا یہ ہے بِسْمِ اللَّهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا اس رقیہ کو عبداللہ بن زید نے حضرت پر عرض کیا تھا، آپ نے اذن دیا اور فرمایا إِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيقُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مجمع الزوائد میں کہا ہے اسکی اسناد حسن ہے یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جس رقیہ کے معانی معلوم نہ ہوں لیکن تجربہ سے نفع اسکا ثابت ہو اس رقیہ کا کرنا جائز ہے لیکن اس شرط سے، کہ راقی کو یہ بات معلوم ہو کہ وہ جنس سحر سے نہیں ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا، کہ یہ رقیہ میثاق ہے، جو سلیمان علیہ السلام نے ہوام سے لیا تھا، اور کچھ اس سے ثابت ہوا کہ جس رقیہ کے معنے معلوم نہ ہوں اس کا کرنا درست نہیں ہے مگر اسی صورت میں کہ شارع نے اسکو مقرر رکھا جس طرح اس حدیث میں ہے اسکے سوا اور جائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقیہ کو دو قسم ٹھیرایا ہے ایک رقیہ حق دوسرا رقیہ باطل، رقیہ حق وہ ہے جو قرآن و

حدیث سے ہو، قولاً یا فعلاً یا تقریراً رقیہ باطل وہ ہے جو اس طرح پر نہ ہو، سو جو احادیث نہی میں رقی سے آئی ہیں وہ اسی رقیہ باطل پر محمول ہیں، اور جو احادیث اذن رقی میں آئی ہیں وہ رقیہ حق پر محمول ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

رقیہ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں میں نے دیگ اٹھائی میرا ہاتھ جل گیا، میری ماں مجھ کو ایک مرد کے پاس لے گئیں اور کہا اے رسول خدا اسکا ہاتھ جل گیا ہے فرمایا قریب لاؤ، کچھ پڑھ کر دم کر دیا، میں نے نہ جانا کیا پڑھا، پھر میں نے ماں سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھتے تھے کہا اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔ ان کی ماں کا نام فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تھا، یہ حدیث اگرچہ رقیہ محروق میں آئی ہے لیکن کچھ اس پر دلیل نہیں ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جاوے۔ بلکہ ہر تکلیف پر کچھ بھی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہیں، خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے غیر محروق پر بھی رقیہ کیا ہے، جس طرح کہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے۔ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

احتباس بول و حصاة

ایک شخص نے ابو الدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اسکو سنگریزہ (پتھری) ہو گیا ہے، انہوں نے اسکو وہ رقیہ سکھا دیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ وہ شخص اچھا ہو گیا، اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے لفظ حوب بضم اسکا صیغہ صفت مشبہ ہے طیبین جمع ہے طیب کی۔

پھوڑا پھنسی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلی سبابہ زمین پر اس طرح رکھتے پھر اٹھا کر کہتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَيْضًا الْبُخَارِيُّ وَاَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ لیکن اس لفظ سے كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ انگلی میں کچھ تھوڑی سی خاک لگ جاتی ہے اس کو موضع علت یا جرح پر رکھتے۔

جو شخص ہر چھینک کیوقت یوں کہیگا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اسکو کبھی درد دندان یا گوش نہ ہوگا۔ رواہ ابن اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مَوْقُوْفًا شوکانی فرماتے ہیں يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ

شَيْئًا قَدْ حَفِظَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُمْكِنُ مُسْتَنِدُ ذٰلِكَ التَّجْرِيبِ اِنْتَهٰى +

آنکھ کا دُکھنا

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب رمد پہنچتا یا کسی اور کو گھر والوں میں سے یا اصحاب میں سے تو یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَاَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے وَقَدْ وَرَدَتْ بِذٰلِكَ اَحَادِيثُ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ اٰيَةٌ قُرْاٰنِيَّةٌ +

تپ

جس کو تپ آئے وہ یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ اسکو حاکم و ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اوجاع حمی میں اس کلمے کو کہنا تعلیم فرماتے تھے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا لَفْظُ الْحَاكِمِ وَصَحَّحَهُ صحیح بخاری میں ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کی عیادت کی کہا لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ احادیث میں آیا ہے کہ تپ بھاپ ہے آگ کی یہ پانی سے سرد پڑ جاتی ہے یہ علاج طب نبوی سے ہے، وللہ الحمد +

درد جسم وغیرہ

عثمانؓ بن ابی العاص نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، جب سے میں اسلام لایا ہوں میرے بدن میں درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار بِسْمِ اللّٰهِ کہہ پھر سات بار یوں کہو، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَهْلُ السُّنَنِ نسائی نے زیادہ کیا، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو، وہ بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ پر انگلی رکھ کر اس طرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں وَفِي الْعَدَدِ الَّتِي تَرِدُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ سِرٌّ مِنْ اَسْرَارِ النُّبُوَّةِ وَلَيْسَ لَنَا اَنْ نَطْلُبَ لِعِلَّةٍ فِيهِ السَّبَبُ الَّذِي يَقْتَضِيهِ كَمَا فِي عَدَدِ الرَّكَعَاتِ وَالْاَعْضَاءِ فِي الْحُدُوْدِ اِنْتَهٰى

وجود الم در بدن

کعبؓ بن مالک نے کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی الم پائے تو نیچے الم

کے ہاتھ رکھ کر سات بار یوں کہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ رواہ احمد والطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے اس حدیث کی سند میں ابو معشر ضعیف ہے اور توثیق اسکی لین ہے باقی رجال سند ثقات ہیں شوکانی کہتے ہیں وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَإِنْ كَانَ فِيْ إِسْنَادِهٖ أَبُوْ مَعْشَرٍ فَالْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ الثَّابِتُ فِي الصَّحِيْحِ يَشْهَدُ لَهُ أَنَّهُ شَهَادَةٌ وَيَشُدُّهُ مِنْ عَضُدِهٖ أَوْثَقَ شَدٍّ انْتَهٰى - اس میں تحت الم آیا ہے، اور حدیث اول میں موضع الم معلوم ہوا، کہ ہاتھ اس طرح پر رکھے بعض فوق الم ہو، اور بعض تحت الم -

حدیث انسؓ میں آیا ہے، رکھ ہاتھ اپنا اسجگہ پر کہ دکھ ہو پھر کہہ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا اس کو طاق پڑھ پھر ہاتھ اٹھا اور پھر پڑھ رواہ الترمذی - وتر سے مراد تین یا پانچ یا سات بار یا زیادہ اس سے پڑھنا مراد ہے جمع درمیان اسکے اور حدیث اول کے یوں ممکن ہے کہ ایکبار ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری بار سات بار پڑھے اسمیں ان سب احادیث پر عمل ہو جائیگا، اور زیادت الفاظ کو جمع کرے مثلاً یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا -

بیماری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے جب سختی وجع کی ہوتی تو میں پڑھ کر اُن کے بدن پہ ہاتھ پھیرتی بامید برکت رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ موضع الم اگر خاص ہو تو اسجگہ دم کرے اور اگر الم سارے بدن میں ہو تو سب جگہ پھونکے یا جس جگہ چاہے، اگر سب جگہ دم نہ کر سکے - ایک روایت میں اس حدیث کی یہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہاتھ سے جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے، سر اور منہ پر اور سامنے بدن پر تین بار اسی طرح کرتے، وَهٰكَذَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَبِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ يَتَبَيَّنُ كَيْفِيَّةُ الْمَسْحِ ◆

حصول گزند و تلخی حیات

حضرت انسؓ رفعاً کہتے ہیں کہ تمنا نہ کرے کوئی تم میں سے موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اس کو پہنچا ہے، اور اگر بے کہے نہ بنے تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - نووی نے کہا ہے ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ کراہت جب ہے کہ بسبب کسی ضرر وغیرہ کے مرنا چاہے اور اگر ڈر سے دین کے بسبب فساد زمان کے ہو تو پھر یہ تمنا مکروہ نہیں ہے - انتہی - شوکانی فرماتے ہیں تخصیص ساتھ استحسان کے ہے اس لئے کہ نہی عام ہے کسی حال میں یہ آرزو نہ کرے ہاں اگر ضرر نازل ہو یا زندگی ناگوار ہو تو یہ دعا کرے کہ دعا

شارع نے بتائی ہے، اور ڈرنا دین پر بسبب فساد زمان کے، منجملہ مصداقات ضرر کے ہے، بلکہ جو ضرر طرف دین کے عائد ہوتا ہے، وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر ہے۔

حاصل یہ ہے، کہ کسی کو آرزو موت کی کرنا بہ سبب کسی شے کے اشیاء سے کوئی سی بھی چیز کیوں نہ ہو نہ چاہیئے، بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس کے آوے۔

رقیہ مرض

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام آئے، کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم بیمار ہو، کہا ہاں، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ ابوہریرہؓ کا لفظ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے فرمایا۔ أَلَا أَرْقِيكَ رُقْيَةً رَقَانِي بِهَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ میں نے کہا بِأَبِي وَأُمِّي فرمایا، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ اللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَأْتِيكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ تین بار یہ رقیہ کیا، أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وصححہ السیوطی حدیث علیؓ میں رفعاً کہنا اس کلمہ کا مریض کو آیا ہے اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ، أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔ سلمانؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا، وہ بیمار تھے کہا يَا سَلْمَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔ دوسرا شخص بجائے سلمانؓ کے نام اس مریض کا لے یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ مریض کیلئے یہ دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے۔

دعائے مریض

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جس کی اجل حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اسکے یوں کہے أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ اللّٰهُ اس کو اس مرض سے اللہ تعالیٰ عافیت دیگا۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک سر مریض کے بیٹھ کر یہ کلمات کہتے، رواہ النسائی وابن حبان یہ عادہ امرا نبوت سے ہے، ہم کو بحث اسکے سبب سے کرنا نہ چاہیئے۔

مرض موت

سعد بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربارہ قولہ تعالیٰ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فرمایا ہے، جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا، اور مرگیا، اُسکو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہوگیا، تو سارے گناہ اسکے بخشدیئے گئے، اخرجہ الحاکم۔ حدیث میں فائدہ جلیلہ و مکرمت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کو نازل منازل شہدا کردیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے تو اسکے سارے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں شوکانیؒ فرماتے ہیں، یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اسلئے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے +

مرض موت ایضاً

ابو سعیدؓ و ابو ہریرہؓ نے شہادۃ کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ اپنی بیماری میں پھر مرگیا، تو آگ اسکو نہ کھائے گی أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ اسکے بعد نسائی نے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے یہ زیادہ کیا ہے، کہ اپنی انگلیوں پر چار گن کر فرمایا مَنْ قَالَهُنَّ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي ذٰلِكَ الشَّهْرِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذَنْبَهُ، شوکانی کہتے ہیں طعمہ نار نہ ہونا اس کے قائل کا اسلئے ہے، کہ یہ کلمات مشتمل ہیں توحید پر پانچ بار حدیث میں آیا ہے مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اور فرمایا ہے مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَوَرَدَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا +

مرض موت ایضاً

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں، میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھ سے لگائے ہوئے کہتے تھے، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلٰى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ مراد رفیق اعلےٰ سے انبیاء و صدیقین و شہداء و الصالحین ہیں جن کا ذکر وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا میں آیا ہے، یا ملائکہ مقربین جن کو ملاء اعلےٰ فرمایا ہے، جوہریؒ نے کہا جنت ہے، یا یہ دعا ہے، اللہ سے ملنے کی کما یقال اللّٰهُ رَفِيقٌ بِعِبَادِهِ :-

ایضاً مرض موت

عائشہؓ کہتی ہیں، کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا، اس میں ہاتھ ڈالکر منہ مبارک پر پھیرتے اور کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ پھر کہتے فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى یہاں تک کہ مقبوض

ہوئے، اور ہاتھ جھک پڑا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترمذی کا لفظ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ غمرات سے مراد سختیاں موت کی ہیں ۔

ایضاً مرض موت

حدیث ابو سعیدؓ میں فرمایا ہے لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اس باب میں ایک جماعت صحابہؓ سے احادیث آئی ہیں، ابو داود کا لفظ یہ ہے لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد تلقین سے یہ ہے کہ محتضر میت کو کلمہ طیب یاد دلائیں کیونکہ حدیث معاذ بن جبلؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا، وہ جنت میں جائیگا، رواہ ابو داود اسکی سند میں صالح بن ابی غریب کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، وَاَخْرَجَهُ اَيْضًا اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدْ وَرَدَتْ اَحَادِيْثُ بِمَعْنَاهُ ذَكَرَهَا الشَّوْكَانِيُّ رح فِي شَرْحِ الْمُنْتَقٰى ۔

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیفؓ میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بصدق دل کریگا اللہ تعالے اسکو منازل شہداء میں پہنچا دیگا، گو وہ اپنے بستر مرگ پر ہی مر جائے، انتہی۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ شوکانی فرماتے ہیں وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ سُؤَالِ الْعَبْدِ لِرَبِّهِ اَنْ يَكْتُبَ لَهُ الشَّهَادَةَ فَاِنْ كُتِبَهَا لَهُ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَاِنْ لَمْ يَكْتُبْهَا لَهُ نَالَ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَبَلَّغَهُ اللّٰهُ اِلَيْهَا وَاَعْطَاهُ مِثْلَ مَا اَعْطَاهُمْ اِنْتَهٰى میں اسجگہ صدق دل سے اپنے رب سے سوال کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ۔ آمین :۔

دعائے میت

ابو سلمہؓ مر گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا یہ کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ،۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ، اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ پھر اس پر یٰسین پڑھی اسلئے کہ حدیث معقل بن یسارؓ میں فرمایا ہے کہ یٰسین دل ہے قرآن مجید کا، کوئی شخص اسکو نہیں پڑھتا بارادہ خدا و دار آخرت لیکن اللہ تعالٰی اسکو بخش دیتا ہے تم اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو:۔ اَخْرَجَهُ

أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ ؛۔

لیکن ابن قطان نے اسکو معلل باضطراب و وثوب جہالت حال ابو عثمان راوی کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف الاسناد و مجہول المتن ٹھہرا کر لکھا ہے وَلَا يَصِحُّ فِي الْبَابِ حَدِيْثٌ اِنْتَهٰى ابن حبان نے کہا ہے اَلْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ اِقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَرَدَّهُ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ وَقَالَ هُوَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَلَا وَجْهَ لِاِخْرَاجِهٖ مِنْ مَعْنَاهُ الْحَقِيْقِيِّ اِنْتَهٰى ؛۔

دُعائے مصیبت زدہ

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، نہیں ہے کوئی بندہ جس کو مصیبت پہنچے اور وہ یوں کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُصِيْبَتِهٖ فَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا انفرد بِهٖ مُسْلِمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ یہ کلمہ ہر مصیبت میں کہا جاتا ہے صاحب میت بھی اس کو کہے ثقل مصیبت دفع ہو کر بدل خیر حاصل ہوگا، عاجلاً یا آجلاً، انشاء اللہ تعالےٰ +

دعائے تعزیت

اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ مرگیا، اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور فرمایا اسکی ماں سے کہو، کہ صبر و احتساب کرے اخرجہ الشیخان۔ معاذ کا بیٹا مرگیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو لکھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ مَا اَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدُوْيَةَ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ قَالَ الْحَاكِمُ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

وَزَادَ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ فِي كِتَابِ الْأَدْعِيَةِ فَلْيَذْهَبْ كَسْفُكَ مَا هُوَ نَازِلٌ بِكَ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ۔

دعائے رفع وحمل سریر جنازہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ بسم اللہ کہے رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً ابوبکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رواہ ابن ابی شیبۃ ایضاً۔ پھر نماز جنازہ پڑھے تکبیر کہے پھر فاتحہ پڑھے پھر درود شریف پڑھے پھر اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ الخ رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔ وہ دعائے میت جو حدیث عوف بن مالک میں آئی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے وہ نہایت صحیح ہے اگرچہ سائر ادعیہ ماثورہ کفایت کرتے ہیں وہ دعا یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ شوکانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْيِينُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ فِيهِ هٰذَا الدُّعَاءُ فَيَقُولُهُ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ أَيِّ تَكْبِيرَةٍ أَرَادَ وَقَدْ وَرَدَتْ أَدْعِيَةٌ غَيْرُ مَا ذُكِرَ هٰهُنَا فَيَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَأْتِيَ مِنْهَا بِمَا أَمْكَنَهُ وَإِذَا اسْتَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الصَّوَابُ فَإِنَّ هٰذَا الْمَوَاطِنَ لَا يَنْبَغِي فِيهِ إِلَّا الْمُبَالَغَةُ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّوَجُّهُ لِأَنَّهُ قَدْ أَتَى بِذٰلِكَ الْمَيِّتِ إِلَى إِخْوَانِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِيَدْعُوا لَهُ مَنْ صَلَّى مِنْهُمْ عَلَيْهِ وَنَدَبَهُمُ الشَّارِعُ إِلَى ذٰلِكَ وَشَرَعَهُ لَهُمْ انْتَهَى۔ پھر جب مردے کو قبر میں رکھے تو یہ کہے:۔ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى رَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَقَدْ ضَعَّفَ ابْنُ حَجَرٍ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ اور کہنا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کا حدیث عمرؓ بن خطاب میں رفعاً آیا ہے رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ ترمذی نے کہا ہے حسن غریب نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ کہو، پھر بعد فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اس کیلئے سوال تثبیت کا کرے کیونکہ اس وقت مسئول ہوتا ہے أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

صحیح مسلم میں آیا ہے کہ عمروؓ بن العاص نے کہا تھا کہ جب تم مجھ کو دفن کر چکو، تو پاس میری گور کے اتنی دیر ٹھیرنا، کہ اونٹ کو نحر کر کے اس کا گوشت تقسیم کرتے ہیں، تاکہ میں تم سے استیناس کروں، اور دیکھوں، کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں، انتہیٰ۔ پھر بعد دفن کے قبر پر اول و آخر سورۂ بقر پڑھے

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ :-

نووی نے کہا اس کی اسناد حسن ہے، گو ابن عمر ہی کا قول ہو، کیونکہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی ہے یا تو موم فضل تلاوت بقرہ سے استعلام کیا ہو، یا یا مید انتفاع میت بتلاوت بقرہ واللہ اعلم ؛

دعائے زیارت قبور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ یہ تعلیم دعا تھی، کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں، اس سے استدلال جواز زیارت پردہ سے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے کما ینبغی نہیں ہے وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

باب سوم

بیان میں بعض آیات و احادیث متفرقہ کیواسطے احوال عوارض متفرقہ کے

دفع تعب

اس کا ذکر ہو چکا ہے، کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوض خادم کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وقت جانے کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بستر پر حکم پڑھنے تسبیح وتحمید وتکبیر کا دیا تھا، ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جائے حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ کہتے مَا تَرَکْتُھَا وَلَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ شرجی فرماتے ہیں جو شخص عمل پر مواظبت کریگا، وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا، اعمال شاقہ جسمیہ اس پر آسان ہو جائینگے وذلک مجرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوتے وقت سورۂ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے بدن پر پھیرنا اوپر مذکور ہو چکا ہے وَذٰلِکَ نَافِعٌ مِنْ جَمِیْعِ الْاَوْجَاعِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسُبْحٰنَہٗ ؛

حبس شیطان

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھ کر سوئیگا اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا

خَیْرٌ لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اللہ تعالےٰ اس سے ایذا کو دور اور شیطان کو روک دے گا۔

کثرت احتلام

بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تو سونے کو بستر پر آئے تو سورہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ تا لقطناوہ پڑھ کر سو رہے کثرت احتلام جاتی رہے گی، ایک شخص نے ایسا ہی کیا، احتلام منقطع ہو گیا۔ وللہ الحمد +

جاگنا وقت خاص پر شب کو

بعض صلحانے کہا ہے، جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تا آخر سورہ کہف اور قولہ تعالیٰ قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ الآیہ پڑھ کر اللہ سے یہ سوال کریگا، کہ میں فلاں وقت فلاں ساعت بیدار ہو جاؤں، تو وہ اس وقت پر جاگ اُٹھے گا

وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِکَ جَمَاعَۃٌ وَّصَحَّ +

سرق وحرق

پڑھنا آخر سورہ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس رات کو چوری اور آگ میں جلنے سے وہ شخص معہ اپنے ولد اور مال کے اللہ کے حفظ میں رہتا ہے، وللہ الحمد +

دفع خواب پریشان

سوتے وقت یہ کہنا نُؤْمِنُ بِاللّٰہِ نَثِقُ بِاللّٰہِ نَرُدُّ اُمُوْرَنَا اِلَی اللّٰہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الخ واجب اس کا ہوتا ہے، کہ خواب میں سوائے خیر کے اور کچھ نہ دیکھے گا، بلطف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ +

دفع قلت نوم

فہد بن شیرازی نے کتاب الصلوٰۃ والبشر میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے بعض علما سے کہا سوتے وقت یہ آیت پڑھ لیا کر کہ تجھے نیند جو کم آتی ہے پوری آیا کرے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

حفظ از سوء شیطان

حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند تا عکرمہ مولٰے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، کہ ایک

مسافر کا گزر ایک مرد خوابیدہ پر ہوا دیکھا کہ اس کے پاس دو شیطان موجود ہیں ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جاکر اسکے دل کو بگاڑ دے، وہ گیا اور پھر آکر کہا وہ ایک آیت پڑھ کر سویا ہے ہم کو اس پر رستہ نہیں ملتا پھر وہ دونوں چلدیئے مسافر نے اس نائم کو جگا کر یہ حال کہا، اور پوچھا تم کونسی آیت پڑھکر سوتے ہو کہا یہ آیت اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الاٰیۃ۔

فائدہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورۂ اخلاص و معوذتین وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الاٰیۃ وَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا آخر سورہ و آخر سورۂ کہف پڑھ کر یہ کہیگا اَللّٰهُمَّ اَیْقِظْنِیْ فِیْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیْکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَیْکَ الَّتِیْ تُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ زُلْفٰی وَتُبْعِدُنِیْ مِنْ سَخَطِکَ بُعْدًا اَسْئَلُکَ فَتُعْطِیْنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَتَغْفِرُلِیْ وَاَدْعُوْکَ فَتَسْتَجِیْبُ لِیْ پھر سو رہے گا تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایسی چیز دیکھے گا جو اس کو خوش کرے گی ۔

برائے فزع وارق یعنی بے خوابی

کتاب ترمذی میں آیا ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی ہے فرمایا اپنے بستر پر یہ دعا کرو اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سنن ابو داؤد اور ترمذی میں آیا ہے کہ آنحضرت واسطے فزع کے یعنی نیند میں ڈر جانے کی یہ دعا انکو سکھاتے تھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ، ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا سکھاتے اور غیر عاقل کیلئے لکھ کر لٹکا دیتے ف: طبرانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت وحشت کی کی فرمایا کہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ اس شخص نے یوں ہی کہا، اللہ تعالیٰ نے اسکی وحشت دور کردی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھتکارے۔ اور شیطان تو اس رویا سے تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدل لے وہ خواب اسکو ضرر نہ پہنچائیگی ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے

ہزار بار سورۂ کوثر طہارت سے پڑھ کر خواب میں جانے سے رویت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے، شرجی نے کہا، ذالک مجرب۔

سحر کرشمہ وصلش بخواب می دیدیم ز ہے مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست

دفع جن

زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض معادن پر والی تھے، لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو، چنانچہ ایسا ہی کیا، پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا +

دفع ہم

حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو مہموم دیکھ کر فرمایا بعض اہل اپنے کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دیں، کہ وہ دوا ہم ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہو گیا تھا +

برائے صرع

بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی، وہ اچھا ہو گیا +

راہ پانے کے لئے

بعض علماء صالحین نے کہا ہے کہ آدمی جب راہ بھول جائے تو اذان کہے اللہ تعالیٰ اسکو راہ پر پہنچا دیگا +

حفظ و بسط رزق

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۞ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۞ بعد ہر نماز کے پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے بِهَا نُحْفَظُ وَ بِهَا نُرْزَقُ پھر کہا مجھ کو گمان ہے کہ یہ بات قولہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ سے حاصل ہوتی تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ +

نصر فی الحرب

ولی کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل نے کہا ہے چار آیتیں ہیں سامنے دشمن کے پڑھنے سے دشمن مغلوب و مقہور ہو جاتا ہے آدمی جس شخص سے خائف ہو اسکے روبرو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو اسکے شر سے بچا لیگا، پہر آیت میں دس قاف ہیں ایک بقرہ میں ہے:۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَآءِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ دوسری آل عمران میں لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا الی اٰخر الاٰیۃ تیسری سورہ نسا میں اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ الی اٰخر الاٰیۃ چوتھی سورہ مائدہ میں وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ الخ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اگر ان آیات کو لکھ کر نیزہ وغیرہ میں بمقابلہ عدو لٹکا دیا جاوے وقت حرب کے تو وہ مخذول ہو کر بھاگ جائیں، شرجی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى +

ہتھیار اثر نہ کرے

جو شخص سورہ ہود کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی حرف مٹے نہیں اس پر اثر ہتھیار کا نہ ہوگا، بلکہ اسکو نصرت و ظفر حاصل ہوگی، اور اس کی ہیبت پڑے گی، اسی طرح اگر ایک مٹھی مٹی کی لے کر اور اس پر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ پڑھ کر ا ج ھ ز ط کہہ کر روئے دشمن پر پھینک مارنے سے شکست عدو ہو جاتی ہے ذٰلِكَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ، اسی طرح حرب میں بروئے دشمن حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ کہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض غزوات میں اسی طرح کیا تھا، اور صحابہ کو اس کے کہنے کا حکم دیا تھا، حبیب بن سلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ کا کہنا وقت ملاقات عدو کے مستحب رکھتے تھے ابن ابی الدنیا نے کہا ایک قوم نے ایک حصین کا حصار بلاد روم میں کیا تھا، اور یہی کلمہ کہا اور تکبیر کہی قلعہ پھٹ گیا، دشمن بھاگ گئے کچھ گرفتار آئے۔ وللہ الحمد +

زخم چشم

یہ عزیمت واسطے نظر بد کے مجرب ہے یہ آیت پڑھے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ۔ اسی طرح جو کوئی عائن یا ساحر کو یا فلاں کہہ کر اور اس کا نام لیکر وقت نظر لگنے کے یا اثر سحر کے پکارے گا، تو عمل اس کا باطل ہو جائیگا، شرجی نے کہا قد جرب ذلک وصح سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر لگ گئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائن کو کہا کہ اپنے منہ ہاتھ پاؤں دھو اور داخل ازار کا غسل کر پھر وہ پانی معیون پر ڈالا، فوراً اچھا ہوگیا۔

ایضاً برائے زخم چشم

کوئی پاک کپڑا یا تاگا تین گز لیکر اور ناپ کر پاس اس کے رکھ دے جو اس معیون کو رکھتا ہے پھر اس عزیمت کو بار بار پڑھے پھر اس کپڑے یا تاگے کو ناپے اگر گھٹے یا بڑھے تو اثر نظر کا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرحیم ولا یلاغ الا باللہ تین بار اسی طرح کہے پھر تین بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر یہ کہے کہ: عزمت علیک
ایتہا العین التی فی فلان ابن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور عظمۃ وجہ اللہ
جری بہ القلم من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزمت
علیک ایتہا العین التی فی فلان ابن فلانۃ بحق اھیا اشر اھیا ادونایا اصباؤت ال شدای عزمت
علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق فہہت لہت اشہت یا قطاع البخا البخا الوحا الوحا
الذی لا یقری علیہ ارض ولا سماء اخرجی یا نفس السوء من فلان ابن فلانۃ کما اخرج یوسف
علیہ السلام من الجب الضیق فجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی
بریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان ابن فلانۃ بالف الف قل ھو اللہ احد اللہ الصمد تا آخر
سورت اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ۔ لو انزلنا[1] ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا
متصدعا من خشیۃ اللہ تا آخر سورت فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ۔ وحسبنا اللہ و
نعم الوکیل ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا
محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم ۔ انتہی :- میں کہتا ہوں کہ اس عزیمت کو واسطے دفع نظر بد کے
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی قول جمیل میں لکھا ہے چند الفاظ کا تفاوت ہے میں اس کو ہمیشہ
اطفال اہل بیت پر کیا کرتا ہوں، ہمیشہ مجرب پایا کبھی بحمدہ تعالے تخلف اثر میں نہیں ہوا، شرجی رحمۃ
اللہ تعالی علیہ نے ایک اور عزیمت بھی چشم زخم کی آیات سے لکھی ہے وہ بھی نافع ہے ۔

برائے زبان بندی

شرجی نے فرمایا ہے کہ ھذہ سکتۃ تقولہا ثلث مرات یعنی اس کو تین بار پڑھے ۔ اللھم یا من
شانہ الکفایۃ وسرادقہ الرعایۃ یا من ھو الغایۃ والنہایۃ اختم علی لسان فلان ابن فلانۃ
اللھم وعلی سمعہ وقلبہ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا پھر تین بار یوں کہے ۔
صم بکم عمی فہم لا یرجعون ۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ
کہیعص لا یتکلمون حمعسق لا یعقلون ۔

[1] پارہ بست وہشتم رکوع ۸

ایضاً برائے عقد لسان

جس کے شر سے ڈر ہو اس کے پاس وقت دخول کے یہ کہے۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاہِھِمْ وَلَا یُؤْذَنُ لَھُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

برائے خوف از شیطان وغیرہ

کھیعص کفیت حمعسق حمیت داہنے ہاتھ کی انگلی کو بند کرے لفظ اوّل کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جائے پھر دونوں کو اس کے سامنے کھول دے جس سے ڈرتا ہے شرجی نے کہا:۔ فَاِنَّہٗ یَأْمَنُ مِنْ شَرِّہٖ وَلَا یَرٰی مَکْرُوْھًا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی یہ عمل بعینہٖ قول جمیل میں مذکور ہے اس لفظ سے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ عَنْ سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ الخ شفاء العلیل میں کہا ہے۔ لفظ اوّل سے کھیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنے جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا لفظ بولے تو دوسری انگلی بند کرلے اور یائے تحتانی کے بعد تیسری اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے پانچویں بند کرے وعلیٰ ہذہ القیاس لفظ ثانی کے ہر لفظ کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرلے انتہیٰ میں کہتا ہوں کہ میں نے اس عمل کو بارہا تجربہ کیا صحیح پایا، وللہ الحمد۔ امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں فرمایا ہے بعض صالحین نے آیت سنی حمعسق کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کہا میں نے معلوم کیا کہ اس میں کوئی سر الٰہی ہے میں نے اس کو وقت شدائد کے سپر ٹھہرایا مجھ کو یہ ایک رقیہ ہاتھ آیا، شرجی کہتے ہیں:۔ وَمِمَّا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ یُّخَافُ شَرُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَدْرَءُ بِکَ فِیْ نَحْرِہٖ فَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْہِ کَیْفَ شِئْتَ وَمَا شِئْتَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِفُلَانٍ فَاِنَّہٗ لَا یُعْجِزُکَ وَیُقَالُ فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ شَرَّہٗ وَیَطْلُبُ مِنْہُ حَاجَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرًا جُبِلَتْ عَلَیْہِ وَمَنْ قَالَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّخَافُ شَرَّہٗ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحٰنَہٗ:۔

برائے وقایت از ہر سو

بعض علماء نے لکھا ہے جو شخص ہر دن پچیس ۲۵ بار یہ کلمہ کہیگا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ وہ اپنے نفس و مال و ولد میں کوئی شے مکروہ نہ

دیکھے گا، شرجی نے مجرب صحیح کہا ہے، کعب احبار کہتے ہیں قرآن مجید میں سات آیات ہیں میں جب اُن کو پڑھتا ہوں تو کچھ نہیں کرتا۔ اگرچہ آسمان زمین پر منطبق ہو جائے تب بھی اللہ کے اذن سے میں نجات پاؤں گا ایک یہ کہ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ دوسری آیت۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ تیسری آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ چوتھی آیت اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پانچویں آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ چھٹی آیت مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ساتویں آیت وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ان آیات کا قاری یا عامل ہوگا اگر اس پر پہاڑ عذاب کا برابر کوہ احد کے آپڑیگا، تو بھی اللہ ان کی برکت سے اس کو اٹھا دیگا، علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس نے آیات ہفتگانہ کو اپنا وظیفہ صبح و شام کا کیا وہ آفات زمان و طوارق حدثان سے امن میں ہوا اللہ تعالیٰ کے جلباب حفظ میں کید اعداء سے آگیا، اسکی حفاظت کے سراپردہ انواع شرور بلاء سے باذن اللہ خدا دخل ہوا شرجی کہتے ہیں فعلیک بالمحافظۃ علیہا واللہ ولی المتقین ۝

براءت من النّار

بعض صلحاء کو مرض سخت ہوا بیہوشی ہوگئی ملک الموت کو اس حالت میں دیکھا کہا میں تیرے لیے براءت نار سے لکھدوں کہا ہاں ایک ورق پر لکھا یا استغفر اللہ استغفر اللہ سارا کاغذ ظاہراً و باطناً اسی سے مملو تھا کہا، ہذا براءۃ من النار، مریض اس مرض سے اچھا ہو گیا، اور مدت تک زندہ رہا وہ ورقہ نزدیک اس کے تھا:۔ وَقَدْ قَالَ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

جلب رزق

اس کیلئے کثرت استغفار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے یہ جس طرح ماحی ذنوب ہے اسی طرح جالب رزق ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار استسقار کیا، استغفار سے زیادہ کچھ نہ کہا، پوچھا گیا تو فرمایا، لَقَدْ طَلَبْتُ الْغَيْثَ بِمَجَادِيْحِ السَّمَآءِ پھر یہ آیت پڑھی:- اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔

غفران ذنب وکفایت ہم

اس باب میں درود شریف تریاق مجرب ہے فضائل درود کے زیادۃ الایمان میں بہت سے لکھے ہیں۔ ابی بن کعب نے جب یہ کہا۔ اَجْعَلُ ذٰلِكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا، تو فرمایا اِذًا يُغْفَرُ ذَنْبُكَ وَتُكْفٰى هَمُّكَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمْ شرجی کہتے ہیں جَمِيْعُ الْاَذْكَارِ لَا تُفِيْدُ وَلَا تُقْبَلُ اِلَّا مَعَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ اِلَّا تِلَاوَةَ الْقُرْاٰنِ وَالصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا يُقْبَلَانِ مَعَ عَدَمِ حُضُوْرِ الْقَلْبِ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک بار کے درود شریف پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت کرتا ہے، سو اس سے بڑھ کر اور کیا فائدہ ہوگا، کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحمت کرے، قول جمیل میں آیا ہے۔

دفع کربت

ایک شخص صالح ایک کربت میں گرفتار تھے انہوں نے اس درود کا وظیفہ کیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کی برکت سے رہائی بخشی، یہ بھی آیا ہے کہ کوئی دعا بے درود شریف کے قبول نہیں ہوتی:-

حکایت:- ایک شخص کا باپ بعض بلاد میں مرگیا، اس کا منہ و بدن سیاہ ہوگیا پیٹ پھول گیا، اس نے کہا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعب ہوا اتنے میں وہ سو گیا دیکھا ایک شخص خوبصورت خوشبو والے نے آکر اس کے باپ کے بدن پر ہاتھ پھیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا میں تیرا نبی محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، تیرا باپ مسرف تھا لیکن مجھ پر بہت درود بھیجتا تھا، اسکی حالت کے دور کرنے کو آیا ہوں۔ اسکی آنکھ کھل گئی، دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا، اللہ کی حمد کی، اور اچھی طرح کفن دفن کیا۔ انتہے ؎

لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو ۔۔۔ تماشا گاہ محشر میں نکلیں گے نیک منہ بد کا
بٹینگے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت میں ۔۔۔ کھلے گا حال امت کو تیرے انعام بے حد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو ۔۔۔ ترا دست دعا ضامن ہے جب کل کے مقصد کا

تحصن من جمیع الآفات

اس مطلب کیلئے کوئی شے نافع تر ذکر خدا سے نہیں ہے، فضائل ذکر کے حصن حصین و عدۃ منزل الابرار میں یکجا لکھے گئے ہیں، ادنےٰ فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ خدا کریم تشین مذکور ہوتا ہے، اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت عمل ہو گی، ذکر شارح صدر مزیل قسوت قلب جالب رزق وغیرہ منافع ظاہرہ و باطن ہے ایک عالم باللہ نے ذکر میں ایک کتاب مستقل لکھی ہے اس میں سو فائدے دین و دنیا کے بتلائے و للہ الحمد۔ اگر نجات دارین و فوز کونین یہی ذکر رب العالمین ہے پس بس الفاظ اذکار کے جیسے تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہا کتب ادعیہ حدیث میں معروف ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا، لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَزَّ وَجَلَّ ٭

حکایت:۔ مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ کیا کہا مجھے اس کلمے پر بخش دیا جس کو حضرت عثمانؓ بن عفان وقت رویت جنازے کے کہا کرتے تھے، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے رفعًا ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر روز سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہتا ہے اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچتا، ایک جماعت مشائخ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے جب حملہ عرش کو حکم حمل عرش کا دیا، تو انہوں نے کہا اے رب ہم کو اتنی طاقت نہیں ہے فرمایا یہ کلمہ کہو جب کہا تو عرش کو اٹھالیا، شرجی کہتے ہیں۔ وَقَالُوْا لِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ تَاثِیْرٌ عَظِیْمٌ فِیْ مُقَاسَاتِ الْاَشْغَالِ الصَّعْبَةِ وَتَحَمُّلِ الْمَشَاقِّ وَفِی الدُّخُوْلِ عَلٰی مَنْ یُخَافُ شَرُّہٗ اِنْتَھٰی۔ ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رواہ البخاری وغیرہ ٭

دفع انواع بلا بدعا

دعا، کا حکم قرآن و حدیث میں بشد و مد تمام آیا ہے کتب ادعیہ میں فضائل و منافع اسکے مذکور ہیں جو دعا سے محروم ہے وہ ہر چیز سے محروم ہے، افضل دعا اور اقرب الی الاجابت وہ ہے جو ساتھ حضور قلب و صدق التجا کے ہو، گویا داعی لجہ بحر میں غریق ہے، سوائے اللہ کے اسکو کسی اور سے کچھ تعلق نہیں ہے جس طرح حال ذوالنون علیہ السلام کا تھا، ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ لَا یَدْعُوْ بِھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَهٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص اپنی دعا میں پانچ بار لفظ ربنا کہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہے اسکو آیات آخر سورہ آل عمران سے اخذ کیا ہے کہ ان میں یہ لفظ پانچ بار آیا ہے پھر کہا ہے فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ شرجی کہتے ہیں اَحْسَنُ الدُّعَاءِ

وَمَاکَانَ فِی الْقُرْاٰنِ اِنْتَھٰی ؛-

میں کہتا ہوں جملہ ادعیہ قرآن کتاب نزل الابرار میں یک جا جمع ہیں اور حزب الاعظم میں بھی موجود ہیں پھر قرآن مجید کے بعد وہ ادعیہ ہیں جو سنت مطہرہ صحیحہ سے ماثور ہیں، ان سے بہتر کوئی دعا نہیں ہے کوئی دین و دنیا کا مطلب ایسا نہیں ہے جو ان میں مذکور نہ ہو پھر وہ ادعیہ صحیحہ جو اولیائے متقین سے بسند صحیح ثابت ہیں، اوقات دعا و اماکن اجابت دعا کا ذکر عدۃ حصن حصین میں مرقوم ہے، دعا ساعت جمعہ میں قبول ہوتی ہے، اس ساعت میں اختلاف ہے، دو قول قوی ہیں، ایک یہ کہ امام کے خطبہ پڑھنے سے تا ختم نماز، وقت اجابت کا ہے دوسرے آخر روز جمعہ قبل مغرب بلکہ یہی قول قوی ہے، اور یہی مجرب ہے، میں نے اسکا تجربہ ہر دو ساعت میں کیا صحیح پایا، ولله الحمد +

رد ضالہ و آبق

اہل علم نے کہا ہے کہ جس کی کوئی چیز ضائع ہو جائے وہ یَا حَفِیْظُ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش کہہ کر یہ آیت پڑھے یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ الآیۃ اس کو بھی ایک سو انیس بار تکرار کرے، اللہ اس کے ضالہ کو رد کریگا، اور اس شے کو محفوظ رکھیگا، شرجی نے کہا صحیح و مجرب ہے :-

حکایت :- رسالہ قشیری میں لکھا ہے، کہ جعفر خالدی کی انگوٹھی دجلہ میں گر گئی، انکے پاس دعا مجرب واسطے ضالہ کے تھی انہوں نے وہ دعا پڑھی وہ نگین ان کو درمیان اوراق کتابوں کے مل گیا وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ +

عزیمت اخذ سارق[1]

دو آدمی ایک لوٹا لیکر مقابل بیٹھیں اور اس کو سبابہ[2] سے اٹھائیں، اور نام متہم کا لوٹے پر لکھیں اور سورہ یٰسین تا وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ تک پڑھیں، اگر سارق وہی ہے، تو ابریق دورہ کریگا، اگر نہ پھرے، تو دوسرے متہم کا نام لکھے، علی ہذا جس کے نام پر چکر کھائے وہ چور ہے، شرجی نے اسے مجرب کہا ہے +

برائے تپ

اس کو لکھ کر بازو پر تپ زدہ کے باندھے، باذن اللہ جلد صحت ہوگی - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ

---

[1] چور پکڑنا ۱۲ - [2] انگوٹھے کے ساتھ کی انگلی ۱۲ +

مُوسَى الْكَلِيمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا تَأْكُلِيْنَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا تَشْرَبِيْنَ لَهُ دَمًا وَلَا تُهَشِّمِيْنَ لَهُ عَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلَى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَإِلَّا فَأَنْتِ بَرِيئَةٌ مِنَ اللهِ وَاللهُ بَرِيءٌ مِنْكِ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ذَكَرَهُ الشَّرْجِيُّ۔ اس کو قول جمیل بھی نقل کیا ہے اور رقیہ محموم ٹھیرایا ہے ام ملدم زبان عرب میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلان بن فلان کے نام مریض کا اور اسکی ماں کا لکھے۔

پھر کہتا ہے کہ ایک عمل دفع تپ کا یہ بھی ہے کہ ہر روز بعد نماز عصر کے سورہ مجادلہ تین بار تپ والے پر پڑھے انتہی مجھ کو رقیہ مذکور کا بارہا تجربہ ہوا ہے باذن اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحیح پایا +

ایضًا برائے تپ

آیات تخفیف کو لکھ کر محموم پر لٹکاوے وھی قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ يُرِيدُ اللهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا۔ اول بسم اللہ آخر میں درود لکھے اور آیت قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ اور آیۃ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ۔ اور آیت وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ بڑھاوے تو اور بھی بہتر ہے +

برائے حمّٰے ربع

اسکو تثلیث بھی کہتے ہیں محموم غسل کرے اور چوب حنا سے یا کسی اور چوب سے ذراع ایمن پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور ذراع ایسر پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ اور ساق ایمن پر جبرائیل اور ساق ایسر پر میکائیل اور شق ایسر پر عزرائیل لکھ دے تو بہت جلد صحت پائیگا، وَهٰذَا مِمَّا جُرِّبَ وَصَحَّ اسی طرح پشت محموم پر اذان واقامت لکھے بیبرا سریعًا، باذن اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بعض علماء کبار نے کیا ہے، تھوڑے لوگ اس کو جانتے ہیں +

ایضًا برائے درد سر

اس عزیمت کو لکھ کر سر پر رکھدے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ كَمْ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ وَكَمْ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ خَاشِعٍ وَغَيْرِ خَاشِعٍ وَكَمْ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَى كُلِّ عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ اُسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ بِعِزَّةِ مَنْ لَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ شرجی کہتے ہیں هٰذَا مِمَّا اشْتَهَرَتْ بَرَكَتُهُ لِلصُّدَاعِ:۔

ایضاً برائے درد سر

آخر جمعہ ماہ رمضان میں لکھ کر چھوڑے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ اسکو شرجی نے نافع مجرب کہا ہے

ایضاً برائے درد سر

عازم اپنا ہاتھ سر پر دو منہ کے رکھ کر یہ پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ رَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ:۔ اس کو تین بار یا سات بار تکرار کرے۔ باذن خداوند تعالےٰ جلد صحت ہوگی۔

برائے درد شقیقہ

آیۃ سورہ رعد قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ پڑھ کر دم کرے

برائے درد دل

اس آیت کو پاک مٹی کے نئے دکورے (برتن) میں لکھ کر زعفران و گلاب سے پلاوے:۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

برائے درد دندان

اس آیت کو لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ایک پرچہ صغیر پر لکھ کر دانتوں پر رکھدے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد ٹھیر جاویگا، یہ مجرب ہے بعد شرجی نے ایک عمل فاتحہ کا واسطے وجع ضرس کے لکھا ہے، وہ طول طویل ہے پھر کہا ہے، وَذٰلِكَ مَعَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْعَازِمِ فَاِنَّمَا يَقَعُ الْخَلَلُ وَعَدَمُ النَّفْعِ جِهَتِهِمَا وَاِلَّا فَكِتَابُ اللّٰهِ وَاَسْمَآءُهٗ لَا شَكَّ فِيْ حِفْظِهِمَا وَبَرَكَتِهَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

میں کہتا ہوں کہ عزائم و اعمال جو مجرب صلحا و علماء ہیں، انکا نفع یقینی ہے لیکن اکثر خلقت کے ذہن میں انکی

وقت نہیں ہے اور اعتقاد ضعیف ہے بسبب ضعف ایمان کے، ورنہ ہر عمل بجائے خود تریاق مجرب ہے، میں نے اکثر اعمال کو ان میں سے استعمال کیا مجرب پایا، اور جن کا استعمال نہیں کیا، اُنکی نسبت بھی عقیدہ ہے وباللہ التوفیق۔

ایک عمل ضرر میں یہ بھی ہے کہ انیس بار بسم اللہ کو بعد و حروف بسم اللہ پڑھے، انشاء اللہ انفع و احسن پائیگا +

حکایت:۔ امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے، کہ بصرہ میں ایک شخص تھا، وہ دانت کا رفیہ کرتا تھا، لیکن بخل سے بتاتا نہ تھا، جب مرنے لگا، کہا، اب لکھ لو لوگوں کو نفع ہوگا، میں بھی کتمان علم سے محفوظ ہو جاؤنگا، وہ یہ حرف تھے ہ کھیعص حمعسق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہ

برائے رمد

اس کیلئے یہ آیت اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ہ لکھ کر صاحب رمد لٹکاوے نفع ہوگا، امام شافعی رح سے ایک شخص نے شکایت رمد کی کی اس کو یہ لکھدیا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ہ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَآءٌ اور کہدیا، کہ اسکو باندھے وہ شخص اچھا ہو گیا ۔

حکایت:۔ لیث بن سعد کہتے ہیں، کہ میں نے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکھا پھر بصیر میں نے پوچھا اللہ نے تمہاری آنکھوں کو کس طرح پھیر دیا، کہا مجھ سے کسی نے خواب میں کہا یَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا يَشَآءُ رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ اللہ نے روشنی آنکھ کی پھیر دی **فائدہ**: شرجی کہتے ہیں، شیخ فریدالدین رح سے جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں، روایت ہے جو شخص ناخن ہر دو ابہام پر آیت فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ہ سات بار پڑھ کر پھر ہر بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکر اور دونوں ابہام پر پھونک کر دونوں آنکھوں پر پھیریگا، تو واسطے نور بصر اور زوال ضرر کے آنکھ سے نفع کریگا، انشاء اللہ تعالیٰ، میں کہتا ہوں، شیخ حسینی میرے والد کے مرید تھے، وہ ہمیشہ اس آیت کو واسطے بقار نور چشم کے پڑھا کرتے تھے، انکی عمر طویل ہوئی، آنکھوں کی روشنی بدستور تھی، وللہ الحمد والمنتہ۔

برائے رعاف

اگر خون ناک سے بہے اور بند نہ ہو، تو یہ آیت لکھ کر سر پر راعف کے رکھے یا سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھے پھر کہے كُفَّ اَيُّهَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ وَهِیَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۔ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ ۔

نماز استخارہ

یہ نماز صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رفعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی تعلیم کی طرف مزید توجہ تھی، جس طرح کوئی سورت قرآن مجید کی سکھاتے تھے اسی طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے تھے اور کہتے کہ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِيْ اَنَا عَازِمٌ عَلَيْهِ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ مسند امام احمد میں مرفوعاً آیا ہے مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ صَلٰوةُ الْاِسْتِخَارَةِ وَرِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ اور بعض اخبار میں انس رضی اللہ عنہ سے رفعاً وارد ہوا ہے مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ چار باب میں فرمایا ہے، کہ پہلے ہر کام سے تین دن یا سات دن دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی، شاہ عبد العزیزؒ نے فرمایا ہے، کہ ترکیب استخارہ بقول جمیل مذکور است و طریق سہل آنست کہ شب چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ بعد نماز عشاء فراغت کلام و امور دنیوی بسم اللہ الرحمن الرحیم را صد بار بخواند و الم نشرح ہفدہ بار و بسم اللہ بر سینہ و روئے خود دم کند و دعا نماید بجناب باری کہ فلاں امر آنچہ واقع شدنی است یا در خواب یا در یقظہ بہتف ہاتف بمن نمائے بعد ازاں صد بار ایں درود بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اگر خواہند دعائے استخارہ کہ حدیث آمدہ برائے مطلب خود سہ بار بخوانند و بحال قلب خود نظر کنند اگر عزم درست و دراں کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند، دعائے استخارہ در مشکوٰۃ موجود است، انتہی:-

میں کہتا ہوں، حدیث استخارہ کو اہل سنن نے بھی روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم اور ترمذی نے صحیح

کہا ہے، مگر باوجود اس کے کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں آیا ہے، امام احمد نے اسکو ضعیف ٹھیرایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے اسناد میں عبدالرحمن بن ابی موال منکر ہے، ابن عدی نے کہا ہے إِنَّهُ أَنْكَرَ حَدِيثُ الْاِسْتِخَارَةِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مگر جمہور اہل علم نے عبدالرحمن کی توثیق کی ہے کَمَا قَالَ الْعِرَاقِيُّ میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے ابن مسعود اور ابویعلی نے ابوسعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباسؓ و ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے، یہ دلیل ہے ثبوت وجواز استخارہ پر وللہ الحمد لیکن اس حدیث بخاری سے تکرار استخارے کی معلوم نہیں ہوتی، ظاہر یہ ہے کہ ایک بار کا استخارہ کافی ہوگا، مگر خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وَيَنْبَغِي أَنْ يُكَرِّرَهَا سَبْعًا وَلِيُسْتَحَبُّ تَكْرَارُ الْاِسْتِخَارَةِ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ إِذَا لَمْ يَظْهَرْ لَهُ وَجْهُ الصَّوَابِ فِي الْفِعْلِ وَالتَّرْكِ مَالَمْ يَنْشَرِحْ لَهُ صَدْرُهُ لِمَا يَفْعَلُ كَمَا وَرَدَ فِي حَدِيثِ تَكْرَارِ الْاِسْتِخَارَةِ سَبْعًا أَخْرَجَهُ ابْنُ السُّنِّيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ إِلَى الَّذِي يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ نووی نے کہا مستحب یہ ہے کہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے وَكَذَا ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ وَالْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارے کے کوئی کام نہ کرتے تھے سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور فرماتے مرید کو چاہیئے کہ کسی کام کو شروع نہ کرے مگر پہلے استخارہ کرے پھر اقدام کرے اگر فرصت ادائے دو رکعت کی نہ پائے، تو صرف دعا پر اکتفا کرے، کہ سب خیر ہی ہوگی، خواب و رؤیا استخارہ مسنونہ میں درکار نہیں ہے، ان مشائخ نے واسطے توجہ خاطر و اطمینان کے یہ کہا ہے، کہ بعد استخارہ کے اگر دل اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کرے، طریق مسنون یہی ہے دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور بعد سلام کے یہ دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ الخ صاحب سفرالسعادت نے کہا ہے، آنچہ بعضے از محققان مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخصے بارہا کہ ہر روز سیقا تے معین بیاید کہ دو رکعت نماز استخارہ بگزارد و بگوید اَللّٰهُمَّ إِلَى قَوْلِهِ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ جَمِيعَ مَا تَحَرَّكَ فِيهِ فِي حَقِّي وَفِي حَقِّ غَيْرِي وَجَمِيعَ مَا يَتَحَرَّكُ فِيهِ غَيْرِي فِي حَقِّي وَفِي حَقِّ أَهْلِي وَوَلَدِي وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي مِنْ سَاعَتِي هٰذِهِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ خَيْرٌ لِي الخ ہر چند این کیفیت استخارہ در حدیث نیافتہ ام لکن عمل بر این موافق حدیث استخارہ و مناسب اتباع سنت است انتہی، شوکانیؒ نے فرمایا ہے +

ایضاً طریق استخارہ

قول جمیل میں لکھا ہے اگر چاہے کہ خواب میں اپنا نکلنا ضیق سے دریافت کرے، تو وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر رو بقبلہ ہو کر بیٹھ پر سورہ وَالشَّمْسِ سورہ وَالَّیْلِ سورہ اِخْلَاص سات بار پڑھ کر اور دوسری روایت میں پڑھنا سورہ تین کا عوض اخلاص کے سات بار آیا، پھر یوں کہہ۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِی فِی مَنَامِی كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّی مِنْ اَمْرِی فَرَجًا وَّمَخْرَجًا فِی مَنَامِی مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِی اگر وہ چیز دیکھے خوشی لاوے تو بہتر ورنہ دوسری رات بھی اسی طرح کر، اگر کچھ دیکھے تو بہتر، ورنہ تیسری رات بھی اسی طرح کرے شب ہفتم سے انشاء اللہ تعالےٰ تجاوز نہ ہوگا، مولف نے فرمایا ہے جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اِنْتَهٰی خزانۃ الاسرار میں کہا ہے وَ اَمَّا الْاِسْتِخَارَةُ الْمَنَامِيَّةُ فَتُسْتَحَبُّ كَذٰلِكَ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ كَلَامٌ يُّكَلِّمُ بِهِ الْعَبْدَ رَبُّهٗ فِی الْمَنَامِ:-

ایضاً استخارہ مجربہ صحیحہ

اس کے برابر کوئی استخارہ کم ہوگا، جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر کا معلوم کرے کہ خیر ہے یا شر وہ بعد عشاء کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پھر تین بار درود بھیج کر شق ایمن پر متوجہ طرف قبلے کے ہو کر سو رہے انشاء اللہ تعالےٰ خواب دیکھے گا، وہ خواب اس کے مقتضائے حال پر خبردار کر دے گی یعنے بالوضاحت اسکو سارے حال سے آگاہی ہو جائیگی اور جملہ خیر و شر اس پر کھل جائیگی، اور سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔ فَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ تَعْبِيْرٍ رُؤْيَاهُ اِنْ لَّمْ يَعْرِفْ تَعْبِيْرَهَا ذَكَرَهٗ فِیْ خَزِيْنَةِ الْاَسْرَارِ:

برائے بقائے نعمت و عدم زوال دولت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: امام مالکؒ نے اس آیت مبارک کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہا ہے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ الخ اور میرا گھر میری جنت ہے اہل علم کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے، کہ اپنے مال و اہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے۔ فَاِنَّهٗ لَا يَرٰى سُوْٓءً اَبَدًا فَاِنَّهٗ رَوٰى اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا يَرٰى اٰفَةً دُوْنَ الْمَوْتِ ذَكَرَهُ الشَّرْجِیُّ هٰكَذَا انتہیٰ مجھے میں نے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا۔ وللہ الحمد +

دفع ابتلاء بلاء

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں فرمایا ہے، جو شخص کسی مبتلا کو دیکھ کر یہ کہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ تو وہ بلا اس کو نہ لگے گی، رواہ الترمذی میں نے اس کا تجربہ کیا ہے بالکل صحیح پایا۔ ولِلّٰہِ الحمد۔ اہل علم نے کہا ہے کہ اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر و شراب تو اس کو سنا کر کہتے، تاکہ منزجر ہو اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے تاکہ وہ شکستہ خاطر نہ ہو +

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنی بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیرے تم جب کوئی مکروہ شے دیکھو تو یوں کہو۔ اَللّٰھُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کہنے سے اثر اس کا جاتا رہیگا، ایک یہ بھی ہے کہ یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ابن القیم نے کہا ہے کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہنچتا ہے جو اس کا معتقد ہوتا ہے، اور جو کوئی بدفالی کو بے حقیقت جانتا ہے اس کو کچھ نقصان ایسے فالہائے بد سے نہیں ہوتا، انتہی۔ بے شبہ بدفالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ پر جس کے ہاتھ میں نفع و ضرر ہے نہ کسی دوسرے کے جاہل لوگ طیور وغیرہ سے فال لیتے ہیں، یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے، کہ سوا انسان کے سارے حیوانات طیور ہوں، یا ورد و اب سب بے شعور ہیں، انکے حرکات و سکنات سے کیا اخذ کرنا کیا، سب سے زیادہ شعور و کرامت نوع بشر ہے شارع نے بشر ہی کے کلمہ بدفالی بولنے پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا، تو پھر حیوان ناطق کی آواز اور پرواز کا اعتبار؟ اور وہ اس مشرک کے حال و قال سے کیا خبردار۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ +

برائے حفظ جامہ نو

بعض اہل علم نے کہا ہے سورہ انزلناہ و کافرون و اخلاص کو گیارہ گیارہ بار پڑھ کر آب پاک پر دم کر کے ثوب جدید پر چھڑک دے، ہمیشہ عیش رغید میں رہیگا، جب تک کہ ایک تار بھی اس کا باقی ہے دوسری روایت میں ہے کہ فقط انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ ۳۶ بار پانی پر پڑھ کر جامہ نو پر چھڑک دے تو ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں رہیگا، جب تک کہ وہ باقی رہیگا، انتہی، احادیث میں دعا لبس ثوب جدید آئی ہے، اس کا پڑھنا برکت لاتا ہے، میں اکثر اس کو پڑھ لیا کرتا ہوں +

دعائے عطش

بعض صالحین نے کہا ہے بعض مفاوزین مجھ کو عطش شدید ہوا یہاں تک کہ میں تلف سے ڈرا اور مرنے کیلئے مستعد ہو بیٹھا اتنے میں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہ تین بار یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِهٖ یَا عَلِیْمًا بِخَلْقِهٖ یَا خَبِیْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِهٖ یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یہ ایک تحفہ ابدی ہے جب تجھ کو کچھ تنگی پیش آئے یا کوئی نازلہ نازل ہو تو اسکو کہا کر یہ کہنا کافی شافی ہوگا میں نے پوچھا تم کون ہو فرمایا میں خضر علیہ السلام ہوں +

برائے ہر نازلہ

بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے یَا لَطِیْفُ یَا حَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ اُلْطُفْ بِنَا فِیْمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ اور اسکو مکرر شرعی کہتے ہیں فَلَا عُوْفِیَ بِهٖ فَوَجَدْتُ لَهٗ تَاثِیْرًا حَسَنًا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا اور بعض علمانے اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے یَا لَطِیْفُ فَوْقَ کُلِّ لَطِیْفٍ اُلْطُفْ بِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا کَمَا اُحِبُّ وَ اَرْضٰی فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ ۔

حکایت ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض ایام میں ایک مرض نے مجھ کو سخت الم و تشویش میں ڈالا اور میں بیمار ہو گیا اور سوائے اللہ کے کوئی اس پر مطلع نہ تھا، رات کو مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِیْعُ اَخْذَ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا اَتَّقِیْ اِلَّا مَا وَقَیْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِیْ عَافِیَةٍ میں نے صبح کو اٹھ کر اس دعا کو مکرر پڑھا جب دن کو ع کر گیا، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس بیماری سے نجات دی اور مجھ کو میرا مطلب عطا کیا، فَعَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ +

برائے رام کردن دابہ

اگر کوئی دابہ سرکش ہو، تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھ دے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ہ اس کا نفور دور ہو جائے گا، بعض علمانے کہا فَعَلْنَا ذٰلِكَ مِرَارًا فَکَانَ کَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

برائے عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر

بعض علمانے کہا ہے، کہ جو شخص ارادہ سفر کا کرے اور کسی دشمن یا وحش سے خائف ہو تو سورہ لایلاف پڑھ کر نکلے کہ وہ امان دہ ہے، ہر سوسے ایک شخص نے ایسا ہی کیا، وہ کہتا ہے، کہ مجھ کو کوئی فزع عارض نہ ہوا ۔ لِلّٰہِ الحمد +

برائے حفظ از رہزنان در سفر

راہ میں جب خوف قطاع الطریق کا ہو تو سات کنکری پاک لیکر ہر ایک پر یہ کلمات سات بار پڑھے ہر بار پڑھے اور ہر بار پھونکے اور ایک کنکری جانب یمین اور دوسری جانب شمال اور ایک سامنے اور ایک پیچھے پھینکدے اور تین عدد پگڑی میں رکھے۔ لافاہ جا مخمت تخا افافت نقے ھخمت یصیح مخمت ایک عالم نے کہا وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ وَصَحَّ وَاللّٰہِ مَا لَھَا قِیْمَۃٌ اِنْتَھٰی ۔ میں کہتا ہوں معانی ان الفاظ کے معلوم نہ ہوئے ظاہر یہ ہے کہ اسماء الٰہی کسی زبان عبرانی یا سُریانی کے ہونگے واللہ اعلم شرجی کہتے ہیں اگر ان کلمات کو روبرو اسکے پڑھے جسکے شر سے خائف ہے اور اللہ تعالیٰ سے نجات چاہے تب بھی کوئی مکروہ انشاءاللہ تعالےٰ نہ دیکھیگا۔

برائے حفظ از اہل بغی

جس کو اہل بغی سے ڈر ہو اور اللہ تعالیٰ سے نجات چاہے۔ وہ یہ آیت پڑھے:۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَسَمْعِھِمْ وَاَبْصَارِھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُھُمْ اِلَی الْھُدٰی فَلَنْ یَّھْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۔ وہ ان کے شر سے محفوظ رہیگا، انشاءاللہ تعالےٰ

برائے دار طعام

جب کھانا کھائے اور یہ ڈر ہو کہ اس میں کچھ دار ہے تو یوں کہے: بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ اس کو وہ طعام کچھ اثر نہ کریگا۔ ثَبَتَ ذٰلِکَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

برائے حمل

ایک پاک برتن میں فاتحہ اور درود لکھ کر ابجد تا ضظغ لکھے اور ایک برتن میں یہ لکھے اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ۔ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا ۔ قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ فَحَمَلَتْہُ بِلُطْفِ اللّٰہِ فَحَمَلَتْہُ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَانْتَبَذَتْ بِہٖ مَکَانًا قَصِیًّا ۔ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔ پھر پانی میں گھول کر وقت قریب نوج کے پی جائے باذن اللہ تعالےٰ حاملہ ہوجائیگی، اسکو شرجی نے مجرب کہا ہے۔

برائے عدم اسقاط نسار و ثمار

اس آیت کو لکھ کر باندھ دے:۔ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۔

برائے تولد ذکر

سورۂ یوسفؑ لکھ کر زن حاملہ پر باندھ دے، مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے انشاءاللہ تعالیٰ ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا۔

برائے قاصر از زن

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کرسکتا ہوں، حسن بصری نے دو صحیفہ مشوی منگاکر نقش کر کے ایک پر یہ آیت لکھی:۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور وہ ایک مرد کو دیا اور دوسرے پر یہ لکھا۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وہ عورت کو دیا۔ اور کہا کھا جاؤ، کام کرو وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے، کھل گئے مطلب انکا حاصل ہوگیا، **فائدہ**: حکمار ہند نے کہا ہے، جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فوراً اس کی دم جڑ سے کاٹ کر چالیس دن تک زمین میں گاڑ دے پھر اسکو نکالے، وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی اسکو ایک تاگے میں باندھ کر کمر میں لگانے سے انزال نہ ہوگا، اور نہ تھکے گا، اور نہ تعب پائیگا، اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے شرجی فرماتے ہیں کہ هٰذَا مِنْ مُجَرَّبَاتِهِمْ لَا يَعْرِفُهُ مِنْهُمْ اِلَّا الْقَلِيْلُ:۔ اسی طرح جو شخص خون چمگادڑ کو تلوؤں سے ملیگا، عجب طرح کا نعوظ دیکھیگا، یا احلیل ماحول احلیل کو پتہ بزبز سے طلا کریگا، تو بھی عجائب دیکھیگا، اسی طرح اگر شہد اور روغن زرد کو ملا کر پکائے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے، اور اس کی ایک گولی سوتے وقت کھالیگا، تو بھی نفع عجیب پائیگا +

برائے عدم انزال

ایک برگ انگور پر ابجد نا ضظغ اور یَااَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ اَمْسِكْ اَيُّهَا الْمَآءُ النَّازِلُ مِنْ صُلْبِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لکھ کر بائیں ران پر باندھ لے ذکرہ الشرجی میں کہتا ہوں یہ عزیمت گو مجرب ہے، لیکن ایسے کام کیلئے آیت شریف کا نہ لکھنا بہتر ہے۔

برائے فتور و استرخاء عضو

جس کا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھے، اور نصف شب کو اٹھکر کف دست میں بقلم خاص زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے:۔ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ اور اس کو چاٹ لے تین بار یوں ہی کرے آرام ہوگا +

برائے رہائی قید

بذیل سورہ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑھنا سورہ موصوفہ کا ایک سو گیارہ بار بترکیب سابق مجرب ہے اسکے سوا پڑھنا سورہ یوسفؑ کا بہ نیت صادقہ و حضور قلب باذن الٰہی موجب خلاص کا قید سے ہے شرجی نے کہا، وذلک مجرب۔ اسی طرح اگر محبوس یا ماسور ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھے مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو بہت جلد اللہ تعالے اس کو رہائی دے گا۔ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ +

برائے خوف از قتل و عذاب وغیرہ

امام بونی کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہے جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب وغیرہ کا ہو تو ایک بکری بے عیب مثل اضحیہ کے لیکر رو بقبلہ ہو کر ایک جائے خالی میں ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ فِدَائِيْ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اور اسکے خون کیلئے ایک گڑھا کھود کر مٹی سے بھرتی کر دے تاکہ وہ خون کسی کی پامالی میں نہ آئے اور گوشت کے ساٹھ جزو کر کے فقراء و مساکین پر تقسیم کر دے اور خود نہ کھائے اور نہ اسکو دے جس کا نفقہ اس پر واجب ہے یہ اس کا فدیہ ہو جائیگا اور جس سے ڈرتا ہے وہ شے اسکو نہ پہنچے گی۔ قَالَ وَذٰلِكَ مُجَرَّبٌ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُحْسِنُ عَلٰى عِبَادِهٖ۔ اِنْتَهٰى +

باب چہارم

بیان میں بعض منافع آیات کتاب اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ

برائے ہلاک عدو

دشمن کا کپڑا یا کرتہ لے کر اس پر نام اس کا اور اسکی ماں کا لکھ کر ایک دائرہ کھینچ دے اور بعد دائرہ کے یہ آیت لکھے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۝ پھر یہ لکھے كَذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانَةَ پھر دوسرا دائرہ اس پر کھینچے تین بار اسی طرح کرے پھر اس خرقہ کو ایک کوزہ جدید گلی میں رکھ کر خانہ عدو کی چوکھٹ کے نیچے گاڑ دے ایسی جگہ کہ اس کا آنا جانا اس پر سے ہو فَاِنَّكَ تَرَى الْعَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْهُ اِلَّا بِظَالِمٍ مُسْتَحِقٍّ وَاِلَّا رَجَعَ وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَى الَّذِيْ عَمِلَ۔

برائے مصروع

آب پاک پر فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول قُل اُوْحِیَ پڑھ کر اس کے منہ پر مارے باذن اللہ افاقہ میں آجائیگا، اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دیگا، تو آسیب گھر سے نکل جائیگا، اور پھر نہ آئیگا مجرب ہے، امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے ایک جاریہ نے رات کو اُٹھ کر پیشاب کیا ایسی جگہ جو معتاد نہ تھی وہ مصروع ہوگئی بعض صلحا نے اس پر یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ المٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ کٓهٰیٰعٓصٓ یٰسٓ و الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ہ وہ فی الفور ہوش میں آگئی اور پھر عود آسیب کا نہ ہوا۔

حکایت ابن عجیل مصروع پر یہ آیت پڑھتے قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ہ شیطان نکل جاتا پھر نہ آتا +

ایضاً برائے مصروع یعنی آسیب زدہ

اسماء اصحاب کہف اگر دیواروں پر گھر کے لکھے جس میں مصروع ہے تو وہ افاقہ میں آجائیگا، اس کو واحدی نے اپنی تفسیر میں یوں کہا ہے، کمسلمینا، تملیخا، مرطوس، سرینوس، ساونسوس ودنوابس، کفیسططیونس کتے کا نام قطمیر تھا ذکرہ الثعلبی قول جمیل میں اصحاب کہف کو امان غرق وحرق ونہب وسرقہ سے بتایا ہے اسی طرح پر آیا ہے بحرمت تملیخا، کمسلمینا، کشفوطط اور قطیوس، تبیونس، یوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ۔ انتہی۔

ان اسمائے صدر سے قدرے تفاوت ہے نیشاپوری نے بہت منافع ان ناموں کے بحوالہ ابن عباسؓ نقل کئے ہیں جیسے طلب وہرب واطفاء حریق بکاء طفل حمی مثلث صداع غنی جاہ وغیرہا پھر کہا ہے وَاَسْمَآءُهُمْ هٰكَذَا یملیخا مکشلمینا مثلینا فهؤلآء اصحاب میمنة الملك وقیانوس الحماء مرنوش دبرنوش شاذنوش فهؤلآء اَصْحَابُ الْمَیْسَرَةِ وَكَانَ الْمَلِكُ یَسْتَشِیْرُهُمْ فِیْ مُهِمَّاتِهٖ هٰؤُلَآءِ السِّتَّةُ وَالسَّابِعُ الرَّاعِیْ الَّذِیْ تَبِعَهُمْ وَاسْمُ الرَّاعِیْ کفشطیوش وَلَوْنُ الْكَلْبِ اَصْفَرُ وَاسْمُهٗ یَضْرِبُ اِلَى الْحُمْرَةِ وَاسْمُ الْكَلْبِ قِطْمِیْرٌ وَاسْمُ الْمَدِیْنَةِ اَفْسُوْسُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَفِی الْاِسْلَامِ طَرْطُوْسُ اِلٰى قَرْیَةِ الْمَدِیْنَةِ الْمَعْرُوْفَةِ بِقُوْنِیَةَ مِنْ طَرَفِ الشَّرْقِ كَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ الْكَشَّافِ وَتَفْسِیْرِ الْكَبِیْرِ وَالْقُرْطُبِیْ وَتَفْسِیْرِ الْبَسِیْطِ ابو سعید محمد مفتی نے کہا ہے رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَصْحَابَ الْكَهْفِ فَقُلْتُ لَهُمْ نَحْنُ نَكْتُبُ اَسْمَآءَكُمُ الشَّرِیْفَةَ تَیَمُّنًا وَتَبَرُّكًا فِیْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ وَلَمْ یُحْصِنْنَا تَاْثِیْرُهَا فَاَخْبَرُوْنِیْ بِاَنِ اكْتُبُوْا اَسْمَآءَنَا عَلٰى شَكْلِ الدَّائِرَةِ

وَالْقِطْمِیْرُ فِیْ وَسْطِهَا۔ اِنْتَهٰی:۔ شیخ محمد حقی نازلی نے اس بارہ میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے عَلِّمُوْا اَوْلَادَکُمْ اَسْمَآءَ اَصْحَابِ الْکَهْفِ الحدیث لیکن بالکل موضوع ہے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ میں کہتا ہوں کہ ان اسماء سے کام نہ لینا بہتر ہے بہ نسبت کام لینے کے اس لیئے کہ ابراہیمؑ نے جبرائیلؑ سے استمداد نہیں لی تھی، اور فرمایا تھا، حَسْبِیْ عَنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ اور وقت القاء کے نار میں فقط یہ کہا تھا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ موحد کامل جب مدد لے تو اللہ ہی سے لے اور سے نہ لے گو کیسا ہی بزرگ کیوں نہ ہو۔ حدیث صحیح میں آیا ہے، کہ ابن عباسؓ سے فرمایا تھا، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ جن کو اللہ پاک نے قوت توحید وذائقہ تفرید بخشا ہے، وہ ایسے امور مشتبہ سے علیحدہ رہتے ہیں واسطے حفظ کے رائحہ شرک خفی کے۔ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

ایضاً برائے مصروع

داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہو جائیگا بعض علماء نے کہا ہے، کہ اگر لگانا جن کا انسان سے مراد ہو، تو اس کے گوش راست میں سات بار اذان کہے، اور سورہ فاتحہ اور معوذتین وآیۃ الکرسی والسماء والطارق اور آخر سورہ حشر و سورہ صافات تمام وکمال پڑھے وہ آگ میں جل جائے گا۔

برائے جراح وعرق النساء وغیرہ

شرجی نے عزائم دفع جراح وعرق النساء در ما بیل و ثالول و سلعہ و درم عانہ و درم زیر گوش و عرق مدینی و وجع کے آیات وغیرہ سے لکھے ہیں، چونکہ یہ آفات قلیل ہیں، اس لیئے وقت ضرورت کے مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے، بعض صلحا نے کہا ہے، موضع وجع پر ہاتھ رکھ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سات بار کہے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ شفا ہوگی وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

برائے شفاء مریض

آیات شفاء اس باب میں مجرب ہیں

ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لڑکا بیمار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خواب میں فرمایا اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَاتِ الشِّفَاءِ انہوں نے جاگ کر تتبع قرآن پاک کا کیا چھ آیتیں پائیں وَهِیَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ - يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۝ بعض علماء نے کہا ہے کہ هِيَ شِفَآءٌ لِّكُلِّ دَآءٍ تُكْتَبُ وَتُمْحٰى وَتُشْرَبُ قول جمیل میں کہا ہے:- سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَآءِ يَكْتُبُهَا الْمَرِيْضُ فِيْ اِنَآءٍ ثُمَّ يَمْحُوْهَا بِالْمَآءِ وَيَشْرَبُ ہو جائے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ... لکھی ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور چھٹی آیت یہ لکھی ہے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ہم نے اعمال ان آیات کا امراض میں کیا مجرب و صحیح پایا۔ وللہ الحمد +

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جو شخص چاہے، کہ وہ جمیع اوجاع و اسقام سے عافیت میں رہے، وہ اس آیت کو لکھے [1] لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ تا آخر سورت اور اس آیت کو وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا الخ ان کو باندھ لے اللہ تعالیٰ اس کو ہر درد سے عافیت دے گا +

برائے حافظہ اطفال

روز یکشنبہ ایک رقعے میں بخط رفیع یہ آیت لکھ کر نہار منہ نگل جائے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ دوسرے یکشنبہ کو یہ آیت اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ تیسرے یکشنبہ کو یہ آیت اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ چوتھے یکشنبہ کو یہ آیت المص کھیعص، پانچویں یکشنبہ کو یٰس حمعسق چھٹے یکشنبہ کو طٰسٓمٓ طس المر ساتویں یکشنبہ کو ص ق ن اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ سات یکشنبہ تک لگاتار جبکہ قمر منازل سعیدہ میں ہو اسی طرح لکھ کر ریق پر چاٹ جایا کرے حفظ و فہم بعید ظاہر ہو گا، اسکو مجرب کہا ہے +

برائے قضائے حوائج

ایک موضع خالی و طاہر میں طہارت پر رو بقبلہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے فاتحہ و آخر سورۂ آل عمران و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص و انا انزلناہ پڑھے پھر کہے يَا قَدِيْمُ يَا دَآئِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا فَرْدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ اس کو دس بار کہے، پھر جو دعا چاہے، وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت پوری ہو گی کوئی بھی حاجت کیوں نہ ہو۔ شرجی کہتے ہیں هُوَ مُجَرَّبٌ بَعْضِ الْعُلَمَآءِ الصَّالِحِيْنَ وَهُوَ سَيِّدُ الْفَقِيْهِ احمد بن موسیٰ بن عجیل نفع اللہ بہا:-

برائے مس ضرر و اذیٰ

بعض علماء نے کہا ہے جس کسی کو کچھ ضرر و اذیٰ لگے وہ یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ الْعَبْدِ

[1] پارہ بست و ہشتم سورہ حشر رکوع ۳ فقط ۱۲

الذَّلِیْلِ الْعَاصِیْ الْمُعْتَرِفِ بِذُنُوْبِہٖ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اِلَی الْمَلِکِ الْکَبِیْرِ الْجَبَّارِ الْقَہَّارِ الْغَفَّارِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنِّیْ کُلَّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ کَمَا تَشَآءُ وَاکْفِنِیْ شَرَّ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پھر ایک سنگریزہ پاک لیکر۔ اس پر اس مکتوب کو لپیٹ کر خود کسی نہر جاری یا چاہ طاہر میں پھینکدے۔ تین بار اسی طرح کرے مراد حاصل ہو جائیگی ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جب ہے جبکہ موذی و مضر ایک شخص ہو اور اگر ایک جماعت ہو تو ان سب کا نام لکھے ✦

برائے حفظ روح و مال از جن و انس و حشرات

پانچ آیتیں ہیں کہ مصحف جل گیا تھا اور وہ نہ جلیں ان کو لکھ کر اگر اموال میں رکھے تو محفوظ رہیں اور اگر طعام میں رکھے تو اس میں گھن نہ لگے اور اگر سفر میں ہمراہ ہوں تو بر و بحر میں سلامت رہے یہ اذکار صبح و مسا میں سے ہیں بلکہ یہاں تک کہ اگر وفات حاضر ہو تو اللہ اس کو تا عود بسوے وطن تاخیر کر دے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَہَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُہُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَۃٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِہِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ[1] الاٰیۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ بَلْ ہُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ[2] وَہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ[3] الاٰیۃ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ[4] وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ[5] الاٰیۃ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْہِمْ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ[6] الاٰیۃ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ[7] الاٰیۃ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ مِنْ نُّطْفَۃٍ خَلَقَہٗ[8] الاٰیۃ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ[9] الاٰیۃ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ✦ **فائدہ** ۔ شرجی نے واسطے طرد جراو

[1] پارہ ۲۳ سورۂ یٰس رکوع ۱۲۵ [2] در پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع اول ۱۲ [3] در پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع اول ۱۲ [4] در پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع اول ۱۲ [5] در پارہ ۳۰ سورۂ عبس رکوع اول ۱۲ [6] در پارہ ۳۰ سورۂ کورت رکوع اول ۱۲ ۔

موش وطیور و براعیت و نمل و ارضہ و سائر ہوام کے عزائم آیات سے لکھتے ہیں جو کہ یہ امور قلیل الوقوع ہوتے
ہیں، اس لئے وقت حاجت کے مراجعت طرف اہل کتاب کے ممکن ہیں منجملہ انکے ایک عزیمت کو مجرب مبارک
واسطے صرف جمیع دواب موذیات کے جیسے ٹڈی و نمل و دیمک و سائر ہوام کہا ہے اور اسکو منجملہ اسرار مخزونہ کے ٹھہرایا
ہے وہ یہ ہے کہ ان آیات کو ایک کاغذ پر لکھ کر زمین میں دفن کر دے یا لٹکا دے: اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۔ یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ
وَجُنُوْدُهٗ الآیۃ[1] فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ الآیۃ[2] یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ الآیۃ[3] فَسَیَكْفِیْكَهُمُ
اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الآیۃ و مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ الآیۃ[4] كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ الآیۃ
وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ الآیۃ[5] فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ الآیۃ[6] جنۃ وَلَدَتْ مَرْیَمُ اَمَةُ اللّٰهِ مَرْیَمُ
وَلَدَتْ عِیْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ یَا مَعْشَرَ الْهَوَامِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنَ الْبَرِّ فَلْیَخْرُجْ اِلَى الْبَرِّ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مِنَ الْبَحْرِ فَلْیَخْرُجْ اِلَى الْبَحْرِ اَعْزِمُ عَلَیْكُمْ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الطَّائِرَةُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِعِزِّ عَظَمَتِهٖ بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى
كُلِّهَا اٰشْرَا اِهْیَا اَبْرَاهِیَا اَدْوَای اَصْبَاوُت اَلْ شَدَّای بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلَّا مَا سَمِعْتُمْ وَاَطَعْتُمْ
وَانْتَقَلْتُمْ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ وَمَنْ لَّمْ یَنْتَقِلْ مِنْكُمْ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ الآیۃ[7] اس کے بعد سورۂ فاتحہ لکھے انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہوگا۔

برائے معقود عن النساء

ان آیات کو لکھ کر باندھے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الآیۃ[8] بَاطِلٌ بَاطِلٌ
مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ الآیۃ[9] قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الآیۃ[10] پھر معوذتین لکھے اور پھر یہ لکھے:۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَكَكْتُ حَبْسَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِكٓهٰیٰعٓصٓ و بطٰہٰ و بیٰسٓ و بحٰمٓ عٓسٓقٓ و بِاٰیٰتِ اللّٰهِ الكَامِلَاتِ
الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔

ایضاً برائے معقود از نساء

سورۂ لم یکن ایک برتن پاک میں اس طرح لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے اور تین دن تک پانی سے محو
کر کے پیئے۔ جلد باذن خدا حل فک ہو جائے گا۔

[1] پارہ ۱۹ رکوع ۱۷ [2] پارہ ۱۹ رکوع ۱۷ (؟) [2] پارہ ۲۷ رکوع ۱۲ [3] پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۴ [4] سیقول رکوع ۲۵
[5] و من یقنت رکوع ۸ [6] قال الملأ رکوع ۶ [7] پارہ ۱۷ رکوع ۳ [8] قال الملأ سورہ اعراف رکوع ۱۴

برائے مسحور

اس آیت کو ایک ظرف طاہر میں لکھ کر روغن زرد سے محو کرکے مسحور اپنی زبان سے چاٹے سات دن تک اسی طرح کرے اور طاہر ہو سحر زائل ہو جائیگا، اور کچھ اثر مرتے دم تک انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا: وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ ۔ **فائدہ**:۔ شرجی کہتے ہیں جو شخص اغتسال پر وقت طلوع فجر کے مداومت کرے گا اس پر اثر سحر چشم زخم کا جن وانس سے نہ ہوگا۔ صحت جسم و نور وجہ پائیگا۔ اسکی دعا مستجاب ہوگی۔ اس پر کسی کی دعا قبول نہ ہوگی۔ انتہیٰ۔

میں کہتا ہوں قول جمیل میں کہا ہے ۳۳ آیتیں ہیں جو سحر کو نفع کرتی ہیں اور شیطان سے اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ دیتی ہیں اور والد ان پر چاروں قل زیادہ کرتے تھے۔ انتہیٰ۔ ان آیات کو شفاء العلیل میں ایک ورق تک لکھا ہے مراجعت طرف اسکے آسان ہے، شرجی نے قصہ ان آیات کا ابن سیرین سے کیا ہے کہ وہ چوروں کے ہاتھ سے بچ گئے اسی طرح درندہ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا ہے لیکن بحوالہ حدیث ابن عمر مرفوعاً جو ان کو پہنچی تھی لفظ حدیث کا یہ ہے:۔ مَنْ قَرَءَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَمْ يَضُرَّهٗ تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبُعٌ ضَارٌّ وَلَا لِصٌّ طَارٌّ وَّعُوْفِيَ فِيْ نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ انتہیٰ۔ لیکن سند اس حدیث کی مجھے نہیں ملی۔ علاوہ اس کے اس حدیث میں لفظ ذکر قرأت ۳۳ آیات مطلقاً آیا ہے اور شرجی اور شاہ عبدالرحیم نے ان کو متعین کیا ہے یہ ان حضرات کا تجربہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب، شعیب بن حارث نے اس حدیث کو سنکر کہا۔ كُنَّا نُسَمِّيْهَا اٰيَاتِ الْحَرْزِ وَيُقَالُ فِيْهَا شِفَاءٌ مِّنْ مِّائَةِ دَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَرَأْتُهَا عَلٰى شَيْخٍ لَّنَا قَدْ اُفْلِجَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ جب وہ سحر نکالا گیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا گیا تھا، تو اس کے اندر ایک تاگا نکلا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور اسی سحر کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول معوذتین کا ہوا تھا، یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں، ہر آیت نے ہر ایک عقدے کو حل کر دیا، ان کی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے۔ وللہ الحمد +

برائے عطف و وجاہت

اس آیت شریف کی یہ خاصیت ہے کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہو جاتے ہیں اور کید کائدین سے نفع ہوتا ہے، شب جمعہ کو نصف لیل میں اس کو لکھے، اور تیس بار پڑھے، اور ہر بار کے بعد اَللّٰهُمَّ اَعْطِفْ قَلْبَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ عَلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ کہے اور معمول لہ کے عضد ایمن پر باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ

مقصود حاصل ہوگا۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اس جگہ شرجی نے ایک عزیمت بُدُّوح لکھی ہے اور وہ اکثر اعمال میں مروج ہے لیکن مجھ کو اس نام میں تردد ہے۔ کوئی اس کو اللہ تعالیٰ کا نام بتاتا ہے اور کوئی شیطان کا چنانچہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس دفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے اسماء حسنیٰ میں نہیں آیا، اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہے اسلئے ترک عزیمت ساتھ اس کے اولیٰ ہے۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُھَاتِ +

ایضاً برائے اصلاح باہم

اس آیت کو بہ قلم فارغ از مداد حلوے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کھلائے اللہ کے حکم سے سب باہم صلح کرلیں گے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اَلْآیۃ اسکے سوا ایک ترکیب کتابت سورہ فاتحہ کی لکھی ہے جس کا اثر یہ ہے کہ درمیان زوجین وغیرہ اثنین کے موافقت پیدا ہوجائے اور اس کو مجرب صحیح کہا ہے +

برائے جلب

سورہ ہل اتی مشک و زعفران و گلاب سے تا قولہ بصیراً لکھے معمول لہ فوراً پہنچیگا، یہ جلب نہایت مبارک ہے۔

برائے تسلّہ یعنی تسہیل ولادت

اس کو مبارک مجرب نافع کہا ہے، فاتحہ تمام لکھ کر پھر یہ لکھے کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ الْاٰیۃ[1] کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ الْاٰیۃ[2] لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ الْاٰیۃ[3] اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ النَّفْسِ یَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْھَا بِلُطْفِکَ وَفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ اس کو عورت پر باندھے، وہ نجاست میں نہ ہو، باذن اللہ تعالیٰ خلاص ہوجائیگی اور اگر دھو کر کے پلائے گا تو بھی جلد خلاص ہوگی۔ انتہی۔ قول جمیل میں کہا ہے جس عورت کو درد زہ ہو تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے۔ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ اٰھِیًّا اَشَرَاھِیًّا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس کی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی سیوطی نے درمنثور میں بروایت اعمش کہا ہے کہ یہ کلمہ اھیا اشراھیا موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے اسکے معنی یہ ہیں۔ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے بعد ہر چیز کے، اور شفاء العلیل میں کہا ہے اھیا بکسر ہمزہ و اشراھیا بفتحہ ہمزہ و شین معجمہ لفظ یونانی ہے یعنی وہ

---

[1] وتمام الآیۃ لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ ع [2] وتمام الآیۃ واذنت لربہا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیہا وتخلت ع [3] لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۱۲ ٥ +

ع فہل یہلک الا القوم الفسقون ۱۲ عہ واذنت لربہا وحقت ۱۲

اثر کہ کبھی اس کو زوال نہیں اوشرا ھیا بدول ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماء یہود۔ وکذا فی القاموس اور شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے فرمایا۔ اگر اوّل سورت کو شیرینی پر حقت تک پڑھے۔ اور حاملہ کو کھلا دے تو بھی جلد جنے۔ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے بارہا گڑ پر اس آیت کو پڑھ کر زنانِ اہلِ اسلام و کفر کو دیا۔ فی الفور اثر اس کا ظاہر ہوا کبھی تخلف سرعت ولادت میں نہ پایا۔ وللہ الحمد اس کے سوا ایک اور تدبیر بھی ہے، کہ کتاب مؤطا تالیف امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شکم حاملہ سے لگا دے اللہ تعالےٰ کے اذن سے جلدی خلاصی ہو جاتی ہے میں نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے۔

ایضًا برائے عسرِ ولادت

ایک پاک برتن میں اس آیت کو لکھ کر شکم و فرج زن پر چھڑک دے كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الآیۃ[1] پھر دھو کر کچھ پانی اس عورت کو بھی پلا دے، اس کو دیلمی نے ابن عباسؓ سے رفعاً ذکر کیا ہے واللہ اعلم بسندہٖ شیخ محمد نازلی حنفی کہتے ہیں میں نے ایک کاس پر آیۃ الکرسی و سورۂ فاتحہ و اخلاص اور یہ دعا لکھ کر پلائی فوراً بچہ پیدا ہو گیا۔ اگر رکابی پر نہ لکھ سکے تو ورقہ پر لکھ کر دھو کر پلا دے، یہاں تک کہ ایک عورت کو مدینے میں یہ اتفاق ہوا کہ نصف بچہ باہر آ گیا تھا اور نصف دو دن تک باقی تھا، اور کوئی دوا کارگر نہ ہوتی تھی روضۂ مطہرہ میں آ کر وقت ضحی مجھ سے کہا۔ تو میں نے یہ عمل لکھ دیا اس کا شوہر لے گیا فی الفور بچہ پیدا ہو گیا ۱۲۷۹ھ سے ۱۲۸۶ھ تک اس کو بحمدہٖ تعالیٰ مجرب پایا دعا یہ ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ انتہی۔

برائے حنش یعنی مار گزیدہ

تھوڑا سا سلیط لیکر لدغ کی جگہ پر رکھے اور ان آیات کو پڑھے آیۃ الکرسی تین بار و قولہٗ[2] اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ الآیۃ تین بار و قولہٗ تعالیٰ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ الآیۃ[3] تین بار و يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا تین بار و جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

[1] دیکھئے حاشیہ ۳ ص۷۷ فقط ۱۲ [2] پارہ تلک الرسل رکوع ۳ فقط ۱۲ [3] وما ابری نفسی ع

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا تین بار اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تین بار سورہ والضحیٰ والم نشرح تین بار قل ہو اللہ احد تین بار معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں پہنچے گی کہ دانت اس کے سیاہ و سفید و سرخ باہر نکل آئیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ دل حاضر ہو مع ہذا اگر صحت نہ ہو تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ کیونکہ یہ عزیمت مجرب و صحیح ہے۔

برائے نقصان زمین

اگر خوف سے ظالموں کے یہ چاہے۔ کہ زمین وقت پیمائش کے کم نکلے تو چار پرچہ کاغذ پر چار آیتیں جدا جدا لکھ کر اس زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دے۔ پہلی آیت یہ ہے۔ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا دوسری يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ تیسری اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا چوتھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الاٰیۃ لیکن یہ چاہئے کہ ان آیات کو ایک پارہ جامہ میں لپیٹ کر دفن کرے پھر جبکہ حاجت پوری ہو جاوے تو اس کو نکال لے صِيَانَةً لِّكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

ایضاً۔ اگر ظالموں سے یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین میں جور کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک بار معوذتین اور تمام سورۂ یٰس اور سورۂ تبارک الذی تا آخر اور آیۃ الکرسی اور درود شریف دس بار پڑھ کر ہر ایک پتھر کو ایک رکن میں ارکان دین سے گاڑ دے اور ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کر دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے کفایت کریگا۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ +

برائے تکوین عمارت بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورۂ فاتحہ لکھی اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ سات بار لکھا پھر اس کو پانی سے دھو کر اشجار پر چھڑک دیا ایک سال سے وہ درخت پھل نہ لائے تھے مقطوع تھے برگ سبز اسی دم لا کر فی الفور پھل لے آئے كَذٰلِكَ يُحْيِى اللّٰهُ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ +

برائے کشف غمہ

ابو الفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جس کے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آئے۔ میں نے یہ دو بیتیں لکھ کر سامنے قبلے کے لٹکا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سختی کو دور کر دیا۔ **بیت**

يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفًا مِّنْكَ يَشْمُلُنِيْ	وَقَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا	فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ

شیخ فخر الدین بن جماعہ کو اقلاح عظیم ہو گیا تھا، وہ کہتے تھے میں نے ان ابیات کی تکرار رات دن کرنا شروع کی۔ ایک اثر عظیم پایا، اور بالکل اچھا ہو گیا و للہ الحمد +

ایضاً بعض علما نے کہا ہے۔ کہ یہ ابیات فضل عظیم رکھتے ہیں بعض لوگ ایک امرِ عظیم میں پڑ گئے تھے اور جان سے تنگ آ گئے تھے اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا۔ ایک شخص نے جس کو پہچانتے نہ تھے یہ ابیات سکھائے اور کہا انکو مکرر پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشف غمہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ **ابیات**:۔

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ	يَدُقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ	وَكَمْ يُسْرٍ أَتٰى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ	فَفَرَّجَ كُرْبَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ
وَكَمْ أَمْرٍ تُسَاءُ بِهٖ صَبَاحًا	وَتَأْتِيْكَ الْمَسَرَّةُ فِي الْعَشِيِّ	إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْأَحْوَالُ يَوْمًا	فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ
	تَشَفَّعْ بِالنَّبِيِّ وَكُلُّ عَبْدٍ	يُغَاثُ إِذَا تَشَفَّعَ بِالنَّبِيِّ	

شرجی نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہے جس میں ذکر فرج کرب و کشف غمہ ہے یہ ابیات مشتمل ہیں استغاثہ باللہ اور تشفع بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی تاثیر میں کون شک کر سکتا ہے تشفع برسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ اوّل و آخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے + **فائدہ**۔ امام بونی نے نو لطیفے لکھے ہیں، ان میں طریقہ اسماء حسنیٰ کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے۔ از انجملہ واسطے دفع وسواس و امر مولم کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ آٹھ نام پڑھے اَلْمَلِكُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْمُغْنِيْ الْمُتَعَالِ ذُوالْجَلَالِ الْمُهَيْمِنُ الْكَبِيْرُ پھر کہا ہے لَهَا نَفْعٌ عَظِيْمٌ وَهِيَ مِنَ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ الْمَخْزُوْنِ ان کے پڑھنے سے علاوہ نفع مذکور عظمت و ہیبت بھی حاصل ہوتی ہے۔ پھر لکھا ہے كُلُّ لَطِيْفَةٍ مِّنْهَا سَرِيْعَةُ التَّاثِيْرِ مُنْجِحَةٌ لِّلْمَطْلُوْبِ قَرِيْنَةُ الْاِجَابَةِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بقیہ لطائف کتاب الفوائد میں مذکور ہیں +

حدیث قلنسوہ

یہ ایک ٹوپی تھی پاس نجاشی کے جس بیمار کے سر پر رکھدی جاتی تو وہ اچھا ہو جاتا۔ اس کے بارہ میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے اس میں بسم اللہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھے، لیکن اس لئے کہ حال اس کی سند کا معلوم نہیں ہے اس جگہ حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی۔ ہاں عمرؓ بن خطاب نے پوری بسم اللہ لکھ کر ایک کلاہ میں سی کر قیصر روم کو بھیجی تھی اس کو مرض سر درد کا رہتا تھا، وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا تو درد سر کا جاتا رہتا پھر اس نے حقیقت امر پر مطلع ہو کر یہ کہا:۔ مَا اَكْرَمَ هٰذَا الدِّيْنَ وَاَعَزَّهٗ حَيْثُ شَفَانِيَ اللّٰهُ بِاٰيَةٍ مِّنْهُ

پھر وہ مسلمان ہوگیا، اور اچھا مسلمان ہوا اس کا ذکر بذیل بسم اللہ گذر چکا ہے +

کلمات العزۃ

ان کو دفع جمیع آفات میں اثر تمام ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ شرحؒ کہتے ہیں مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ذٰلِکَ یَرٰی عَجَبًا مِّنَ الْعِزَّۃِ وَالْقَبُوْلِ +

برائے وسوسہ نماز و وضو و خواب پریشان مکروہ

کانچ یا مرمر کے برتن میں اس آیت کو تین دن تک لگاتار پیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ یہ حال زائل ہوگا۔ وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَہُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِہٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ واسطے رفع خواب پریشان کے شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے فرمایا ہے وقت نوم سورۂ ذنین و آیۃ الکرسی یک بار خوانده بر سینه و روئے خود دم کند واگر ازیں ہم دفع نشود ہم یا شدید ۳۵ بار خوانده برا اعلائے بدن خود دم باید کرد۔ بعدہ بوقت خواب ایں دعائے باید خواند:۔ بِاسْمِکَ اللّٰہُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِحْفَظْنِیْ مِنْ نَوْمِیْ بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۔ انتہیٰ ۔ میں کہتا ہوں کہ دعاء ماثور جو اس کام کے لئے حصن حصین میں آئی ہے۔ اس کو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے +

برائے وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ایک شخص کو کہا میں تجھ کو قتل کروں گا۔ وہ ڈر گیا اس نے یہ ذکر ایک عالم سے کیا عالم نے کہا تو گھر میں سے باہر نکلنے سے پہلے سورہ یٰسین پڑھ لیا کر، وہ ایسا ہی کرتا خصم جب اس کو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کریمہ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ ایک خرقہ میں لکھ کر زیر نگین انگشتری رکھ کر طہارت پر پہن کر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا، جو کہ اس کو ڈراتا ہے تو اس کو اس کے شر سے محفوظ رکھے گا، اور سوائے خیر کے اور کچھ اس سے باذن خدا نہ دیکھے گا +

برائے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تھا۔ تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بھی ہے، جو میرے جی کی بات

کو بدل دے اور شاید میں مسلمان ہو جاؤں۔ کہا ہاں سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ لکھ کر اس کو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہو گیا اور اسلام لے آیا +

برائے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تھا، اس نے یہ آیت لکھ کر پانی میں پلا دی اللہ تعالیٰ نے بول کو اس پر آسان کر دیا اور پتھری نکل گئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اسی طرح آیت وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ لکھ کر پانی میں پینا دافع عسرالبول غالط ہے اسی طرح سورہ کوثر اس کیلئے نفع کرتی ہے +

برائے سلس بول

اس آیت کو لکھ کر باندھے قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو ہر مرض زائل ہو گا +

ختم قرآن کریم برائے قضاء حوائج و طریق تلاوت

بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کار برآری کے مجرب ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے لیکن اگر اس ترتیب سے پڑھے تو بہتر ہے اجابت میں اسرع التاثیر ہو گا یعنی دن جمعہ کے اوّل بقر سے تا آخر مائدہ پڑھے سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک۔ اتوار کو یونس سے آخر مریم تک۔ پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک۔ منگل کو عنکبوت سے سورہ ص تک۔ بدھ کو زمر سے آخر سورہ الرحمٰن تک۔ جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک۔ پھر وقت ختم کے سجدہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ پوری ہو گی۔ شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترکیب کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے تمام خواندن قرآن در ہفت روز بریں ترتیب اسرع در اجابت است۔ انتہیٰ۔

فائدہ میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم و ولایت نے واسطے دفع آلام و آفات و امراض وغیرہ کے آیات کتاب اللہ سے نکالے ہیں ان کے مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو شفا و رحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اس کا واسطے بیماری دل و تن و ہر بلائے ظاہر و باطن کے شافی کافی جاننا ہے قال اللہ تعالیٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ لیکن اہل علم و ولایت نے بعد کیا

ہے کہ مناسب ہر حال انسان کے ایک آیت یا چند آیات تتبع کر کے طریقہ ان کے استعمال کا کتابۃً یا شرباً یا تلاوۃً تعیین اوقات لیل و نہار بتایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے پھر جس شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کر لیں کہ اس کا ایمان ضعیف ہے اگر وہ صحیح قوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہونا کیا معنی پھر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑھتا رہتا ہے یا اس کا ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اس کے تقضائے حاجت میں کیا شک ہے بلکہ تالی قرآن علیٰ الدوام اگر بہ نیت جملہ مقاصد و مطالب وارین تلاوت قرآن کی کرے اور یہ اعمال متفرقہ بجا نہ لائے تو امید ہے وہ کبھی بھی کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو سائلین حاجات و داعین مرادات سے بڑھ کر بے مانگے دیگا جس طرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ الحدیث رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ شوکانی نے فرمایا ہے فِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْمُشْتَغِلَ بِالْقُرْاٰنِ تِلَاوَةً وَتَفَكُّرًا يُجَازِيْهِ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِأَفْضَلِ جَزَاءٍ وَيُثِيْبُهُ بِأَعْظَمِ إِثَابَةٍ انتہی شاطبی کہتے ہیں ؎

وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهُ	نَالَ أَجْرَ كُلِّ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلًا

اور حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً ہر حرف پر دس گنا اجر فرمایا ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ فَهٰذَا أَجْرٌ عَظِيْمٌ وَثَوَابٌ كَبِيْرٌ اور حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ شوکانی کہتے ہیں اَلتَّتَعْتُعُ هُوَ التَّرَدُّدُ فِيْ قِرَاءَتِهِ لِضَعْفِ حِفْظِهِ أَوْ لِثِقَلِ لِسَانِهِ فِي التِّلَاوَةِ وَأَمَّا الْمَاهِرُ فَأَجْرُهُ عَظِيْمٌ صَارَ بِهِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَذٰلِكَ أَجْرٌ لَا يُشْبِهُهُ أَجْرٌ وَرُتْبَةٌ لَا تُمَاثِلُهَا رُتْبَةٌ انتہی **فائدہ** اسرار عجیبہ و فوائد کثیرہ قرآن کریم بے حد و بے حساب ہیں اور فضائل عظیمہ اس کے غیر متناہی خود اللہ نے فرمایا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا اور فرمایا وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اور پھر اس کی صفت میں یہ اشارہ کیا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى أَنْ يَّأْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا پھر کہا ہے أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا شیخ محمد بن علی آفندی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سورہ قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ باجماع علماء معتمدین اور اگر انفال و برأت کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی ہیں ان سب میں افضل و اعظم سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص ہے۔

باقی رہے آیات قرآن عظیم سو وہ سب چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ قول مشہور ان میں سب سے زیادہ اعظم و افضل و اشرف
و اکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہے کہ اِنّی رَأیتُ کَثِیرًا مِّنَ الاِخوَانِ فِی دِیَارِ العَرَبِ وَالرُّومِ قَد تَرَکُوا قِرَاءَۃَ
القُرآنِ وَاَکَبُّوا عَلٰی قِرَاءَۃِ تَرتِیبَاتِ المَشَایِخِ فَمَثَلُھُم کَمَثَلِ الَّذِینَ اختَارُوا العَقِیقَ عَنِ الیَوَاقِیتِ فَبِاللّٰہِ
العَظِیمِ اِنَّ القُرآنَ لَغَرِیبٌ فِی ھٰذَا الزَّمَانِ فَمَا وَقَعَ عَلٰی تِلکَ التَّرتِیبَاتِ حَدِیثٌ ظَاھِرٌ فِی بَیَانِ فَضَائِلِھَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ عَلَیھَا الاِجمَاعُ وَالمَنَامُ لَیسَ بِحُجَّۃٍ وَّدَلِیلٌ عَلَیہِ وَعَلٰی غَیرِہٖ وَھُوَ لَا یُثَابُ
عَلٰی قِرَاءَۃِ تِلکَ التَّرتِیبَاتِ اِذَا لَم یَعرِف مَعَانِیَھَا کَمَا قَالَہُ الحَافِظُ ابنُ حَجَرٍ اَمَّا الثَّوَابُ عَلٰی قِرَاءَۃِ القُرآنِ فَھُوَ
حَاصِلٌ لِّمَن فَھِمَ وَلِمَن لَّم یَفھَم بِالکُلِّیَّۃِ لِلتَّعَبُّدِ بِلَفظِہٖ بِخِلَافِ غَیرِہٖ مِنَ الاَذکَارِ وَالاَدعِیَۃِ فَاِنَّہٗ لَا یُثَابُ
عَلَیہِ اِلَّا مَن فَھِمَہٗ وَلَو بِوَجہٍ مَّا عَلَیہِ اَکثَرُ العُلَمَاءِ وَقِیلَ فِیہِ نَظَرٌ فَعَلَینَا اَن نَّتَّخِذَ وِردًا مِّنَ الاَفضَلِ
وَالاَعظَمِ وَالاَشرَفِ کَقِرَاءَۃِ القُرآنِ انتَھٰی۔ امام دیوری کشف الکنوز میں فرماتے ہیں اُنظُرُوا اَیُّھَا الاَکیَاسُ
فَتَفَکَّرُوا اَیُّھَا النَّاسُ اِلٰی اَکثَرِ الاَورَادِ وَالاَذکَارِ الَّتِی یَشتَغِلُونَ بِھَا فِی ھٰذِہِ الزَّمَانِ مِن تَرتِیبَاتِ
المَشَایِخِ اِذَا حَرَضتَہٗ بِقِرَاءَۃِ القُرآنِ لَیَعتَلُّ بِاَنَّ وَقتِی لَا یَفضُلُ عَن وِّردِی کَاَنَّ ثَمَرَتَھَا وَنَتِیجَتَھَا فِی
الفَضَائِلِ عَلٰی فَضَائِلِ القُرآنِ فَلَو کَانَت تِلکَ التَّرتِیبَاتُ مَوجُودَۃً فِی زَمَنِ النُّبُوَّۃِ اَو فِی عَصرِ الخِلَافَۃِ
لَاَحرَقُوھَا اَو غَرَّقُوھَا لِاَنَّھَا زُیِّنَت فِی قُلُوبِ الَّذِینَ لَم یَعرِفُوا فَضَائِلَ القُرآنِ وَخَوَاصَّہٗ وَحَسَّنَتھُم
وَمَنَعَتھُم عَن قِرَاءَۃِ القُرآنِ انتَھٰی۔ میں کہتا ہوں یہ آیت شریف اسی مدعا کی طرف بدلالۃ النص اشارہ کرتی ہے
اَوَلَم یَکفِھِم اَنَّا اَنزَلنَا عَلَیکَ الکِتٰبَ یُتلٰی عَلَیھِم اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَرَحمَۃً وَّذِکرٰی لِقَومٍ یُّؤمِنُونَ کسی نے شبلی سے
کہا تھا کہ مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا عَلَیکَ بِکَلَامِ اللّٰہِ وَدَع مَا سِوَاہُ وَکُن مَّعَہٗ ثُمَّ ذَرھُم فِی خَوضِھِم یَلعَبُونَ۔
بعض اہل باطن نے فرمایا ہے لَا یَکُونُ المُرِیدُ مُرِیدًا حَتّٰی یَجِدَ فِی القُرآنِ کُلَّ مَا یُرِیدُ وَیَعرِفَ مِنہُ النُّقصَانَ
مِنَ المَزِیدِ وَیَستَغنِیَ بِکَلَامِ المَولٰی عَن کَلَامِ العَبِیدِ۔ بعض شارح نے کہا ہے لَا تَجعَل وِردَکَ غَیرَ مَا وَرَدَ
فِی الکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ تَکُن مِّنَ العُلَمَاءِ الاُدَبَاءِ اِلَّا تَکُم حِیلَۃٌ لِّتَجمَعَ بَینَ الذِّکرِ وَالتِّلَاوَۃِ فَیَحصُلَ لَکَ اَجرُ
التَّالِی وَالذَّاکِرِ فَمَا تَرَکَ الکِتَابُ وَالسُّنَّۃُ مُھِمَّۃً یَّطلُبُھَا الاِنسَانُ مِن خَیرِ الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ اِلَّا وَقَد ذَکَرَھَا
فَمَن وَّضَعَھَا مِنَ الفُقَرَاءِ وِردًا مِّن غَیرِ الوَارِدِ فِی السُّنَّۃِ فَقَد اَسَاءَ الاَدَبَ مَعَ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ بعض علما نے فرمایا ہے
مَن اَسَاءَ الاَدَبَ عَلَی البِسَاطِ رُدَّ اِلَی البَابِ وَمَن اَسَاءَ الاَدَبَ عَلَی البَابِ رُدَّ اِلَی الاِصطَبلِ الدَّوَابِّ الغرض بڑی شرم
بلکہ ضعف ایمان و غربت اسلام و فقدان احسان کی بات ہے کہ دنیا میں روئے زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف و صدور کے

موجود و محفوظ ہو، اور اذکار سنت مطہرہ اور کتب سنن میں ماثورہ مرقوم ہوں، اور پھر باوجود دعویٰ اسلام و ایمان یا احسان کے انسان ان اذکار کو اختیار نہ کرے، اور تلاوت قرآن پہ مدیم نہ ہو، اور فقراء و علماء و مشائخ و اولیاء کے دعوات و اذکار ساختہ و پرداختہ پر جھک پڑے۔ اور ان میں معتقد خیر دارین کا ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شقاوت ہو گی۔ ہاں جو اعمال صالحات و عزائم مکرہات آیات عظیمات و سنن مطہرات سے اہل علم و صلاح نے واسطے قضائے حاجات و کشف کرامات و استجابت دعوات کے بتائے ہیں ان کا استعمال کرنا عین اتباع سنت ہے۔ ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ کتاب حزب الاعظم میں لکھا ہے

لَمَّا رَأَيْتُ بَعْضَ السَّالِكِيْنَ يَتَعَلَّقُوْنَ بِأَوْرَادِ الْمَشَايِخِ الْمُعْتَبَرَةِ وَبِأَحْزَابِ الْعُلَمَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ تَعَلَّقُوْا بِالدُّعَاءِ السَّيْفِيِّ وَالْأَرْبَعِيْنَ الْاِسْمِيِّ وَوَجَدْتُ بَعْضَ الْعَوَامِ يَتَقَيَّدُوْنَ بِقِرَاءَةِ دُعَاءِ نَحْوِ الْقَدَحِ فَخَطَرَ بِبَالِيْ أَنْ أَجْمَعَ الدَّعَوَاتِ الْمَأْثُوْرَةَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَشْهُوْرَةِ وَسَمَّيْتُهُ الْحِزْبَ الْأَعْظَمَ لِاِسْنَادِهٖ إِلَى الرَّسُوْلِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِحِفْظِ مَبَانِيْهِ وَالتَّأَمُّلِ فِيْ مَعَانِيْهِ وَالْعَمَلِ بِمَضْمُوْنِ مَا فِيْهِ فَإِنَّهٗ شَامِلٌ لِلْمُنْجِيَاتِ حَافِلٌ لِلْمُهْلِكَاتِ فَهٰذَا كَمَالُ الطَّرِيْقِ الْمُتَابَعَةِ النَّبَوِيَّةِ وَزُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ الْعَالِيَةِ الْمَنْسُوْبَةِ إِلَى السَّادَةِ الصُّوْفِيَّةِ فَإِنْ قَدَرْتَ عَلٰى قِرَاءَتِهَا كُلَّ يَوْمٍ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَإِلَّا فَفِي الْعُمُرِ مَرَّةً أَيْضًا غَنِيْمَةٌ اِنْتَهٰى۔ حاصلہ

میں کہتا ہوں، کہ یہ کتاب حزب الاعظم جمع اذکار و ادعیہ میں بحذف اسانید و تخاریج کتاب بے مثل و مثال ہے۔ میں نے اس کو بہت بار پڑھا ہے۔ اور اکثر ماہ رمضان میں پڑھا کرتا ہوں وللہ الحمد ÷

اس باب میں جتنی کتابیں ہیں، ان سب سے روشن ہے، کہ اگر کوئی شخص باخلاص نیت و صدق قلب و حضور دل و جمع خاطر تلاوت قرآن مجید و قرأت حزب الاعظم پر تمام عمر اکتفا کرے، تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ساری منجیات کے ساتھ متحلی اور تمام مہلکات سے متخلی ہو کر لائق مغفرت و عفو ہو جائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ہے و ظائف و اوراد علماء و صوفیہ ان کی کچھ حاجت نہیں ہے الصباح یعنی عن الصباح شاہ محمد عاشق رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور استاد شاہ عبد العزیز دہلوی نے رسالہ سبیل الرشاد میں دعائے سیفی و اربعین اسمی کو ذکر کیا ہے۔ کچھ حاجت ان کے ذکر کی نہ تھی پر دل اس بات سے قلق میں ہے۔ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ÷

میں نے غالباً اس رسالے میں انہی اعمال کا ذکر کیا ہے، جو ماخوذ ہیں آیات قرآنی یا حدیث رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے الا ماشاء اللہ تعالیٰ حدیث میں آیا ہے خُذْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا شِئْتَ لِمَا شِئْتَ ÷

شرجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سی عبادات سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْاٰنَ اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پڑھنا قرآن کا مصحف میں دیکھ کر مستحب لکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں عبادت نظر زیادہ ہے عثمانؓ کبھی نظر کرنا مصحف میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے هٰذَا كِتَابُ رَبِّيْ وَلَا بُدَّ لِلْعَبْدِ اِذَا اَتَاهُ كِتَابُ سَيِّدِهٖ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَّيَعْمَلَ بِمَا اَمَرَهٗ فِيْهِ وَيَجْتَنِبَ مَا نَهَاهُ امام ابن ابو الضیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب بلغۃ المسافر میں فرماتے ہیں يَكْفِيْ مِنَ الْعِبَادَاتِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَقَوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاۗءِ لِاَنَّ الْعِبَادَاتِ غَيْرَ هٰذَيْنِ يُشْتَرَطُ فِيْهَا حُضُوْرُ الْقَلْبِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قَدْ جَاۗءَ اَنَّهَا اَعْظَمُ الْقُرَبِ بِفَهْمٍ وَّبِغَيْرِ فَهْمٍ وَقَالَ حَسْبِيَ اللّٰهُ الخ قَدْ جَاۗءَ اَنَّ اللّٰهَ يَكْفِيْهِ مَا يُهِمُّهٗ صَادِقًا كَانَ بِهَا اَوْ كَاذِبًا اِنْتَهٰى۔ شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ۔

آداب تلاوت قرآن تہذیب و استقبال قبلہ حتی الامکان و حروف را بخوبی ادا کردن و مد و شد فرو نگذاشتن و در مقام وقف وقف کردن انیست آداب ظاہری، واما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت تلاوت میکنم واو تعالیٰ در مقام استاد نشستہ می شنود و منتہی را تصور کردن ایں کلام را بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت و در صورت ثانی زبان از حضرت رب العزت و گوش از خود تصور نماید باین چنیں مقام اشارہ فرمودہ است حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ چنانچہ شیخ الشیوخ در عوارف از ایشان نقل کردہ اند اِنِّيْ لَاَقْرَءُ الْاٰيَةَ حَتّٰى اَسْمَعُهَا مِنْ قَاۗئِلِهَا بعدہ در عوارف فرمودہ کہ امام جعفر صادق دریں وقت بمنزلہ شجرہ موسیٰ مے شد اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ میگفت انتہی و جائے دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بروایت جناب مرتضیٰ مشرف شدہ بیعت نمودہ بودم فرمودند کہ در زمان ما یعنی صحابہ کرام برائے وصول الی اللہ سہ طریق سلوک بودند و طریق از آں موقوف شدہ یعنی صلوٰۃ و تلاوت قرآن سوم کہ ذکر است باقی و در آن طریق نیز تفاوت بسیار راہ یافتہ بعد از آں طریق صلوٰۃ و تلاوت قرآن فرمودہ طریق صلوٰۃ آنکہ بطور نفل ادا کردہ شود و طور تلاوت برائے مبتدی اینست کہ خود را قاری و حق مستمع تصور نماید کہ بحضرت رب العالمین قرآن میخوانم چنانچہ شاگرد بحضور استاد میخواند و برائے منتہی این است۔ کہ حق را قاری و خود را مستمع قرار دہد و زبان خود را نائب تصور کند و گوش را مستمع گویا کہ

حضرت حق بزبان من کلام می کند و من می شنوم و یقین است که دریں تصور بسبب غلبہ محبت حالے کہ عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہہ روے دہد حاصل خواہد گردید و گرہ کشائے مدعا خواہد شد واللہ المغنی انتہے ٭

برائے حرز و حجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں یہ وہ حرز و حجاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن احزاب کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُن کو شر کفار سے کفایت کی اور وہ اپنے غیظ میں بھر کر چلے گئے، اور امام شافعی رح نے وقت نزول کے ہارون الرشید پر پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُن کو شر ہارون سے بچا لیا اس کو مالک نے نافع سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے دن احزاب کے کہا۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پھر کہا وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ بِهٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِيَ لِيْ وَدِيْعَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظِيْمِ رُكْنِكَ وَعَظَمَةِ طَهَارَتِكَ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَعَاهَةٍ وَمِنْ كُلِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثِيْ بِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ بِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ بِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا فِيْ حِرْزِكَ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ وَظَعْنِيْ وَاَسْفَارِيْ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَثَنَآؤُكَ دِثَارِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَشْرِيْفًا لِعَظَمَتِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ اَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ مَجْدُكَ بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اسماء اللہ الحسنیٰ

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں قاضی مجد الدین شیرازی نے اپنی سند سے ایک حدیث متصل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اس کی سند میں عمار بن زید ہیں اور پھر ان کا قصہ بابت تلاش اسماء مذکور اور بہم پہنچانا ان کا بذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سورہ قرآن سے متفرق طور پر مع اسماء موصوف بحوالہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے اس کے بعد کہا ہے۔ قَالَ عَمَّارٌ فَدَعَوْتُ بِهٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَغَيْرِهَا مَرَّةً فَرَاَيْتُهَا قَرِيْبَةَ الْاِجَابَةِ وَكَتَبَهَا عَنِّيْ جَمَاعَةٌ وَكُلُّهُمْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِجَابَتَهَا سَرِيْعَةٌ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِهَا مِرَارًا كَثِيْرَةً عَلٰى مُهِمَّاتٍ خِفْتُ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْهَا

الْمَلَكَةُ فَتَخَلَّصَ اللّٰهُ مِنْهَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ انتہیٰ کلام الشرجی میں کہتا ہوں حدیث مذکور اس لفظ سے اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا بخاری و مسلم میں آئی ہے اور اس کو ابن خزیمہ و ابو عوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابو نعیم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے ایک طریق ابو نعیم ابن مردویہ یوں فرماتے ہیں کہ مَنْ دَعَا بِهَا اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُ اور بخاری کا لفظ یہ ہے وَلَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ یہ لفظ مفسر لفظ احصا کا ہے یعنی احصا سے مراد حفظ ہے وَهٰكَذَا قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ بعض نے کہا ہے مراد احصا سے پڑھنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ علیحدہ ہے گویا ان کو شمار کرنا ہے، یا مراد علم و تدبر ہے انکے معانی میں اور اطلاع حاصل کرنا ہے ان کے حقایق پر یا قیام بحق اسماء و عمل بموجب مقتضار معانی لیکن شوکانی فرماتے ہیں کہ تفسیر اوّل راجح ہے اور مطابق معنی لغوی ہے خود دوسری روایت نے تفسیر اس کی ساتھ حفظ کے کردی وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ وَرَدَ مِنْ طَرِيْقِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خَارِجَ الصَّحِيْحَيْنِ عَاجِحَّةً بِمَا فِيْهِمَا عَلَى الْمُرَادِهِ قَائِمَةٌ ✦

یہ اسمار روایت ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے آئے ہیں اور ابن حبان نے بھی ان کو روایت کیا ہے سوا اس ایک روایت کے جس میں جو معانی ہیں کسی اور روایت میں یہ نام نہیں آئے ترمذی نے اس کو حدیث غریب کہا ہے اور نووی نے اذکار میں حسن ٹھہرایا ہے اور حاکم و ابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر تفسیر میں فرماتے ہیں وَالَّذِيْ عَوَّلَ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ اَنَّ سَرْدَ الْاَسْمَاءِ مُدْرَجٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى قَلْبِهِ اِنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ جَمَعُوْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ انتہیٰ شوکانی کہتے ہیں وَلَا يَخْفَاكَ اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ قَدْ صَحَّحَهٗ اِمَامَانِ حَسَنَهٗ اِمَامٌ فَالْقَوْلُ بِاَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَمَعُوْهَا مِنَ الْعِلْمِ غَيْرِ سَدِيْدٍ وَمُجَرَّدُ بُلُوْغِ وَاحِدٍ لَّهٗ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا يَنْتَهِضُ لِمُعَارَضَةِ الرِّوَايَةِ وَلَا تُدْفَعُ الْاَحَادِيْثُ بِمِثْلِهٖ اِنْتَہٰی۔ الغرض یہ اسمار جیسے حصن حصین و عدہ اذکار و نزل الابرار و حزب اعظم و صلاح المومن و فرزند وغیرہ کتب میں مذکور ہے اور ان کے معانی تحفۃ الذاکرین میں شوکانی رح نے اور میں نے کتاب نزل الابرار میں اور کتاب الجوائز والصلات میں اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں لکھے ہیں اور اہل علم نے کتب مستقل بیان میں ان کے معانی کے تالیف کی ہیں وللہ الحمد بہرحال ان کا نوک زبان پر یاد رکھنا اور ان کے ساتھ سوال حاجت و دعاء اللہ تعالیٰ سے کرنا تریاق مجرب ہے ✦

برائے کفایت اہوال دنیا و آخرت

شرجی کہتے ہیں جو کوئی اس دعا کی قرأت پر بعد ہر فرض کے ہمیشگی کریگا اس کو اہوال دنیا و آخرت سے کفایت ہوگا

اَعْدَدْتُ لِكُلِّ هَوْلٍ لَقَاهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ مَاشَآءَ اللّٰهُ لِكُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لِكُلِّ رَخَآءٍ وَّشِدَّةٍ اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ اُعْجُوْبَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلِكُلِّ ضِیْقٍ حَسْبِیَ اللّٰهُ
وَلِكُلِّ مُصِیْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ وَلِكُلِّ قَضَآءٍ وَّقَدَرٍ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلِكُلِّ طَاعَةٍ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

برائے ہر حاجت و مطلب

تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے:۔ کہ ہر کرا حاجتے باشد مے باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند و بعد از ختم حاجت بخواہد کہ انشاء اللہ تعالیٰ آں حاجت بر آید ٭

برلئے درد گردہ

شخصے نزد شعبی آمد و شکایت درد گردہ کرد شعبی گفت کہ ترا لازم است کہ اساس القرآن بخوانی و بر جائے درد دم کنی، گفت کہ اساس القرآن چیست گفت فاتحۃ الکتاب در فتح العزیز گفتہ کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم است برائے ہر مطلب میتواں خواند و ایں را دو طریق است اوّل آنکہ مابین سنّت فجر و نماز فرض باتصال میم بسم اللہ بالام الحمد للہ چہل و یک مرتبہ تا چہل روز بخواند ہر مطلبے کہ باشد حاصل گردد اگر شفاء مریض یا کشادہ شدن مسحور منظور باشد بر آب دم کردہ باں مریض و مسحور بنوشاند، دوم آنکہ روز یکشنبہ اوّل ماہ درمیان سنّت و فرض فجر بے قید اتصال میم بالام ہفتاد مرتبہ بخواند۔ بعد ازاں ہر وقت ہر روز دہ دہ بار کم کند بار روز شنبہ ختم شود۔ واگر در ماہ اوّل مطلب حاصل شود فبہا والّا در ماہ دوم و سوم نیز ہمچنیں کند، و نوشتن ایں سورہ بر کاسہ چینی بر گلاب و مشک و زعفران و شستہ خورانیدن آں برائے شفاء مریض مزمن تا چہل روز مجرب ست و بر دندان و بر درد سر و درد شکم و دیگر درد ہفت بار خواندہ دم کردن نیز مجرب ست۔ انتہیٰ ٭

برائے صموت اعداء

جو شخص اس آیت کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے گا۔ اس کے دشمن صامت ہو جائیں گے کوئی شخص ذکر اس کا ساتھ برائی کے نہ کرے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ○ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ○ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ○ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝

برائے نظر ثمر بستان

اس آیت کو لکھ کر کسی ساعت جمعہ میں محو کر کے اندر چاہ کے جس سے درختوں کو پانی دیا جاتا ہے ڈال دے۔ اللہ تعالےٰ ان میں برکت دے گا۔ اور نظر جن و انس سے بچائے گا۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اِلٰی قَوْلِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

برائے سرسبزی باغ و کشت

اس آیت کو لکھ کر آب باراں پر اکیس بار پڑھ کر جس میں نخل و شجر و زرع کے چھڑک دے برکت کثیر ہمراہ ازالہ مکروہ باذن الٰہی دیکھے گا۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

برائے عمارت خانہ و دکان و زمین و بستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یکشنبہ کو لکھ کر اور ایک پارچہ پاک میں لپیٹ کر پھر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے در کے اوپر دفن کر دے عجب طرح کی عمارت و کثرت رزق پائے گا عجب فوائد ملاحظہ کرے گا۔ اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا۔ برکت کامل و زیادت ظاہر دیکھے گا:۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ایضًا برائے امور مذکور

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر ہر چہار گوشہ یا مکان یا باغ معطل خراب یا حانوت میں دفن کر دے برکت و خیرات نمایاں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کذبا، ظرف طاہر میں لکھ کر ہر چار دیوار کے خانہ پر اسی طرح چھڑک دے گا۔ کہ زمین پر پانی نہ گرے۔ تو عمارت منزل و کثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا شرح جو نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھے ہیں اس جگہ تراکیب تبصرہ کا فقط کہا گیا ہے ۞

برائے خطبہ زن و طلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے۔ وہ اس آیت کو لکھ کر باندھ دے تو اس کی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اس کا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ الآیۃ۔

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش خروش کرے یا تلاطم امواج ہو، تو اس آیت کو لکھ کر دریا میں ڈال دے، وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائے گا قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ الآیۃ اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو آخر تک با وضو ہو کر دن جمعہ کے ایک لکڑی پر لکھ کر مقدم سفینہ (بیڑی) پر لگا دیگا۔ تو وہ نادر ڈوبنے سے بچ جائے گی۔

اسی طرح وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ یہ خاصیت ہے کہ خشب ساج پر لکھ کر اگر مقدم سفینہ پر لگا دے گا۔ تو لجہ بحر میں حرز و وقایہ سایہ سارے آفات سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو، اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینک دے۔ موج باذن خدا ساکن ہو جائیگی۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ۔

اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں قرات پر اس آیت کی مداومت کرے گا۔ تو دریا سے سلامت رہے گا اور تقلب آفات لیل و نہار سے سالم رہے گا۔ اور مال و ولد میں برکت پائے گا۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰی قَوْلِهٖ كَفَّارٌ۔

برائے دفع خیالات فاسد

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے۔ یا خرقہ صوف یا ورق لکھ کر باندھ دے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۔ وقولہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وقولہ تعالیٰ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰہُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

برائے خفقان و رجیف قلب

سورہ المْ نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زمزم یا آب باراں سے محو کرکے اس پانی کو پیئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ خلش دُور ہو جائے گی +

برائے استخراج مدفون و معمّے

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

اِس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر میں لکھ کر آب باراں سے محو کرکے جس جگہ میں تو ہم دفن ہو وہاں چھڑک دے۔ انشاءاللہ تعالیٰ وُہ اُسی جگہ واقعہ ہوگا۔ اور ہاتھ آئے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شئے دفن کرکے بھول گیا ہو یا ضائع ہوگئی اور معلوم نہیں کدھر گئی۔ تو جس جگہ گمان ہو وہاں لوبان سُلگائے۔ اور یہ آیت پڑھے:- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ[1] کاغذ پر لکھ کر پانی سے محو کرکے ہر چہار دیوار ہائے خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے پھر صبح کو کھول کر اندر جائے انشاءاللہ تعالےٰ وُہ دفینہ یا بھولی ہوئی یا گم شدہ چیز مِل جائیگی، یا خواب میں دیکھ لیگا، بہر حال وُہ چیز تلف اور عبث نہ جائے گی انشاءاللہ تعالےٰ +

برائے استخراج سحر مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اُس کی جگہ معلوم نہیں ہے، تو سورہ تکویر پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ کا الہام کرے گا۔ اُس سحر کو گھر سے نکالے۔ کوئی شے اس کو ضرر نہ کرے گی +

برائے حفظ دفینہ

اگر دفینہ کرے تو سورہ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ پڑھے وُہ دفینہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہے گا +

برائے انجبار عمل

اِس آیت کو ایک خرقہ دختر نا بالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پانچ ساعت شب کے لکھ کر سینہ زن پر رکھ دے، اس نے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دے گی آیات قرآن کریم یہ ہیں:- يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ[2] اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ

---

[1] در پارہ ۲۹ سورہ تغابن رکوع ۱ + [2] در پارہ اوّل سورہ بقر رکوع ۱-۱۲ +

الَّتِیٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اگر یہ آیت کریمہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ
بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ
الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ۝ ایک لوح زرپر خون ہُدہُد سے کف راست میں رکھ کر صدر زن
نائمہ پر رکھ دے گا۔ تو جو کچھ اس سے ہُوا ہے۔ وہ سب کہہ ڈالے گی۔ اگر مدنس کا شناخت کرنا چاہے تو اس
آیت کو نائم پر پڑھے سما اور اسی طرح اگر سورہ اذا زلزلت کو ایک پارچہ جامہ انسان پہ لکھے اور اس میں نام
اُس کا اور اُس کی ماں کا زعفران محلول سے لکھ کر اُس کو پوست ہُدہُد سے بھی دے اور انسان پہ رکھ
دے۔ تو وہ اپنے صنیع کی خبر خود دے گا ۔

برائے خرید شئے جید

کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خرید کرے اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو ناعقد بیع پڑھ کر یوں
کہے۔ یَا مَنْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ مِنْهُ یَا دَلِیْلَ الْخَیْرِ یَا مُرْشِدُ یَا هَادِیْ تو اس کا ہاتھ مقصود پر پڑے گا
اسی طرح سائر اشیاء فاکہ وملبوس وغیرہ کے لئے جن میں کچھ شبہ ہو۔ اسی طرح کرے۔ آیت یہ ہے :۔
اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝[1]

برائے تقصیر آب چاہ و نہر

چاہ و نہر میں جب پانی کم ہو جاوے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر اسکے ڈال دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
پانی اس کا بڑھ جائے گا۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ الْاٰیَةُ ۔
اسی طرح اگر گاؤ یا بکری کا دودھ کم ہو جاوے۔ یا بالکل شیر نہ دے۔ تو ایک تانبے کی تختی پر اس
آیت کو لکھ کر آب پاک سے دھو کر اس کو پلا دے تو دودھ بڑھ جائے گا باذن اللہ تعالیٰ ۔

زوال ہم و غم و عشق

جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور عظیم الحزن ہو۔ یا عشق ضرر دے۔ وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن
یک شنبہ کو ظرف پاک میں لکھ کر آب تلخ و برد سے محو کر کے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے
انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن پاتا ہے اس سے آرام پائے گا :۔
وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ الْاٰیَةَ ۔

---

[1] در پارہ چہارم سورہ آل عمران رکوع ۱۵ ۔ [2] در پارہ اوّل سورہ بقر رکوع ۸ ۱۲ منہ ۔

برائے ہوام

اِس آیت کو ایک طشت میں لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے کوئی سانپ اژدھا باقی نہ رہے گا۔ سب مرجائیں گے۔ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ ۔ الآیۃ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھ کر چار ارکان بیت میں گاڑ دے گا۔ تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہے گا۔ اسی طرح اگر آیت سَتَجِدُوۡنَ اٰخَرِیۡنَ الخ تانبے کی تختی پر لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے گا۔ تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہے گا۔ مگر گھر سے نکل جائے گا۔

برائے تفرقہ اہل معاصی و ظلم

دن شنبہ کے اس آیت کو وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۔ ایک ظرف پاک میں لکھ کر آب برگ حرمل سے محو کر کے جس جگہ اجتماع اہل عصیاں و ظلم کا ہوتا ہو، وہاں چھڑک دے۔ انشاء اللہ تعالےٰ پھر وہاں جمع نہ ہوں گے متفرق ہو جائیں گے۔

برائے دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت کو لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِىۡۤ اَيۡمَانِكُمۡ وَلٰـكِنۡ يُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ لکھ کر اور ایسے شہد سے جس کو آگ نے نہ چھوا ہو محو کر کے تین دن تک اُس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خداوند تعالےٰ عز و جل یہ بلا اس سے زائل ہو جائے گی۔

برائے حفظ حاملہ و طفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے سارے آفات جِلن و بطن سے حفظ میں رہے گی۔ اور اگر اس کو لکھ کر گلے میں طفل کے ڈال دے گا، تو ایک حرز عظیم فزع و بکاء سے ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

آیت یہ ہے اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا الاٰیۃ

برائے ازالہ عقم

اس آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ کو مشک و زعفران و گلاب سے ایک ظرف طور یا زجاج پر کاتب باوضو ہو کر لکھے پھر پانی میں گھول کر مرد عاقر و زن عاقر کو تین دن تک پلاوے، اور عضد مرد و زن پر لکھ کر ریشم کے تاگے سے باندھ دے اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کر کے صحبت کرے پھر تہا کر باندھ کے وہ شب اوّل، دوم، سوم میں صحبت کرتا رہے۔ باذن اللہ تعالےٰ حاملہ ہو جائے گی اور اسی طرح یہ آیت یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ ایک قطعہ حلوے پر نصف شب کو شب جمعہ سے ایسی جگہ لکھ کر کہ کوئی نہ دیکھے کھائے گا پھر بیوی سے جماع کرے گا تو تین بار جماع سے حاملہ ہو جائے گی باذن اللہ تعالےٰ۔

برائے حفظ و فصاحت طفل

آب صاف پر ان آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال و نلاندہ کو کھلائے تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کرے گا۔ وہ آیات یہ ہیں اوّل سورہ ابراہیم کی:- الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَوَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

برائے قہر اعداء

ایک پارہ کفن لیکر اور اس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اوّل یہ آیت اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الاٰیۃ لکھے پھر نام دشمن کا لکھے یا اس کو نیچے زیرہ آہنگر یا ثمدہ گاڑ کے رکھدے معمول لہ کا سر پھٹ جائیگا اور اس کو کچھ نہ سوجھے گا یقینی باذن اللہ تعالےٰ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر آیت اور نام معمول لہ اور اس

کی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھ کر جس کے ہلاک کرنے کا ارادہ ہے، اس کو پکارے گا تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائے گا۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ[1] الآیۃ اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اس کی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے۔ وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ الآیۃ و ریش پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر مارے اور کہے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو روز سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی لِیُفْعَلَ کَذَا بِفُلَانٍ۔ یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا، مترجم کہتے ہیں فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فَاعِلُ ذٰلِکَ کُلِّہٖ ✢

برائے بطلان ظلم ظالم

ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اور ظالم یا جبار پر داخل ہو۔ اور مکرر اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ظلم ظالم باطل ہو جائے گا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَہْلِہَا[2] الآیۃ اسی طرح اس آیت کو زعفران و گلاب سے لکھ کر اور آب باراں سے محو کر کے پی کر جس حاکم کے سامنے داد و فریاد لے کر جائے وہ انصاف کرے گا۔ اور حق کہے گا۔

برائے ہلاک ظلمہ

سنیچر کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھ کر ایک شیشی میں رکھے اور اس پر درخت کے پتوں کا عصارہ ڈال کر گھر میں معمول لہ کے دفن کر دے عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اس کا خامد اور امام اس کے مقتضی ہو جائیں گے:۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُہَا فِی الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ فَاَکْثَرُوْا فِیْہَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَیْہِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ وقولہ تعالیٰ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗٓ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ اَحَدٌ ✢

برائے بطلان بیع و شرا

اگر اس آیت کو وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْہُمْ

---

[1] در پارہ اول سورۂ بقر رکوع سادس ۱۲ ✢

[2] یہ آیت پارہ پنجم و سورہ نساء رکوع ہشتم میں کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ✢

اَفَرَءَیْتُمْ ... یُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دُکان میں ڈال دیا جائے گا۔ تو بیع وشرا اُس کی بالکل باطل ہو کر اللہ کی قدرت سے حال اُس کا ناقص ہو جائیگا۔ اسی طرح وَالْعَصْرِ تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبے کے لکھ کر موضع مراد میں ڈال دینے سے تعطیل بیع وشرا ہو جاتی ہے ۔

برائے رجم خانہ

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۙ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ○ ایک شفقہ قدیمہ میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کرنے سے اُس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں۔ جب تک کہ وہ شفقہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے۔

فائدہ:۔ اس کے بعد شرجیؒ نے چند فوائد ۸۳ سے لے کر تا آخر یک صد فایدہ بیان میں اسماء حسنٰے اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکبیر واو فاق لکھے ہیں۔ پھر کچھ منافع حروف غیر منقطعہ قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں غالباً اسی جنس کے ہیں۔ جو حاجات اس رسالے میں لکھے گئے ہیں۔ اس لئے تلخیص ان کی اس جگہ مکرر۔ اور غیر ضروری سمجھی گئی۔ اور اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال وعزائم پر بعد حصول اجازت بصدق نیت وصلاح طویت عامل وقانع ہو تو بھی غنیمت ہے۔ اور یہ مقدار واسطے صلاح ظاہر وباطن وحفظ صورت ومعنی کے کافی وافی شافی صافی ہو سکتا ہے مجھ کو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کے نہیں ہے لیکن اجمالاً تالیف شرجیؒ کی اجازت ہے۔ ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شریعت کے نہیں ہوتا، دوسرے معمول لہٗ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا۔ اثر تو اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ دواؤں میں ان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص وتقویٰ وار ہو۔ ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ کو ایک آیت قرآن کریم کی پڑھ کر پھونک دی تھی فی الفور آسیب دور ہو گیا۔ بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے وہ آیت ان کی زبان سے سن کر یاد کر لی تھی، جاکر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب بار بار اس کو پڑھا جن مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہو گا۔ اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے، کہا ہاں اَلْاٰیَۃُ الْاٰیَۃُ لٰکِنَّ الرَّجُلَ غَیْرُ الرَّجُلِ۔

بلکہ طہارت وتفاوت کا یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا۔ اور لوگ ان کو لے جاتے تو یہ فقط اس سے جاکر یہ بات کہہ دیتے کہ

کہ تو اس کو چھوڑ کر چلا جا۔ ورنہ تجھ پر حکم شرع جاری کیا جائیگا۔ وُہ اُسی دم بھاگ جاتا۔ پھر یہ نوبت پہنچی کہ جب آسیب زدہ کے سامنے اُن کا نام لیا جاتا۔ تو وُہ فی الفور افاقہ میں آجاتا۔ اور اس کا جنّ و شیطان چل دیتا وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط

اس رسالے کے سارے اعمال دعوات ماخوذ کتاب و سنّت صحیحہ سے ہیں۔ اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر ان کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے۔ نہ ان آیات واذکار کا اُس کو چاہیئے کہ وُہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا ہے سوضع صالح ہاتھ اس کے نہ آیا حدیث میں اسی جگہ فرمایا ہے۔ رُبَّ تَالٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ عَیَاذًا بِاللّٰہِ ۔

باب پنجم

بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے:۔

برائے غنائے قالبی و قلبی

ہر دن یَا مُغْنِیُ گیارہ سو بار اور سورہ مزمل چالیس بار پڑھے۔ اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے دل کے اور ظاہری کے مجرب ہیں۔ انتہیٰ۔ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنّت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ دو دو بار پڑھے۔ اِس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائے گی۔ مولوی قطب الدین صاحب دہلوی مرحوم کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَرَّبْتُ ھٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُّہٗ کَذٰلِکَ ۔

برائے درد دندان و دردسر و ریاح

ایک تختہ یا پٹڑا پاک لے۔ اور اس پر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل لے۔ اس سے ابجد ھوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دبائے اور سورۂ فاتحہ کو ایک بار پڑھے اور دردمند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہُوا ہے۔ اگر درد جاتا رہا تو بہتر ورنہ کیل کو دوسرے

حرف ب کی طرف نقل کرے۔ اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ درد گیا۔ اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد شریف پڑھے۔ اسی طرح ہر حرف کیل سے دبانا جائے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے، تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

میں کہتا ہوں اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب فتح الملک المجید المولف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے لیکن حروف ابجد ھوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہے یعنی ا۔ ب۔ ج۔ د الخ پھر کہا ہے اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الضِّرْسِ لِوَجَعٍ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَا يَبْلُغُ اٰخِرَهَا اِلَّا وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ مَعَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْمُعَزِّمِ اِنْتَهٰى اور شرجی نے اس کو ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے، میں نے اس کو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا و للہ الحمد +

برائے رفع حاجت و ردِ غائب و شفائی مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کا سالم خانم پھر آنا چاہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اس کو شاہ عبدالعزیز دہلوی رح نے ذکر کیا ہے +

برائے گزیدن سگ دیوانہ

جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو۔ تو اس آیت کریمہ کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ اور اس سگ گزیدہ کو دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔ مولانا اسحاق نے کہا ہے، کہ ایک ٹکڑا ایا نات کا گڑ میں لپیٹ کر کھائے اثر زہر سگ کا جاتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ:۔

برائے دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل موافق حدیث کے ہے اور اس رسالے میں گذر چکا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے، کہ جو کوئی ہر دن سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے گا۔ اس کو فاقہ نہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

برائے مسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو، اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے ۔ اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ اس کو مولوی قطب الدین رح نے ذکر کیا ہے ۔

برائے بیدار شدن در شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۔ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں وقت اس کو جگا دے تو اُس وقت پر جاگ اُٹھے گا۔ یہ عمل موافق حدیث کے ہے جس کو دارمی نے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے +

برائے حفظ اطفال

اس عوذہ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کیواسطے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السّلام واسطے اسمٰعیل و اسحاق علیہما السّلام کے یہی تعویذ کرتے تھے۔ رواہ مسلم +

مولنا شاہ عبد العزیز رح و محمد اسحاق رح کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا۔ انتہیٰ لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ الخ کہکر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ +

برائے امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح و شام پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝ وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ

مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ صحیحہ سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کلمے کے لئے ان میں علیحدہ فضیلت آئی ہے +

برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورۃ الرحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچے ایک گرہ لگاوے اور اس تاگے پر پھونکے پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھے اللہ تعالیٰ اس بیماری سے بچائیگا۔

برائے حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ سو بار بارہ دن تک پڑھے للہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کریگا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَھٰذِہٖ عَنْ اٰخَرِھَا اَجَازَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ بِھَا فِیْ جُمْلَۃِ مَا اَجَازَنِیْ بِھَا اِنْتَھٰی۔ اسی طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازت دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہے۔ وللہ الحمد +

برائے حاجات مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ سو بار پڑھے چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ کہے مولٰنا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔ کہ یہ چاروں آئتیں اسم اعظم ہیں جن کے وسیلے سے جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے مانگے اور نہ ملے +

برائے آسیب زدہ

جس کو شیطان خبطی کر دے یعنی اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے:۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ +

ایضاً۔ اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین اور آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کے آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے۔ آسیب جل جائے گا:۔ **ایضاً**۔ اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۔ **ایضاً**۔ پانی پر سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ اور اس پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارے کہ ہوش میں آجائے گا۔ اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے، تو پھر وہاں نہ آئے گا۔

برائے دفع جن از خانہ و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پر پڑھے: اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّ اَكِیْدُ كَیْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۝ ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے۔ یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھ دے۔ انتہی۔

لیکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ۝ پھر اس کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے: اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ اور ایک لونگ کو ہر روز کھلائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے ہمبستر ہوتا رہے۔ مولانا نے فرمایا ہے ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اُس کے قد کے برابر لے اور اُس پر نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ۝ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور پھونکے +

برائے دروزہ

جس عورت کو دروزہ ہو۔ ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے۔ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًّا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اُس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلدی بچہ جنے گی +

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو، تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسَىٰ ابْنًا صَالِحًا طَوِيلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیا بکیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے +

برائے زنے کہ فرزندش نزید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھ کو خبر دی اس شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے، کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو جوائن اور کالی مرچ لے اور دونوں چیزوں پر دوشنبہ کے روز دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے۔ ہر بار درود شریف پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ اور اُس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک +

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص نے مجھ کو خبر دی۔ کہ عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو۔ تو اُس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستّر بار يَا مَتِينُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا +

برائے زن ساحرہ یعنے ڈائن

جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے اور آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے :- وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ پھر کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دے اور کہے۔ ذُكِرْتِهَا فِيْ قَلْبٍ لَعَائِنَةٍ۔ پھر اس کو ڈھک دے کابی کے نیچے یا طباق کے نیچے +

ایضاً برائے زخم چشم

جو نظر والے یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اُس کا نام لے کر پکارے نظر لگاتے وقت جب خود اُس کا ذکر کرے۔ تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

میں کہتا ہوں کہ اس کو شُرجی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ گذر چکا +

ایضاً برائے زخم چشم

جب نظر لگانا اور نظر لگانے والا ثابت ہو جائے۔ تو اُس کے مُنہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اُس کی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لے کر اس پانی کو معیون پر چھڑکے تو اُسی دم اچھا ہو جائے گا' اس کو بھی شرجی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے۔ اور اوپر گذر چکا ہے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے۔ مولینا فرماتے تھے، کہ صحیح مسلم میں رفعاً آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پہ غالب ہوتی۔ تو نظر غالب ہوتی' اور جب کوئی تم میں سے دھلاوے تو دھو دو۔ کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اُس کا بُرا ماننا عبث ہے :-

فائدہ: عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اُس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو۔ کہ اس کو نظر نہ لگے' مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہے کہ یہ جو لڑکے کو کالا ٹیکا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنْتَهٰى۔ میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے، مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا۔ میرے والد کے معاصر و محب تھے' بڑے موحد و فقیہ متقی تھے۔ ان کی بہت کتابیں ہیں نصیحت المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر الشہادتین میں ترجمہ مشارق ترجمہ در المختار۔

رسالہ جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولھم۔

ایضاً برائے زخم چشم

یہ وہی عمل ناگا ناپ کردعا پڑھنا ہے، جو شرجی سے نقل ہو چکا ہے، فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا اذونیا اصبات ال شنداى اور وہاں یوں ہیں ادونیاى اصباؤت ال شیدائ اور بجائے لفظ انتہت وہاں اشہت ہے اور النجا النجا والوحا والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل ہیں، کیفیت اس کی یہ ہے کہ ایک ناگا پاک تین ہاتھ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے۔ جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت پڑھے جس پر نظر لگی ہے پھر اس ناگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کرے اس کو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار مکرر پڑھے اثر بد نظر کا دور ہو جائیگا۔ طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اِشْرَاھِیا براھیا اذونیا اصبیات ال شدای عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شہت بھت انہت بانقطاع النجا بِالَّذِي لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللهِ تَعَالٰى وَاللهُ تَعَالٰى بَرِيْئٌ مِّنْكِ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور بجائے فلاں بن فلانہ کے نام اس کا اور اس کی والدہ کا لے۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جس پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری سے اطبا رعاجز آچکے ہوں، اس کے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا حَیُّ پھر اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن تک پیے

میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا کہ وہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے ✦

برائے گم شدہ

جس کی کوئی چیز کھو جائے وہ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش یا حفیظ کہے۔ پھر یہ آیت پڑھے۔ یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ۔ اس کو بھی ایک سو انیس ۱۱۹ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس گم شدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا۔ اور تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے واز خواص مجرّبہ ایں سورہ آنست کہ برائے گم شدہ ہفت بار ایں سورہ را خواندہ گرد اگر دسر انگشت شہادت بگرواند و بعد از تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ خواندہ و سنگ ریزہ زند آں گم شدہ یافتہ شود۔ واللہ اعلم ✦

برائے شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لئے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں تھامیں اور اس کو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھا رکھیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اُس کا نام بدھنی میں لکھیں اور سورۂ یٰسین کو مُکْرَمِیْنَ ۝ تک پڑھے، سو اگر وہی شخص چور ہوگا، تو بدھنی گھوم جائیگی پھر اگر نہ گھومے تو اُسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتے ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کر کے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

برائے بردہ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھڑی میں دو پتھروں کے نیچے درمیان رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدِكَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اَضِقْ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر آیت لکھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ

محفوظ پھر یہ دعا پڑھے :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ مولانا اسحاق رحمۃ اللہ علیہ واسطے گمشدہ چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہوگئی ہو۔ یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جاوے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفَ ذَرَّۃٍ اِنْتَھٰی

برائے برآمد کار

سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے اخیری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یکشنبہ کے دن فجر کی سنت وفرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتھی۔ میں کہتا ہوں کہ کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے۔ شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اس حدیث کا اتنا پتا کسی کتاب معتبرہ حدیث میں نہیں ملا لیکن طریقہ مجرب علماء عالمین ہے واللہ اعلم +

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں اس کے نکاسی ہو اس تنگی سے جس میں وہ مبتلا ہے تو وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر روبقبلہ ہو کر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھے اور دوسری روایت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کے عوض سورہ وَالتِّیْنِ کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے :۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ اِجَابَۃَ دَعْوَتِیْ ۔ تو اسی رات اگر وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ورنہ اسی طرح دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسی طرح سات رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔ انتھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ طریق استخارہ کا مجرب ہے مشائخ سے اور جو طریق اس کا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا ہے، وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل اور آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے۔ کہ وہ بھی کرے یا یہی کرے۔ یہاں تک کہ تشفی خاطر دل ہو +

استخارہ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطاف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علے الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے کہ میں ہر روز اصلاح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالےٰ میرے سارے حرکات و سکنات اس دن میں یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کے صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین بن عربی اور شیخ ابوالعباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارے کی جس طرح کہ شیخ محی الدین بن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ہر ماہ یا ہر سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑھے۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور سورہ قل یاایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑھے۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعاء استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جس جگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَآ اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ حَقِّيْ وَحَقِّ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَآ اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ حَقِّيْ وَحَقِّ غَيْرِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَسَآئِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔ اشیاخ طریق نے کہا ہے کہ جو شخص استخارے کو ہر دن یا ہر رات کریگا وہ کوئی اور کبھی قبیح حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کریگا، یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی۔ بلاشک قَالُوْا وَجَرَّبْنَا ذٰلِكَ وَرَاَيْنَا عَلَيْهِ كُلَّ خَيْرٍ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّفْوِيْضِ اِلَيْهِ پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کے لئے جس کے لئے اللہ سے استخارہ کیا ہے بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس باب میں اس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کردے گا، یہاں تک کہ وہ کام انجام ہوجائے گا، اور اس کام

کی عاقبت محمود ہوگی، اور اگر اس کام میں اس پر کوئی شر ہوگا تو ضرور ہے کہ دل اس کا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کے تحصیل کے اس پر مشکل ومتعذر ہوجائیں گے اس وقت یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کا نہ کرنا اس کے لئے اختیار کیا ہے، اب اس کے فقد سے دردمند نہ ہو۔ بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے:۔ وَاعْمَلْ يَا اَخِيْ بِذَالِكَ وَلَوْ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ وَتَقُوْلُ فِي الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ يَوْمِيْ هٰذَا اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْاُسْبُوْعِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰى وَهٰكَذَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى هُدَاكَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ:۔

برائے تپ

جس کو تپ آتی ہو، اس کا عمل یہ ہے کہ ایک کاغذ میں یہ دعا، لکھے اور اس کے بازو پر باندھے جلد اچھا ہوجائے گا۔ اس میں نام تپ کا ام ملدم آیا ہے۔ یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے اس میں الفاظ قول جمیل وشرجی کے یکساں ہیں، بلا تفاوت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

برائے خنازیر یعنی کنٹھ مالا

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو، تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو، اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر دعا پھونکے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ وَهَادِيَةِ كَفِّ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَآءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَلِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ:

برائے سرخ بادہ

جس کے بدن پر سرخ بادہ ہو وہ اس دعا، کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اشارہ کرتا جاوے وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَآءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَالَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَآءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اَمْرٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۰

برائے ضعف بصر

جس کی آنکھ سے کم سوجھتا ہے۔ وہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھا کرے: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۰

برائے صرع یعنے مرگی

جس کو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لے کر یک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے یَاقَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَاقَہَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوائے یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عِزِّ عَزِیْزٍ وَّسُلْطَانِہٖ یَامُذِلُّ

شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھکو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ میں کہتا ہوں کہ ان اعمال میں سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں آئے، میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے میں یکساں ہیں، اب میں بقیہ مشائخ معتمدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں ۰

فائدہ:- میرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر مؤلف کتاب قول جمیل تھے، مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ میرزا صاحب نے بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں سے لکھے ہیں، ان کو اس جگہ نقل کیا گیا ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لایق اعتماد ہیں ۰

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت وقصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے، طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو معہ بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر سورہ الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار ویکبار پھر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے، ان بزرگوں کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالیٰ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہے، اور جب تک کام نہ ہو مداومت رکھے، اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے، اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں لیکن رعایت عدد وتر کی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر کو دوست رکھتا ہے خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا، کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا باآواز بلند

پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو بخش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں مجدد الف ثانی کے ختم میں معمول دعا کا اسی طور پر تھا میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابو یزید بسطامی و ابو الحسن خرقانی اور بعد ان کے ہوئے اُن سے شاہ نقشبند سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضاء حاجات و حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعداء و حسّاد و بفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور ننانوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورۂ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت پوری ہو گی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی اور سات دن تک اسی طریق پر ضرور مداومت کرے۔ قَالَ وَجَرَّبْنَاهَا كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ اُوْصُوا لِمَنْ وَصَا اِلٰى مُرَادِهٖ اَنْ لَّا يَفْشِيْ سِرَّهٗ لِاَحَدٍ مِّنَ السُّفَهَاۤءِ كَيْلَا يَسْتَعْمِلُوْا فِيْمَا حُرِّمَ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ التَّرْكِيْبُ عَادَةً لَّهُمْ يُدَاوِمُوْنَهَا وَيَعْمَلُوْنَ بِهَا كُلَّ يَوْمٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً اَوْ دُبُرَ كُلِّ الْمَكْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ فَعَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ يَنَالُ السَّبَادَةَ وَهُوَ اَعْظَمُ الرُّكْنِ وَاَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِي الطَّرِيْقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ بَعْدَ اِسْمِ الذَّاتِ وَنَفْيِ الْاِثْبَاتِ كَذَا ذَكَرَهٗ اَبُو السُّعُوْدِ اِنْتَهٰى۔ محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہے لیکن آباؤ اجداد و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کے بھی حاصل تھی اس لئے میں نے اس ختم کا ذکر کرنا مناسب جانا برکات اس ختم کے لاتعد عند حد ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بھی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد بن علی شوکانی نقشبندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے، وللہ الحمد۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح نے فرمایا ہے:۔

در اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب ست و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ وَیَا بَدِیْعُ یک ہزار و دو صد بار در اوّل و آخر درود صد بار نیز خواہ تنہا خواہ یک جماعت نیز مجرب ست انتہیٰ۔

ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار، درود ایک سو بار الم نشرح اُناسی بار، اخلاص ایک ہزار ایک بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے۔ واللہ اعلم ٭

ختم حضرت مجدّد شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑھے پھر پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح لازم کر لو۔

ختم قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے بر آمد مہم کے مجرب سمجھا ہے، عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے۔ بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار، پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پرفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار، پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

ختم ایلاف

اس کا بہ نیت دفع سحر گیارہ بار یا ایک سو ایک گیارہ بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑھنا بعد نماز کے مجرب ہے۔ وللہ الحمد۔

ختم برائے میّت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ احد مع بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود شریف پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو بخش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند بازو یا گلے میں باندھے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٭

تعویذ برائے رفع تپ ولرزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ انتھی۔ میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں باری سے پہلے تین بار میں تینوں پتے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سے چاٹ لے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے اس کا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا، یہ عمل واسطے تپ غب کے نہایت نافع ومجرب ہے، وللہ الحمد ٭

برائے سُرخ بادہ

اس کا عمل وہی ہے جو بعینہٖ اوپر گذر چکا ہے ٭

برائے دردِ چشم

بعد نماز فرض کے آیت فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ دس بار پڑھا کرے اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے، مگر عدد کا فرق ہے ٭

برائے چیچک

اس کا عمل وہی پڑھنا سورہ الرحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کے ہے، ذکر اس کا ہو چکا اوّل تو چیچک انشاء اللہ نکلے گی ہی نہیں اور وہ اگر ظاہر ہوگی تو مضرت نہ کرے گی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے جو بعینہٖ عبارت ذیل میں درج ہے :-

واز خواص مجربہ ایں سورہ یعنی سورہ بقرہ آں ست کہ در ہنگام برآمدن آبلہ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا ناشکنہ ایں سورہ بتجوید وترتیل بہ حضور طفلے کہ خواہند خوانندہ دم کنند وطفل ہم ناشتا شکستہ باشد بفضل الٰہی آں طفل را دراں سال چیچک نہ برآید واگر برآید سہل وآسان گردد وآسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست کہ وقت شروع قرأت آں دو نیم پاؤ برنج باشکر وجغرات بہ قدر حاجت مستحقی را دراں مجلس بخوردن دہند وآں مرد بحضور قاضی وطفل بخورد ۱۲۔ انتہٰی۔

میں نے اکثر یہ عمل اطفال خورد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا ٭

برائے شفاءِ مریض

یہ وہی عمل آیاتِ شفا، کا ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے ÷

ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یَا سَلَامُ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب قدس سرہٗ کے پڑھا تھا، اللہ تعالیٰ نے شفاء بخشی ÷

برائے حفظ زراعت

اس دعاء کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کر کے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ وَیَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ النَّبَاتَ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ ھٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْھَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

برائے دفع خواب پریشان

اس کو لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ ÷

برائے آماس گلو

دن پیر یا جمعے کے لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِیْ اللّٰہُ ھُوَ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ ... اللَّوْحِ

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعے کے اس کو لکھ کر کمر میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَحِیْمُ كُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ ÷

دعائے یونس علیہ السّلام برائے ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہٗ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یہ دعا ذوالنون علیہ السّلام کی ہے اُنہوں نے اس کو شکم ماہی میں پڑھا تھا۔ جو مسلمان اس دعاء کو کسی کام کیلئے

پڑھتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہو جاتی ہے "الحق این دعوتے است بغایت مجرب التاثیر و نہایت سریع الاثر است در ہر باب و در ہر امر یکہ خواہد بدین آیہ کریمہ دعا کند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعدد ذکر کردہ اند آسان ترین انواع آن است کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخواند و اگر نتواند یک ہزار و دو صد بار بخواند اوّل و آخر چند بار درود لازم گیرد" یعنی ایک طریق یہ ہے کہ بارہ دن تک ہر روز بارہ ہزار بار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑھے اوّل و آخر درود پڑھے۔ **دوسرا طریق** یہ ہے کہ سوا لاکھ بار پڑھے بہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جس کا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو۔ سو اس دعا کے نہیں ملتا اسکی شان میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ انتھی۔ جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا۔ تو چالیس دن میں سوا لاکھ بار ہو جائیگا شاہ عبد العزیز نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہے، کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے، دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا تاریک مکان میں بیٹھ کر شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے، اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے، اور لمحہ لمحہ میں اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتا رہے، تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے انتھی:۔

میں کہتا ہوں حدیث سعد ابی وقاص میں فرمایا دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ الخ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ رواه الترمذي والحاكم۔ ابن انسی کا لفظ یہ ہے إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا مَكْرُوْبٌ إِلَّا فُرِّجَ عَنْهُ كَلِمَةُ أَخِي يُوْنُسَ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ الخ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ رفعاً سعد سے یہ ہے فَإِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ۔ خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھ کو خواص آیہ وَذَا النُّوْنِ إِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا تا آخر آیت إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ سکھائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِي شَيْءٍ وَعَجَزَ مِنْ تَحْصِيْلِهٖ أَوْ دَفْعِهٖ أَوْ عَزْلٍ مِنْ مَنْصِبِهٖ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَنَالَهٗ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ الْمَذْكُوْرَةَ بِتَمَامِهَا إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بِلَا زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا يَفْصِلُ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي أَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ يَقْرَأُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُدَاوِمُ عَلَيْهَا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا بِلَا سَكْتَةٍ مِنَ الْأَيَّامِ وَإِذَا تَمَّ الْأَرْبَعُوْنَ فَلْيَنْظُرِ الْأَمْرَ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰكَذَا أَجَازَنِي وَ

قَالَ وَهِیَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ وَبِهٖ اِلَّا ذْنٌ مِنَ الْحَقِیْرِ لِمَنْ یَطْلُبُہَا بِالْخَطِّ وَالْقَلَمِ فَلْیُدَاوِمْ عَلَیْہَا بِاعْتِقَادٍ تَامٍّ

اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار بار پڑھے گا، وہ جو مرتبہ مانگے گا، پائے گا، رزق کی وسعت ہوگی، ہم و غم دور ہو گا، کشف ضرر فتح باب خیرات ہو کر شر شیاطین و ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک ہیبت اور ہمیشہ مبسوط رہے گا۔ وباللہ التوفیق ✧

چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے، در فضایل بعض اعمال کہ ثبوت آں یقینی است۔ پھر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان و نماز روزہ و حج و ذکر خدا بزبان و دل مع تخلیہ ظاہر و باطن و تحلیہ قلب لکھ کر کچھ حال فضیلت تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر و حوقلہ کا لکھا ہے، پھر ذکر اسمار حسنیٰ کا اجمالاً پھر نفع بعض اسمار خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق و غنا وغیرہا کے پھر کیفیت تلاوت قرآن کی بتائی ہے، پھر بعض سورہ کے فضائل لکھے ہیں، پھر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے، پھر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات و عبادات کے لکھا ہے، یہ کتاب چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے، لائق اس کے ہے کہ اطفال خورد سال کو ابتدا حرف شناسی زبان فارسی میں پڑھائی جاوے، اور منتہی لوگ اس کو اپنا دستور العمل مقرر کریں نہایت نافع ہو گی۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق ✧

دعائے حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ متوفی ۶۵۶ھ ہجری کی منسوب ہے، یہ دعا ان کو خواب میں الہام ہوئی تھی اس کا ذکر شعرانی نے منن کبریٰ میں بھی کیا ہے، علمائے مشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفت و قضائے حاجات میں اتفاق ہے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اس کی شرح لکھی ہے اور فوائد و منافع ذکر کئے ہیں، ستر فائدے سے زیادہ اس میں ثابت ہوئے، یہ دعا مشتمل ہے اسمار و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا کا ایسا نہیں ہے جس میں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو، جو طریق دعوت کا واسطے اس دعا کے بیان کیا ہے، وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے، ایسے مبارک الفاظ ہیں، کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہو کر صدق نیت و حسن طویت و حضور قلب و طہارت کے ساتھ بے دعوت بھی پڑھے گا۔ تو بھی اثر اس کا ضرور ظاہر ہو گا، یہ دعا مع مختص شرح ہندوستان میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے، حاجت نقل عبارت و بسط کلام کی اس پر نہیں، یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر زحمت ہے، جب یہ دعا بشرائط پڑھی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق و حب زوجین و زبان بندی اعدا و شفاء مریض و تسخیر سلاطین و اُمرا و محافظت کشتی و ادائے قرض و سلامتی ایمان و لُقطہ و غیب حرز

سارقان ودافع سموم او جاع ودافع فقر وافلاس وبرائے سلامت ماندن عمارت باغ وخانہ ودفع سجن وہزیمت اعدا وہیبت در دل رعایا وخلاص از فسق ولہو ودفع خطرات وساوس واشراف بر خواطر وازالہ آفت ونصرت بر اعدا ودفع چشم زخم الی غیر ذالک کے حکم اکسیر اعظم وتریاق مجرب کا رکھتی ہے وباللہ التوفیق معمولات مظہریہ میں کہا ہے کہ مداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیر است وہم سپر نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ ست۔ انتہیٰ

فائدہ۔ اس جگہ یہ بات ہر دم یاد رکھنے کے لایق ہے کہ جو دعوت مشائخ واہل علم سے منقول ہیں اور اُن کے فوائد مجرب نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف تلاوت اور اُس کے آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ وصلوٰۃ ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ وصیغہائے ساختہ وپرداختہ درود پر قانع ومقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام لایق نفع تام ومدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب بھی ہے کہ اُس نے اس حیلہ وفن سے اُمت اسلام کو اللہ ورسول کے کلام سے روک کر کلام اُمت پر مشغوف کیا اور برکات وحی ونبوت سے محروم رکھ کر ایک جہاں کو پیر پرست اور گور پرست بنا دیا، یہ لوگ اگر ہمراہ مداومت تلاوت قرآن ومواظبت اذکار وادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک خفی وجلی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے تو اس سے بمراتب بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں اور کتاب وسنت سے علیحدہ جا گرے، ملا علی قاری نے دیباجہ حزب الاعظم میں اربعین اسمی ودعائی قدح وغیرہ سے منع کیا ہے اور محمد بن علی آفندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن کریم واحادیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں، بلکہ ہر مطالب دینی ودنیاوی اور قضاء حوائج صوری ومعنوی کے لئے قرآن وحدیث ہی کا استعمال کریں، وباللہ التوفیق +

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفاء بیمار وحفظ آفات وحوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے اس میں کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے بلکہ منفعت اس کی قرأت وختم کے واسطے رفع آفات وحصول سلامت کے مجرب ہے واسطہ جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے، ہر قرن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتاب اصح کتب اسلام سے ہے روئے زمین پر اس کا قاری ومتوسل ومعتقد وعامل ہر خیر وبرکت کے لایق ہے اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن حمزہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان سے ہیں نے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے یہ بات کہی، کہ اِنَّ صَحِیْحَ الْبُخَارِیْ مَا قُرِئَ فِیْ شِدَّۃٍ اِلَّا فُرِجَتْ وَلَا رُکِبَ بِہٖ فِیْ مَرْکَبٍ

الّا بحا قال وکان مجاب الدعوۃ قد دعا بقلبہ اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے کتاب البخاری الصحیح یستسقی بقراءتہ الغمام واجمع علی قبولہ وصحۃ ما فیہ اہل الاسلام ذکرہ القسطلانی فی شرح البخاری اور شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے :-

کہ بسیاری از مشائخ وعلماء وثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات وکفایت مہمات وقضائے حاجات ودفع بلیات وکشف کرامات وصحت امراض وشفاء مرضیٰ ونزد مضایق وشدائد خواندہ اند ومراد ایشاں حاصل شدہ وبمقصود خود رسیدہ اند وقد وجدوہ کالتریاق مجرباً وقد بلغ ھذا المعنیٰ عند علماء الحدیث مرتبۃ الشھرۃ والاستفاضۃ انتھیٰ بمعناہ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قرأت صحیح البخاری نحو عشرین ومائۃ مرۃ فی الوقائع والمھمات لنفسی وللناس الاخرین فبای نیۃ قرأتہ حصل المقصود وکفی المقصود انتھیٰ۔ بالجملہ اس کتاب کی قرأت کا تجربہ علماء محدثین واہل معرفت وفقہ میں درجہ شہرت وتواتر کو پہنچ چکا ہے اس حد تک کہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن ومقام کے اپنی کتاب فرمائی حکاہ القسطلانی بسند صحیح انتھیٰ ملخصاً من کتاب ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل آخر ۱۳۰۰ھ میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مر گیا، یہ خبر صاحب جوائب نے بقید ماہ وسال درج جوائب کی تھی جس طرح قرآن شریف کے پارے تیس ہیں اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پاروں پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن مجید کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں اسی طرح بمقتضائے حال ووقت اس کتاب کو ختم بھی کرنا چاہئے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی۔ فقط یہ پایا کہ اس کا ختم کذا وکذا نفع دیتا ہے بہر حال باوضو ہو کر منطرف قبلے کے کر کے ساتھ خضوع وخشوع وحضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اس کا متیقن ہے۔ وللہ الحمد ⁂

برائے درد سر

شوکانی نے طبقات کبریٰ میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے :- وکان یقول علمنی الخضر علیہ السلام رقیۃ للوجع فقال اذا اصابک وجع فضع یدک علی الموضع وقل وبالحق انزلناہ وبالحق نزل لم اذل اقولھا علی الوجع فیذھب عنہ انتھیٰ

برائے رد گم شدہ

شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجیؒ کے لکھا ہے وَكَانَ يَقُولُ مِمَّا جَرَّبْنَاهُ لِرَدِّ الضَّالَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ وَيَقْرَءُ قَبْلَهٗ سُوْرَةَ وَالضُّحٰى ثَلٰثًا قَالَ وَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ فَصٌّ فِيْ دِجْلَةٍ فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْفَصَّ فِيْ وَسْطِ اَوْرَاقٍ كُنْتُ اَتَصَفَّحُهَا اِنْتَهٰى۔ یہ دونوں اعمال در دسر ورد ضالہ میری خیر الخیرہ میں مذکور ہیں:۔

برائے دیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا خواب میں دیکھے گا۔ خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وَاَنَا جَرَّبْتُهَا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ الْاِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاَوْهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ سورہ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سوئے گا، وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا، اور اس کا ہر مقصود حاصل ہو گا، اس کو مجرب عظیم کہا ہے، صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں، یہ امر راجع ہے طرف حال رائے کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں۔

صلٰوۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے، اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو جوف لیل میں ہزار بار پڑھے گا۔ اس کی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہنچے گی جیسے برق خاطف، یہ درود تریاق جسم واکسیر اعظم ہے، امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں، مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں دی تھی، کہ ہر روز ستر بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے، انہوں نے اجازت اس کی عام دی ہے صیغہ اس صلٰوۃ کا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِنْتَهٰى۔ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ

جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے گا، وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواب میں دیکھے گا اور اُس کے سارے حوائج پورے ہوں گے، بعض کا لفظ یہ ہے مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ تنجینا بہ تخفیف و تشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر یونس علیہ السلام دونوں باب سے آیا ہے:- وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ

اس کو مغاربہ صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں، اس لئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے و لہٰذا اس کو اہل اسرار مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہیں، حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے، اکسیر فی سبب التاثیر مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے، صیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اِنْتَهٰى ـ قرطبی نے کہا ہے، کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز اکتالیس بار پڑھے یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے ہر ہم و غم کی تفریج اور ہر کرب و ضرر کا کشف کر دے گا اور اُس کا کام آسان اور اُس کا حال اچھا اور اُس کا رزق وسیع ہو جائے گا، ابواب حسنات و خیرات کے اُس پر مفتوح ہو جائیں گے، حوادث دہر و شر نکبات جوع و فقر سے امن میں رہے گا، اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ہو گی، وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ ملے گی، انتہیٰ :- شیخ محمد تونسی رح کہتے ہیں، جو شخص اس درود شریف کو ہر روز گیارہ بار پڑھے گا، گویا آسمان سے رزق اُترتا ہے، زمین سے رزق اُگتا ہے، امام دنیوری رح نے کہا ہے کہ ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت غنیہ حاصل ہو گی، اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا، تو مراد سے زیادہ دیکھے گا، اور اگر ہر روز سو بار پڑھا کرے گا، تو غرض کو فوق المراد پائے گا :-

فائدہ :- صیغے درود ہائے ماثورہ قریب تیس کے ہیں، جن کو مع سند کے کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر و حدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ و سلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم پر افضل عبادات و احسن حالات و اعظم قربات و اشرف مقامات ہے، ادب درود شریف کا یہ ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد صلّی اللہ

علیہ وآلہ وسلم) اور لفظ آل واصحاب ہو ایک درود شریف وسلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوٰۃ متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے خذ حرف قل الفاً اور ابتدا صلوٰۃ میں لفظ صلوٰۃ وسلام کا اعادہ کرے اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے جس طرح حدیث میں دربارہ تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا و ملاء کذا آیا سب آداب صلوٰۃ ناریہ میں بحمدہ تعالےٰ موجود ہیں غرضیکہ بعد تلاوت قرآن وذکر خدا کے کوئی وظیفہ دعا بہتر درود شریف سے نہیں اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے ❖

برائے کشف وقائع آئندہ

قول جمیل میں لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو مل کر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالےٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اس پر ظاہر فرمائے پھر اسم ذات کا ذکر شروع کرے بغیر آنکھ بند کئے ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش و نور پائے سات دن یا مانند اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بعد اس کے فرماتے ہیں:۔ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مؤلف نے سچ فرمایا اس کی کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے انتہیٰ ❖

میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اس لئے جد وجہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے لہٰذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے:۔

کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبرےٰ است و رسوم ایشاں ہیچ نمی ارزد انتہیٰ:۔

پھر اس کے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یَا عَلِيْمُ - یَا مُبِيْنُ - یَا خَبِيْرُ یا یہ ہر دو طریق کو بہ باستثنائے مصاحف۔ انتہیٰ:۔

اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن الصباح یعنی عن المصباح ہم کو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ ماثورہ کو دربارہ استخارہ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں ❖

برائے کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے وہ یہ ہے، کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک وغسل وخوشبو کے مصلّے پر بیٹھ کر داہنی طرف سبُّوحٌ کی ضرب لگائے، اور بائیں طرف قدّوسٌ کی اور آسمان میں رب الملائکہ کی اور دل میں ذی الروح کی، انتہیٰ۔

برائے حصول امر مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے واسطے مقدر ہو، پھر داہنی طرف یا حیُّ کی ضرب لگائے، اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔

برائے انشراح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کے دُور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لآ الٰہ الّا ھو کی اس طرح ضرب لگائے کہ جس طرح نفی اثبات میں بیان کیا گیا ہے، اور الحیّ کی ضرب داہنی طرف اور القیّوم کی ضرب بائیں طرف لگائے۔

برائے شفاء مرض وغیرہ

جب اللہ تعالےٰ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے، بیمار کی شفا کا، یا دفع گرسنگی کا، یا کشائش رزق کا، یا مغلوبی دشمن کا، تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسماء حسنیٰ میں سے لیکر اس نام کو وہ ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے، مثلاً یوں کہے۔ یَا شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلُّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ۔

ربط قلب بشیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا، شاہ ولی اللہؒ کہتے ہیں۔ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَظَاهِرَ كَثِیْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَنِیًّا كَانَ اَوْ فَقِیْرًا اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحَذَائِهِ صَارَ مَعْبُوْدًا لَّهُ فِیْ مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاۤءِ عَلَی الْعَرْشِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِیَةً سَوْدَاۤءَ فَقَالَ اَیْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاۤءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا تَعْنِیْ اللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِیَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَیْكَ اَنْ لَّا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ وَلَا تَرْتَبِطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَا بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ الَّذِیْ وَضَعَهٗ عَلَیْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَیَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔ اِنْتَهٰی۔

یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب بشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے، اور اس عبارت میں ارشاد کیا ہے کہ عبادت میں کوئی شے بھی سوائے اللہ واحد کے قبلہ توجہ نہ ہو، خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ۔

میں کہتا ہوں آیۃ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا ۝ باشارۃ النص نافی ناہی ہے، تصور شیخ سے ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں +

برائے کشف قبور و استفاضہ بدان

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے، سورہ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے ہو بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر ولا الٰہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے، پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اس کو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگاوے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے، پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس دل پر۔ انتہٰی + یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر کچھ تکلم نہیں کیا۔ ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے۔ یہ کشف قبور اس لئے نہیں ہے کہ حال نعیم و عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے، بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح کے ہے +

سو ہر چند ایک جماعت کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں لیکن اور شرع سے اس کا رائحہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے، حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے، اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗٓ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖٓ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْا لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

پس جب کہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا، کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے، تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ یہ عمدہ عمل ہے، اور تین چیزیں جن کا استثنار کیا ہے، گو روح اپنے مقر میں ہو، یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سے عامل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیار کو نہیں کر سکتے۔ پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا، تمہارے بھائی صاحب دن احد کے شہید ہوئے، تو اللہ تعالے نے ان کی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے اشجار جنت پر آ کر جنت کے میوے کھاتے ہیں، سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایہ عرش جگہ پکڑتے ہیں۔ انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا اور خوابگاہ پاکیزہ

پائی تو کہا:۔ مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّةِ لِئَلَّا یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّةِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ اَلْاٰیَة رواہ ابوداؤد۔ یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ وعلو منصب کے اخبار سے اپنے حال کے عاجز رہے اس لئے کہ بعد موت کے عمل ان کا بالکل منقطع ہوگیا تھا، حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہے پھر ولی سے بعد موت کے فیض وفائدہ لینا، اور اُن کا فیاض ہونا کس طرح ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ حق ساتھ استفاضہ واستفادہ کے ہمارے حضرت محمد صلےٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام ہیں۔ کہ ان کی ارواح سے فیضیاب ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ استفادہ بسبب کم مایگی وکم رتبگی مستفید کے نہیں ہوسکتا ہے، تو یہ بات خلاف واقع ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے حیات ہیں اہل کفر وفسق حاضر ہوکر استفادہ کرتے تھے، حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی۔ غرضیکہ یہ دعویٰ مشائخ کا طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اس کا پایا جانا یا سلف صلحاء سے اس کا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے، ہمارے نزدیک ایسے مسائل ومکاشفات میں توقف کرنا سلوک السبیل سلامت ہے اوپر گذر چکا ہے۔ کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے اور یہ تو اس سے بھی بڑھ کر بات ہے حالانکہ سارے مشائخ وقدمائے صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ طریقہ باطن شید بکتاب وسنّت ہے، اور جو طریقہ کہ خلافِ شریعت کے وہ مقبول نہیں واللہ اعلم +

صلوٰۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے:۔ وَلِلْجِشْتِیَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَھَاءِ مَا تَشُدُّ ھَا بِہٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاھَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ تَعَالٰی +

صلوٰۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اس کا نام اس لئے رکھا ہے کہ مطلب براری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جس کو سخت حاجت پیش آئے وہ بعد جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور سو بار یوں کہے:۔ اے آسان کنندہ دشواری ہائے وائے روشن کنندہ تاریکی ہائے پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری

رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالےٰ ضرور دعا اس کی قبول ہوگی۔ انتہیٰ +

فے قول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل رداء کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور اشعار گردش حال ہے پس بس لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور ظاہر اس نماز میں کوئی فعل مشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر وہ عاجزین کا اصل سنت میں موجود ہے۔ واللہ اعلم +

برائے سلب مرض

بیماری کا دُور کر دینا یوں ہوتا ہے۔ کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے۔ اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے۔ سوائے اس تصور کے کہ مریض کی بیماری اُس شخص کی طرف آجائے گی اور وہ اچھا ہو جائے گا، قول جمیل میں کہا ہے۔ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ انتہیٰ۔ مولانا عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں، ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو۔ تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ اور زبان سے بھی کہے: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات و تضرع کے درمیان میں کہے۔ کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زایل ہو جائے +

دوسرا طریقہ یہ ہے جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے، انتہیٰ:۔

میرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔

قاعدہ سلب آں است کہ تصور نماید کہ بانفسے کہ اندروں میرود عوارض جسمانی شخص از قلب او می برآید و کشیدہ میشود و بانفسے کہ بیرون مے آید تصور نماید کہ آں عوارض معہودہ جسمانی بر روئے زمین می افتد و از اندرون سلب کنندہ بیرون می آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردد و مریض را پیش رو نشانیدہ بقدر پانصد نفس سلب مرض باید کرد۔ انتہے۔

یہ ترکیب ماورائے ہر دو ترکیب مذکور ہے +

برائے اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے، کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرکے اپنے نفس

کو اُس شخص کے نفس تک پہنچائے۔ پھر اگر اُس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے، ہکذا فی القول الجمیل اس کے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آئندہ کا طریقہ مشائخ پر لکھا ہے، کہ بذریعہ ہاتف یا بذریعہ یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہے۔ پھر طریقہ دفع بلائے نازل کا بیان کیا ہے، صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے۔

تنبیہ میں نے اس رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے، جو نہایت صحت وقبول شہرت کے ساتھ ماثور ہیں، اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے، اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول ومعمول بہا ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح ومجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے، اس وجہ سے کہ اُن میں طول عمل تھا، یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے، یا صورت شرعی سے بعد پایا جاتا تھا، وہ بے گنتی ہیں :-

اگر جملہ را سعدی انشا کند　　　مگر دفترے دیگر املا کند

ان اعمال کے بجالانے میں وجود اثر کا اسی وقت متحقق ہو سکتا ہے، کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو۔ جن اشخاص اہل علم ومشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقویٰ اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے، کہ ان اعمال کا تخلف نہ کرتا تھا، اب جو اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کے کرتے ہیں، تو اثر کامل نہیں پاتے اسلئے یہ خیال کرتے ہیں، کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں، حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ عمّال کا ہے عمل کو محل قابل میسر نہیں آتا، اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے، یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے، کہ محل ناقابل نفع میں ظاہر نہیں ہوتا، ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں، اسی طرح حال ہر دعائے نافع کا ہے، کہ کثرت فسق کیوجہ سے اسکی تاثیر نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم۔

فصل بیان میں اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مزینہ دارمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، کہ دو مرد صحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ملاقات کرتے، تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ نہ پڑھتے۔

برائے انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کر کے مسجد جامع میں جائے اور یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَاَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیْ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لے وَھُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ اِنْتَھٰی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر۔ +

برائے حصول قوت بر طاعت و رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۲۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دے گا، اور ہمزاد و شیاطین سے کفایت کریگا، اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت ورد خوانی اس بطاقہ میں مدام نظر کریگا، تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَھُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ +

برائے نجات روز قیامت و حیات قلب

امام احمدؒ نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھوں گا، تو کچھ سوال کروں گا، دیکھا تو پوچھا اے رب لوگ دن قیامت کے بسبب کس چیز کے نجات پائیں گے فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشی کو تین بار یہ ذکر کرے گا، وہ ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ مَنْ رَّفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَہٗ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَہٗ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو شخص ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ کہے گا۔ اللہ اُس کے دل کو زندہ کر دے گا جس دن کہ دل مریں گے انتہیٰ میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسامی عظام پر۔ و للہ الحمد +

برائے حفظِ ایمان تا قیامت

ابن عمرؓ سے رفعاً مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہے تا قیامت وہ ہر دن بعد سنّت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام پھیرے خدا سبحانہٗ وتعالیٰ اس پر ایمان کو محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئیگا، راوی نے کہا ہے وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ غَنِيْمَةٌ كَذَا فِي الْبُسْتَانِ (جو کہ بعینہٖ نیچے بطور حاشیہ کے مرقوم ہے) وَذَكَرَهُ النَّسَفِيُّ بِسَنَدٍ طَوِيْلٍ لیکن اتنا زیادہ کیا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑھے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے اور پھر یہ دعا مانگے :- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ مَا اَرَدْتُ بِهَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمَا اِلٰى ذُخْرًا يَوْمَ لِقَاءِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ بِهِمَا دِيْنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَعِنْدَ مَمَاتِيْ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اللہ اس کو سلب ایمان سے امن میں رکھے گا۔ وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ ◆

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحا موحدین میں سے جو صاحب ابراہیم ادہم تھا ان سے کہا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دو کہ جب میں ساتھ اس کے دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجھے ملے فرمایا ان کلمات کو صبح و شام کہا کر ان کے کہنے سے خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اس کا مسئلہ ملتا ہے :- يَا مَنْ لَّهٗ وَجْهٌ لَّا يَبْلٰى وَنُوْرٌ لَّا يُطْفٰى وَاسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَبَابٌ لَّا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَّا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ بعض علما نے کہا ہے کہ اسم اعظم دعا یونس علیہ السلام اور یہ کلمات ہیں :- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنْتَهٰى۔

میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں اس کو اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے مگر احد سے تا کفوا احد ذکر کیا ہے رسالہ غراس الجنۃ میں ہم نے بیان اس کا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں چالیس قول ہیں

ؔلہ یہ عبارت حفاظت ایمان جو بیان کر اوپر مرقوم ہے۔ یہ ہی صاحب بستان العارفین عن ابن عمر قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما الذی یحفظ الایمان علی العبد قال من احب ان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یرقاہ یوم القیمۃ فلیصل کل لیلۃ بعد سنۃ المغرب رکعتین یقرأ فاتحۃ الکتاب مرۃ فی کل رکعۃ و سورۃ الاخلاص ست مرات و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس مرۃ ویسلم منہما جمیعا فان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یوفی بہ یوم القیمۃ زاد فی روایۃ الاخری ان یقرء انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مرۃ قبل قرأۃ قل ھو اللہ احد اذا سلم سبح اللہ خمس عشرۃ مرۃ قال الشعرانی رحمہ اللہ فعلیک یا اخی بالمواظبۃ علی ذلک و امثالہ ولا تمل من خیر تحصیح ثمرۃ ذلک سرورا یوم القیمۃ والحمد للہ رب العالمین ۱۲ منہ

سب میں راجح تر از روئے سند کے یہی حدیث ہے قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ رحمۃ اللہ علیہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تھا کہ اسم اعظم کیا ہے، اور کس سورت میں ہے کہا اس بارے میں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے۔ سورۂ بقرہ و آل عمران و طٰہٰ۔ بعض آئمہ متقدمین کہتے ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہے۔ کیونکہ یہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے، اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے:۔ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ دمیری نے کہا ہے، وَهٰذَا اِسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَاللهُ اَعْلَمُ اِنْتَهٰى:۔

میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے بھی کتاب ہدی نبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹھہرایا ہے ✤

برائے قضائے حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں، کہ یہ فائدہ مجرب و عظیم البرکۃ ہے واسطے تفریح ہم و غم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے، بعد از نماز عشاء طہارت کاملہ پر ایک ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف سولہ ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھے اور زیادت و نقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے، حیلہ اُس کی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح جس کا شمار ایک سو انتیس ١٢٩ ہے اس پر اس نام کو ١٢٩ بار پڑھے مقصود حاصل ہو جائے گا، یہ طریق اقرب طریق مستقیمہ ہے، واسطے معرفت عدد مذکور کے، اس لئے کہ شمار اس کے حرف کا چار حرف ہیں:۔ ل، ط ی، ف، یہ سب ١٢٩ ہوئے، جب ان کو اس کی مثل میں ضرب دیا تو یہ سولہ ہزار چار سو اکتالیس بار ہو گئے۔ اور اپنی حاجت کا نام لے وہ انشاء اللہ تعالےٰ پوری ہو جائے گی، لامحالہ اور ایک سو انیس بار پھر یوں کہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ یہ ظالم پر بددعا بھی ہے، اور جالب خیر و رزق و برکت بھی ہے، اس کو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر یہ کہے:۔ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے:۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرٌ اور جب قرأت اسم مبارک کی تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے:۔ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ عَلٰى خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے کُنْ مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ تَفُزْ بِسَعَادَةِ الدَّارَيْنِ لَا تَتَّخِذْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَلِيًّا وَّلَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَدُوًّا وَارْتَحِلْ بِزَادِكَ مِنَ التَّقْوٰى فِي الدُّنْيَا وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى وَاَشْهَدْ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِهٖ بِالرِّسَالَةِ وَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ

فَاِنْ قُلْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَمَنْ کَانَ مُتَمَسِّکًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِیْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَۃً فِی الدُّنْیَا الصِّدْقَ فِی الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصَ فِی الْعَمَلِ وَالرِّزْقَ کَالْمَطَرِ وَالْوِقَایَۃَ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَۃً فِی الْاٰخِرَةِ الْمَغْفِرَةَ الْعُظْمٰی وَالْقُرْبَۃَ الزُّلْفٰی وَدُخُوْلَ الْجَنَّۃِ الْمَاْوٰی وَاللُّحُوْقَ بِالدَّرَجَۃِ الْعُلْیَا +

برائے صدق ورزق وسلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قرأت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے، اور اگر چاہے کہ رزق مثل باراں کے برسے تو قرارت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت کرے اور اگر شر مردم سے سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر طلب خیر و برکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۰ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اور سورہ یٰس پڑھا کرے رزق مثل باراں کے پائے گا، اگر یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غم سے کشادگی اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق بے گماں دے تو استغفار کو لازم پکڑے اور اگر یہ چاہے کہ خوف و فزع سے امن میں رہے تو یوں کہے۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ اس کے بعد دمیری نے بلفظان اردت کذا فافعل کذا بہت سے اور ذکر کیے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا، اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مقرر ہیں +

برائے دخول بر سلطان جابر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۰ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے + وللہ الحمد +

برائے عدم جوع وعطش

دوام قرأت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے۔ دمیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔
وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا وَّصَحَّ +

برائے تجارت

سورۂ شعرا کو لکھ کر موضع تجارت میں لٹکا دے، بیع و شرا بکثرت ہونے لگے گی +

برائے خوف تلف

سورۂ قصص کو لکھ کر اس شخص پر لٹکا دے جس پر خوف تلف کا ہے، موجب امان ہے دمیری نے کہا وَهُوَ سِرٌّ لَطِيفٌ مُجَرَّبٌ +

برائے درد سر

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ گھر میں بعض بنی امیہ کے ایک ڈبہ چاندی کا مقفل برآمد ہوا اس کے اوپر لکھا تھا۔ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا رَّحِيْمًا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں فَمَا احْتَجْتُ مَعَهٗ اِلٰى طَبِيْبٍ قَطُّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ هُوَ الشَّافِيْ یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا انتظار اجازت نہ فرمایا +

برائے صداع

ایک ورقہ سفید پر لکھ کر اس کو محل صداع پر چپکا دے باذن اللہ درد سر دور ہو جائے گا دمیری کہتے ہیں صحیح مجرب د۔ م۔ ہ ل ہ

ایضاً برائے صداع

ان حروف کو ایک چوب مکان پاک میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اوّل کو سبک دابے اور یہ آیت پڑھے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۞ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اگر صداع ٹھیر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے دابے اس پر بھی نہ جائے تو ایک حرف سے دوسرے حرف کی طرف نقل کرے یہاں تک کہ صداع ساکن ہو، ضرور ہے کہ کسی نہ کسی حرف پر اس کو سکون ہو جائے گا۔ وہ حروف یہ ہیں:۔ اح الك ح ع ح امح اور جگہ مسمار کی سیاہی ہے دمیری کہتے ہیں:۔ مجرب

ذَالِكَ مِرَارًا وَبِجَمْعِهَا قَوْلُكَ ۔ اِنِّیْ حَمَلْتُ اِلَیْكَ کُلَّ کَرِیْمَۃٍ اَحْوَرًا اَعْرَضَ الْمُتَیَّمِ مَا حَنَتْ مَعْنًا وَاٰیِلُ الْکَلِمٰتِ مِنْهَا مَقْصِدِیْ وَبُعْدَ اِعْرَاضٍ یَا فَتٰی قَدْ جَرَّبْتُ ۔

فصل برائے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بسیار گفتن لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ ونفی اثبات کلمہ توحید وضرب آں بر قلب بشدو ما خواندن سورہ ہائے معوذتین صبح و شام مفید ایں معنے است و اکثار ایں کلمہ مع معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ بار برائے حفظ از مکائد نفس و ابلیس نافع است ۔

برائے عفو جرائم و حسن عاقبت

اکثار استغفار و ذکر کلمہ طیبہ و تلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب ست مداومت آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص برائے دفع عذاب قبر ۔

برائے سہل شدن سکرات موت

سورہ تبارک الذی بعد از نماز عشا قبل از خفتن در حدیث آمدہ و ہم چنیں سورہ دخان مروی است ۔

برائے حفظ آبرو و حرمت

اسم یَا عَزِیْزُ چہل و یک بار خواندہ بر روئے خود دمیدن وقت صبح و ہر وقتے کہ ارادہ رفتن نزد حاکم باشد مجرب است ۔

برائے حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا

سی و سہ آیات بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح و یَا حَفِیْظُ دہ ہزار بار بخواند ۔ و حزب البحر دریں باب مجرب است ۔

برائے دفع شر اعدائے دنیوی

وقت بے وقت و بقید طہارت و عدد و شرائط دیگر مداومت ایں دعا مجرب است و وقت خواندن ایں دعا صورت اعداد در خیال کردہ سنگ بر سینہ آنہا زند بسیار مجرب ست :۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ و خواندن سورۃ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ و سورہ فیل برائے دفع اعدا نیز مجرب است ۔

دعائے کرب

برائے مشکلات وصعوبات دنیوی دعا کرب بے طہارت و وضو بے قید عدد دریں باب مجرب است و دعا این است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً لِّیْ مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اِنْتَھٰی ۔

میں کہتا ہوں یہ دعا ذکر حصن حصین میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے +

درود برائے وظیفہ دوام

درود بایں صفت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار مداومت باید کرد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ و بہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظہ معانی باید خواند انتہی +

برائے حفظ و آفات دارین

کتاب قوت القلوب میں مسبعات عشر کو اس کام کے لئے لکھا ہے قبل طلوع و قبل غروب اس کو پڑھنا چاہیئے ہر ذکر سات بار پڑھے (۱) فاتحہ (۲) ناس (۳) فلق (۴) اخلاص (۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمہ تمجید (۸) یہ درود شریف :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ (۹) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

نوع دیگر

سید جلال الدین بخاری فرماتے ہیں اگر فرصت نہ ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر دن ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لیا کرے :۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ

وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ہ وَّ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ہ اِنْتَھٰی

میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدرے تفاوت سے آئی ہے۔ وللہ الحمد +

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ کا بعدد حروف جمل کبیر یعنے ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و مفصل ہے +

برائے محبّت و مؤدت

بسم اللہ کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کر کے پلاوے شارب کو محبّت شدید ہو جائیگی :۔

برائے خصب زرع و حصول برکت

ایک ورقہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم لکھ کر زرع میں دفن کر دے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی +

برائے زندگی اولاد

جس عورت کا بچّہ زندہ نہ رہتا ہو، وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے پاس رکھے، انشاء اللہ تعالےٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی، دیربی کہتے ہیں:۔ وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِکَ وَصَحَّ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ +

برائے ہلاک دشمن

اس جدول بسم اللہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے، اور بجائے فلان کے نام دشمن کا لکھے پھر حلتیت و ثوم احمر سے دھونی دے کر قریب آگ کے دفن کر دے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو، لیکن آگ رصاص کو لگنے نہ پاوے، وہ معمول لہ ہلاک ہو جائے گا، اور عامل سامنے اللہ تعالےٰ کے مطالب ہوگا، پھر اس دعا کو دفن پر پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْیَتِہِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلَی السَّیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

بسم	الله	الرحمٰن	الرحیم	فلان
الله	الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم	الله
الرحیم	فلان	بسم	الله	الرحمٰن
فلان	بسم	الله	الرحمٰن	الرحیم

وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ فِیْ فُلَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ یَرْجِعُ عَمَّا ھُوَ فِیْہِ فَاھْدِہٖ وَوَفِّقْہُ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَرْجِعُ فَاَنْزِلْ عَلَیْہِ بَلَاءَکَ وَسَخَطَکَ وَغَضَبَکَ وَاَھْلِکْہُ یَا قَاھِرُ یَا قَھَّارُ یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَا اَللّٰہُ ....

اس دعا کو سات بار پڑھ کر سات سو بار دعا کرے، ظالم ظلم سے باز آئے گا، یا سریعاً ہلاک ہو جائے گا۔ فَاتَّقِ اللّٰہَ فِیْ ذٰلِکَ کَذَا ذَکَرَہُ الْبُوْنِیُّ فِیْ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الْکُبْریٰ صورت وفق بسم اللہ بہت دوسری ترکیب اس کی بونی نے کتاب الرقیم میں یوں لکھی ہے، کہ اس کو لوح رصاص پر لکھ کر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھ کر دن جمعے کے جس ساعت میں چاہے نرم آگ سے حلتیت و وبان کا بخور کرے، آگ سے علیحدہ رکھے ورنہ معمول ہلاک ہو جائیگا۔ فَلْتَتَّقِ اللّٰہَ اَیُّھَا الْفَاضِلُ وَاعْلَمْ اَنَّ الْعَفْوَ اَعْظَمُ الْوَسَائِلِ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنیٰ میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کے قدرے متفاوت ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندہ کر کے حلتیت و زرنیخ سرخ سے دھونی دے، واللہ اعلم اور یہ لکھا ہے وَاِیَّاکَ اَنْ یُلْحِقَ النَّارُ الْخَاتِمَ فَیُھْلِکَ فَتُحَاسَبَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالیٰ +

برائے سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے۔ پھر فاتحۃ الکتاب و معوذتین و آیۃ الکرسی و سورہ صافات و آخر سورہ حشر و سورہ طارق پڑھے، وہ آگ میں باذن خدا جل جائے گا، دیربی نے کہا مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ مَعْمُوْلٌ بِہٖ مِرَارًا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

برائے حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُحَوِّلَ الْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالِیْ اِلٰی اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا مُتَعَالُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وہ شخص اس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہے گا۔ وَصَحَّتْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ذَکَرَہُ اَبُوْ یَسْرٍ عَنِ الْقَطَّانِ عَنِ الشَّیْخِ مراش رح +

برائے جائے خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پھر ان پر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے کھینچے پھر یوں کہے، وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یَا حَافِظُ احْفَظْنَا اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنَا بِكَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ پھر تین بار يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہہ کر خاموش ہو جائے، اور سب ہمراہی خاموش رہیں، اگر ایک اُمت ثقلین یا ربیعہ و مضر داخل ہوگی، تو بھی اُن کو نہ دیکھے گی، اور ضرر نہ دے گی، اور نہ ایذا پہنچائے گی، بلکہ اللہ تعالےٰ اُن کو اس سے مخفی رکھے گا۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

برائے ہلاک عدوؔ

اکتالیس کنکری لے کر ہر ایک کنکری پر ایک بار سورہ یٰسین پڑھ کر ایک ایک کنکری کو مغاک لطیف میں رکھ کر بہ نیت و نام معمول لہٗ جنازہ پڑھ کر مٹی سے تھوپ دے گا، تو وہ جلد ہلاک ہو جائے گا۔ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ اَبُو الْفَضْلِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَقَدْ جَرَّبَهُ الْقَائِلُ وَصَحَّ عِنْدَهٗ وَهُوَ ثِقَةٌ +

برائے محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کا لے کر اس پر سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے ہر کاف پر گرہ لگائے یہ نو گرہ ہوئیں، بائیں ہاتھ محموم کے فوق کوع باندھ دے، اللہ کے اذن سے جلد تر صحتیاب ہو جائے۔ وقد جرب وصح +

برائے امن مکان

سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم میں لکھ کر اندر گھر وغیرہ کے دفن کردے، وہ موضع مامون رہےگا جب تک کہ یہ ظرف اس میں باقی رہے گا۔ وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ مُّجَرَّبٌ +

برائے دفع دشمن

نماز فجر میں الم نشرح رکعت اولی میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن اس کی طرف سے پھر جائے گا۔ اور کوئی راستہ اس کو اس کی طرف نہ ملے گا، سنوسی نے کہا مَنْ لَازَمَ ذٰلِكَ لَا يَصِلُ اِلَيْهِ يَدُ عَدُوٍّ اِنْتَهٰى۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایک جماعت صلحا اصحاب علوؔ سے باوجود سہولت دوام کے نقل کر کے کہا ہے وَهٰذَا مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ ۔

ختم سورۂ انعام

برکت اس سورۂ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اس کی نصر علی الاعداء و ہلاک اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعاء مانگے بعد فراغ کے دعاء کرے۔ دیربی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں موضع کی دعاء معین لکھی ہے۔ بعض لوگ اس کو واسطے شفاء مریض کے ۴۱ بار ترکیب کے ساتھ پڑھتے ہیں سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پی لے اور بدن پر ملے تخفیف ہو جائیگی، انتہی۔

برائے ویرانی باغ و خانہ دشمن

سورۂ نحل کو لکھ کر جو ہر باغ میں لٹکا دے سارا باغ بے برگ و ثمر ہو جائیگا، اور جس گھر میں لٹکائی جائیگی ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہونگے کہ سارے اعداء اجڑ جائیں گے۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهَا وَلَا يَعْمَلُهَا اِلَّا ظَالِمٌ یہی خاصیت سورۂ نمل کی اس ترکیب کے ساتھ کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی لکھ کر لٹکانے سے ہو جاتی ہے۔ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْهُ اِلَّا لِمُسْتَحِقِّهٖ۔

برائے کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کریگا، خواہ صادق ہو یا کاذب اس کا ذکر بحوالہ حدیث پہلے کر چکا ہے دیربی کہتے ہیں:۔ فَقِفْ عَلٰى هٰذَا وَاعْتَبِرْ فَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَذْكَارِ هُوَ قِيْمَةُ الصِّدْقِ وَالْخُضُوْعِ قَدْ تَكْتُبُ اَنْجَحَهُ فِىْ هٰذَا الَّذِىْ كُرِّرَ دُوْنَ سَائِرِ الْاَذْكَارِ وَحَصَلَتْ بِهِ الْكِفَايَةُ مِنَ الْهُمُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ قَدَمٌ فِى التَّوَكُّلِ فَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ لَا يُقَدَّرُ قَدْرُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ فِىْ مُجَرَّبَاتِهٖ۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اس کو پڑھا کرتا ہوں بے شبہ یہ مجرب ہے مجھ کو بخوبی اس کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے وباللہ التوفیق۔ اگرچہ اس کی سند حدیث میں قدرے تکلم ہے لیکن تجربہ اس کو صحیح بتاتی ہے۔

لہ وتمام الاٰية طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون باللّٰه غير الحق ظن الجاهلية يقولون هل لنا من الامر من شئ قل ان الامر كله للّٰه يخفون فى انفسهم ما لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الامر شئ ما قتلنا ههنا قل لو كنتم فى بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم وليبتلى اللّٰه ما فى صدوركم وليمحص ما فى قلوبكم واللّٰه عليم بذات الصدور ۵۷

ایضاً برائے اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن

بعد بسم اللہ کے درود لکھ کر آیت اولیٰ سورہ آل عمران کی لکھے یعنی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ الیٰ قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۳۷ اپر) دوسری آیت سورہ فتح کی محمد رسول اللہ تا آخر پھر ان کو اپنے پاس رکھے جمیع احوال میں برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملے گی ہر ہم وغم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں، ہر دو آیت میں سارے حروف معجم جمع ہیں، ان کو ایک پاک برتن میں لکھ کر دہن ورد وزیب طیب یا شیرج سے محو کرکے دمامل وطلوع وحزاز وثالیل وقروح پر طلا کرے باذن خدا جلد زائل ہو جائیں گی، کما جرب مراراً سنوسی نے کہا مجرب صحیح۔

برائے حرز از خوف وفزع از رہزنان

محمد بن سیرین نے اس کا ایک قصہ بیان کیا ہے، یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی ان کو رات میں پڑھے گا، وہ ہر درندہ و دزد سے اپنے جان ومال واولاد میں محفوظ رہے گا، دیربیؒ کہتے ہیں، ان کا نام آیات الحرس والحرز ہے۔ وَيُقَالُ اِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِّنْ مِائَةِ دَآءٍ مِثْلِ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَمَنَافِعُهَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى۔ انتہی۔

میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بھی واسطے زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں ان کو گن کر لکھ دیا ہے، اور شرجی نے حکایت مذکور بطولہا نقل کی ہے، اور اس رسالے میں طرف اس کی گذر چکا ہے۔ وللہ الحمد۔ محمد بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک شیخ مفلوج پر پڑھا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے اس کا فالج دور کر دیا۔ وَهِيَ حِجَابٌ عَظِيْمٌ وَحِرْزٌ جَسِيْمٌ وَمَنْ قَرَءَهَا عِنْدَ جَبَّارٍ اَمِنَ شَرَّهٗ بعض عارفین نے کہا ہے، ان کے ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الآیۃ واول سورہ حدید تا قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ۔

برائے رفع مصیبت وازالہ کرب وہم

جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر یہ درود شریف ہزار بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ وَتُنْقِذُنِيْ مِنْ وَّحْلَتِيْ وَتُقِيْلُ بِهَا عَثْرَتِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا حَاجَتِيْ اللہ تعالےٰ اس مصیبت نازلہ کو دور کرے گا۔ فَشُدَّ يَدَيْكَ عَلٰى هٰذِهِ الذَّخِيْرَةِ فَمَنَافِعُهَا كَثِيْرَةٌ قَالَهُ السَّنُوْسِيُّ فِيْ مُجَرَّبَاتِهٖ انتہیٰ۔ وَيَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اللَّبِيْبِ اَنْ يُّكْثِرَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْحَبِيْبِ فَاِنَّ ذٰلِكَ جَلْبٌ لِّكُلِّ نَفْعٍ وَّدَفْعٌ لِّكُلِّ

ضرر اخروی و دنیا و باللہ التوفیق +

دعائے ہمّ و غم

شعرانی نے من کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام الدین قدس سرہٗ نے مجھ کو یہ حدیث سنائی اور مجھ کو اس کا تجربہ بھی ہوا، قَالَ رَوِینَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰی عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَزِیْنًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا فَقُلْتُ ھُوَ ذَالِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَمُرْ بَعْضَ اَھْلِکَ یُؤَذِّنُ فِیْ اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ دَوَاءٌ لِکُلِّ ھَمٍّ قَالَ عَلِیٌّ وَفَعَلْتُ ذَالِکَ فَزَالَ عَنِّیْ۔ انتھی میں نے اس روایت کو کتاب الزہر تالیف شیخ ابوالحسن بن فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے جَرَّبْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ صَحِیْحًا کَمَا جَرَّبَہٗ جَمِیْعُ رِجَالِ سَنَدِہٖ فَوَجَدُوْا کَذَالِکَ وَلَوْ قَدَرَ اِنَّ اَحَدًا طَعَنَ فِیْ سَنَدِہٖ کَانَ لِعَمَلِ عَلَی التَّجْرِبَۃِ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ +

برائے عزل ظالم

اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشاء کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اوّل یوں کہے یَا اللّٰہُ اَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ فَخُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْہُ وہ شخص معزول ہو جائیگا اگر والی ملک ہے اور اس پر ویل نازل ہو گا۔ یہ صحیح اور مجرب ہے +

برائے ہلاک عدوّ

تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن ایک ہزار ڈلی نمک کی لے کر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسم اللہ ایکبار پڑھے یہاں تک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اوّل ایکبار دعا مانگے۔ اسی طرح تمام الف تک کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹ کر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ پھینک دے فی الفور ہلاک ہو جائے گا۔ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ فِیْہِ فَاتَّقِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ لِاَنَّہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ الْجَلِیْلِ الْمُھْلِکَۃِ فِی الْوَقْتِ وَالسَّاعَۃِ دیربی نے کہا جُرِّبَ وَصَحَّ وَاعْلَمْ اَنَّہٗ کَمَا یُسْتَجَابُ لَکَ یُسْتَجَابُ عَلَیْکَ ہلاک اس کا موقوف ہے اذا بت ملح پر اور جو عزیمت اوّل میں ہر سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ کَمَا اَھْلَکْتَ اَعْدَاءَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْھَرْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَللّٰھُمَّ یَا قَاھِرُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ بِحَقِّ

سورۃٍ تلت بھا وبکل حرفٍ تلت بھا وبکلماتٍ کلّمت بھا اللّٰھم بحق انبیائک وبحق حبیبک محمدٍ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام وبحق جمیع ملٰئکتک وبحق اسمائک انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم انک لا تخلف المیعاد یا قاضی الحاجات یا مجیب الدعوات یا قادر یا قاھر انک علٰی کل شیءٍ قدیر۔

ختم قرآن شریف

بعض علماء نے کہا ہے: ختم القرآن لقضاء الحاجۃ مجرّب لا شک فیہ وان قرأہ علٰی ھٰذا الترتیب کان اسرع للاجابۃ دن جمعے کے اوّل بقرہ سے آخر سورہ مائدہ تک سنیچر کو اوّل انعام سے آخر سورہ توبہ تک اتوار کو اوّل سورہ یونس سے آخر سورہ مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر صٓ تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک، جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بھی اس رسالہ میں مفصلاً گذر چکا ہے +

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یٰسٓ سورہ دخان، سورہ واقعہ، سورہ ملک، سورہ ہل اتٰی، سورہ بروج، بعض اہل علم نے کہا ہے:۔ دوام علٰی قراءتھن صباحاً ومساءً انجی من جمیع الآفات وناھیک بتسمیتھن المنجیات۔

برائے نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے، کہ جو کوئی کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ستر ہزار بار پڑھے گا، وہ آگ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا:۔ ذکرہ الیافعی وابن عربی واوصٰی بالمحافظۃ علیھا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے:۔ من قال لا الٰہ الا اللّٰہ سبعین الفاً فقد اشترٰی نفسہ من اللّٰہ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا کہ اما الحدیث المذکور فلیس بصحیحٍ ولا حسنٍ ولا ضعیفٍ بل ھو باطل موضوع لا تحل روایتہ الا مقروناً ببیان حالہ انتھٰی ھٰکذا قالہ النجم الغیطی وعقبہ بقولہ لکن ینبغی للشخص ان یفعلھا اقتداءً بالسادۃ وامتثالاً لقول من اوصٰی بھا وتبرکاً بافعالھم فافھم۔

میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ افضل الذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث

فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس بنیاد پر کثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہو سکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اس کا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا۔ ولله الفضل والمنة ۔

برائے امن از سوءِ خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھ کر تین بار یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ فِیْ دِیْنِیْ فَاحْفَظْہُ عَلَیَّ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ ذَکَرَہُ الدَّمِیْرِیُّ فِیْ حَیٰوۃِ الْحَیْوَانِ الْکُبْرٰی ۔

میں کہتا ہوں اس کو سنوسی نے بھی اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلناہ دو بار اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعا مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک ان کے یوں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ دِیْنِیْ وَاِیْمَانِیْ فَاحْفَظْھُمَا عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَ بَعْدَ مَمَاتِیْ پھر کہا ہے۔ ھِیَ شِفَاءٌ لِلْقُلُوْبِ السَّقِیْمَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰہِ مِمَّنْ یُکْرَمُ بِالْمَوَاھِبِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّۃِ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اَمِنَ مِنْ سُوْٓءِ الْخَاتِمَۃِ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی انتہی اس کی مثل وہ روایت ہے جو حکیم ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رب العزۃ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا، فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار بعد نماز فجر کے قبل صبح یوں کہا کرے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ انتہی میں کہتا ہوں فضائل ان کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اگرچہ یہ ترکیب بعینہٖ وارد نہیں ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

برائے التباس امر

امام یافعی کہتے ہیں، اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اس کا معلوم نہ ہو اور چاہیے اس کی حاصل ہو تو نماز عشاء پڑھ کر پہلوے راست پر رو بقبلہ لیٹ کر سورۃ واللیل۔ والضحی۔ و الم نشرح سات سات بار پڑھ کر یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا سات بار پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص اس کو آکر کہدے گا کہ مخرج کذا و کذا ہے ۔ بارہا بزرگوں کا مجرب ہے، اعتقاد اور خلوص ضروری ہے ۔

برائے سکون دریا

وقت ہیجان بحر و تلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ ساکن ہو جائے گا۔

کھیعص ق الر ن اِنْتَالِی ذکرہ الغزالی بعض نے کہا ہے کہ یہ حرف نورانیہ چودہ حرف ہیں:۔ الر۔ کھیعص۔ طس حم۔ ق ن وَجَمَعَهَا بَعْضُهُمْ بِقَوْلِهِ طُرُقٌ سَمْعُكَ النَّصِيْحَةَ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان حروف کو لکھ کر اموال ومتاع میں رکھ دیتے تھے اور بعض علماء وقت رکوب بحر کے ان کو پڑھ لیتے تھے پوچھا تو کہا:۔ مَا تَلِيْتُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنْ بَحْرٍ اَوْ بَرٍّ اِلَّا حُفِظَ تَالِيْهَا فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهُوَ مِنَ التَّلَفِ فِي الْغَرَقِ ✢

حِزْبُ الْبَحْرِ

یہ دعاء ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور میں کہتے ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہے:۔ اِنَّ التَّاثِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى الْاِجَازَةِ وَالْاِسْتِيْذَانِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَاْذِنْ فَهُوَ كَالْقَاصِدِ الْجَوَازِ الْبَحْرِ مِنْ غَيْرِ سَفِيْنَةٍ۔ پھر کہا ہے اس حزب کیلئے ایک اعتصام واختتام ہے، انتہی دعاء مذکور مع اعتصام وغیرہ معروف ومشہور ہے شعرانی نے کتاب منن کبرے میں نقل کیا ہے:۔ وَسَمِعْتُ سَيِّدِيْ عَلِيًّا الْخَوَّاصَ رحہ يَقُوْلُ اِيَّاكَ اَنْ تَبْتَدِعَ لَكَ وِرْدًا فَاِنَّ الْحَقَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُجَالِسُ عَبْدَهٗ اِلَّا فِيْمَا شَرَعَهٗ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمَّا اعْتَرَضَ بَعْضُ الْفُقَرَاءِ عَلٰى حِزْبِ سَيِّدِيْ اَبِي الْحَسَنِ الشَّاذِلِيِّ رحہ الْمُسَمّٰى بِحِزْبِ الْبَحْرِ قَالَ الشَّيْخُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرْفًا بِحَرْفٍ اِنْتَهٰى فَاِنْ كُنْتَ يَا اَخِيْ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْمَقَامِ فَابْتَدِعْ لَكَ حِزْبًا وَاِلَّا فَفِيْمَا وَرَدَ فِي الشَّرِيْعَةِ غُنْيَةٌ مِنْ ذٰلِكَ اِنْتَهٰى ✢

برائے عین ونظر

یہ وہی عزیمت ہے جو گذر چکی: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ اِلٰى اٰخِرِهَا مگر اس کا شروع یوں ہے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا بَلَاغَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۳ بار۔ پھر فاتحہ پھر یہ دعا، اس میں تاگا ناپتے ہیں، اگر کم یا زیادہ ہوا، تو نظر ہے ورنہ فلا۔ میں نے اس کا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح ومجرب پایا، وللہ الحمد ✢

تعویذ تپ

اس کو لکھ کر بازو پر محموم کے باندھے باذن خدا جلد صحت ہو جائے گی یہ وہی دعا ہے جس میں ام ملدم آیا ہے اور قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہے وللہ الحمد ✢

ایضاً برائے حمیٰ

آیات تخفیف کو لکھ کر باندھے جلد اچھا ہو جائے گا: ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ يُرِيْدُ

اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا۔ ان سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں درود لکھے اور اگر اس آیت کو بھی اضافہ کرے تو بہت اچھا ہے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ اور اگر اس آیت کو بھی اضافہ کرے تو اور بھی احسن تر ہے رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وقولہ تعالیٰ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ذکر اس کا پہلے بھی ہو چکا ہے۔

حجاب القرناء والتوابع

یہ ایک عظیم حجاب ہے مثل اس کے ذخائر میں نہیں ملتا، بارہا اس کو کیا صحیح پایا والحمد للہ، ماہ سوم یا پنجم یا ہفتم میں لکھے اور مس حروف سے بچے، اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اس کو تعویذ میں مثل حجاب کے لٹکا وے، پہلے بسم اللہ لکھے ۷۰ بار پھر صلے اللہ علی محمد ۴۰ بار پھر لا الہ الا اللہ چالیس بار پھر محمد رسول اللہ ۷۴ بار پھر آمنت باللہ ۵۰ بار پھر واعتصمت باللہ ۵۳ بار پھر حسبی اللہ ۸۰ بار پھر توکلت علی الحی الذی لایموت ۴۴ بار پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۴۰ بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون پھر للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض تا آخر سورہ تمام وکمال۔

برائے رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تا غَفُوْرًا وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ لکھ کر سر پر شخص مرعوف کے رکھ کر ان آیات کو پڑھ کر یوں کہے۔ کُفَّ اَیُّھَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ اس کو دیربی نے مجرب کہا ہے۔

برائے قوت جماع

سبز پودینے کے پتے لے کر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے نہایت مقوی مجرب صحیح ہے۔

برائے شے ضائع شدہ

یاحفیظ ایک سو انیس بار بغیر زیادت ونقصان کے پڑھ کر یوں کہے۔ اِنَّھَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ اس کو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو پھیر لائے گا، اور ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔

صحیح مجرب ہے، ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورہ والضحیٰ پڑھتے تھے اور وہ شے ان کو مل جاتی تھی وقد تقدم ہذا فی الرسالۃ +

برائے شناخت دزد

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر ایک ابریق کو سبابتیں پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں اور سورہ یٰسین وجعلنی من المکرمین تک پڑھیں اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی ورنہ اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں، واحد ابعد واحد جس کے نام پر ابریق پھرے وہی سارق ہے وذلک مجرب صحیح +

برائے طرد بق و برغوث و نمل و موش

چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس جگہ میں چپکا دے جہاں یہ چیزیں ہوں یٰسٓ والقرآن صٓ والقرآن قٓ والقرآن لو انزلنا ھذا القرآن لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم اذھب ایھا البق والبرغوث والنمل باذن الملک الحق وبالف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ان اوراق کو لبان ذکر سے تر کر کے بخور کرے +

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

برائے درازی عمر وحفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ۰ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم ۰ دن یا رات میں پڑھے گا، اس دن نہ مرے گا نہ مقتول ہوگا، نہ کوئی زخم آہن اس کو لگے گا، قرطبی نے اس کو کنز الابرار میں روایت کیا ہے، یہ روایت جب بعض صالحین کو پہنچی اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کیا، گمان ہوتا ہے وہ شخص ہفتاد سالہ تھا، وہ ہمیشہ اس کو پڑھتا تھا، ایک سو تیس برس تک زندہ رہا۔ جب اللہ تعالےٰ نے اس کا مرنا چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا، اس نے آیت کا پڑھنا چھوڑ دیا، تو مر گیا۔ فسبحان من یمحو ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتاب +

برائے جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی گم شدہ سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو۔ تو صدق نیت سے یوں کہے:۔ اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ کَذَا وَکَذَا۔ اللہ قادر ہے ہر شے پر درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا۔

وَھُوَ عَجِیْبٌ جِدًّا وَفِیْہِ سِرٌّ لَطِیْفٌ لِاَرْبَابِ الْجَمْعِ بَعْدَ الْفِرَاقِ وَلِمَنْ یُّرِیْدُ الْجَمْعَ بَیْنَ فُنُوْنِ الْعِلْمِ وَالتَّمَکُّنِ فِیْ جَمِیْعِ الْمَقَامَاتِ وَالْاَحْوَالِ الشَّرِیْفَۃِ وَبِاللّٰہِ الْحَمْدُ +

برائے قوت بر طاعت

ایک پارچہ ریشم سفید پر نام وَدُوْدُ لکھے اور محمد رسول اللہ ۳۵ بار اور الحمد للہ ۳۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے، اس کو اللہ تعالےٰ قوت طاعت و بر پر بخشے گا، اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور جو شخص اس کتاب کو اپنے پاس رکھے گا، اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرے گا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے گا، وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا +

برائے رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار پڑھ کر تین بار یوں کہے:۔

یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُتَفَضِّلُ اَرِنِیْ وَجْہَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہوگی +

برائے حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورۂ اعراف اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ تا المحسنین اور صافات تا لازب اور سورۂ الرحمٰن سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّھَا الثَّقَلٰنِ۔ اِلٰی قولہ فَلَا تَنْتَصِرَانِ پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہے گا، یہ حسن بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے خواہ دن میں پڑھے یا رات میں وھو مجرب صحیح عجیب جِدًّا +

برائے اقبال خلق

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی تا وَجِیْھًا۔ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ

مَحَبَّۃً مِّنِّیْ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ ۝ تَا کَذٰلِکَ زُیِّنَ فَلَمَّا رَاَیْنَہٗٓ اَکْبَرْنَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ مَلَکٌ کَرِیْمٌ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۝ ان آیات کو کثرت سے پڑھے سارا جہان اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور اس کو دوست رکھیگا وھو سرٌ عظیمٌ جدًّا +

برائے دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آبیٹھے جو گراں گذرے تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلد اُٹھ جائیگا تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ اِلٰی قولہ مقتدرًا ۝ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا +

برائے حل معقود

سورہ بقر کو ایک برتن میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر بعد غسل بدن کے اوپر سے اس پانی میں نہائے بحکم خدا حل ہو جائے گا ۔ وھو عجیبٌ مجرابٌ صحیحٌ +

برائے ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کے جب کہ سوتی ہو ہاتھ سے مسح کرے اوّل حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں ہی کیوں نہ ہو، پھر تین بار یوں کہے :۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِیْ بَطْنِ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃِ فَاجْعَلْہُ ذَکَرًا وَّاُسَمِّیْہِ مُحَمَّدًا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَھٰذَا مِنَ الْفَوَائِدِ الْمُجَرَّبَۃِ +

برائے عرق النسا

ایک تولہ گوسفند اعرابیہ لے کر آب جوش تیار کرے اور اس کے تین حصے بنائے ہر دن نہار منہ ایک حصہ پی لے ۔ سنوسی کہتے ہیں :۔ وَھُوَ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ مِّنْ غَیْرِ تَرَاخٍ وَّقَدِ اسْتَعْمَلَ لِاَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا فَبَرَءُوْا بِبَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۝ یہ علاج ایک حدیث شریف مرفوع میں بھی آیا ہے ۔

برائے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے اوّل یا ثانی کے اس دعا کو ستر بار پڑھا کرے وُہ دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ -

اس عدد کو درمیان اذان اوّل کے پورا کرے، ختم ہونے سے پہلے عبد الرحمٰن ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کے روبقبلہ ہو کر کرتے تھے جب تک پڑھ نہ لیتے تھے کسی سے بات نہ کرتے تھے، وہ کہتے ہیں:- وَجَدْتُ بَرَكَتَهٗ سنوسی نے کہا:- فَدَاوِمْ عَلٰی هٰذَا تَجِدْ بَرَكَتَهٗ فِي التَّقْلِيْلِ مِنَ التَّجْرِبَةِ وَهُوَ عَجِيْبٌ جِدًّا رَزَقَنَا اللّٰهُ حَلَالًا لَا اَثَرَ فِيْهِ لَا تَبَاعَةَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ +

برائے قضائے حاجات

ابو عبد اللہ مغربی نے کہا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جس کو کچھ حاجت ہو سجدے میں باشارہ سبابہ چالیس بار دعا یونس کہے اس کی دعا قبول ہو گی، رواہ الغافقی عن ابی اسحاق ابراهیم ابن شیبان اور حدیث میں آیا ہے:- مَنْ دَعَا بِدَعْوَةِ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُسْتُجِيْبَ لَهٗ طریقہ اس کے ختم و دعا کا پہلے اس رسالہ میں گذر چکا ہے +

برائے تفریج ہر کربت

جس کو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہنچے، وہ ان کلمات کو لکھ کر آبِ رواں میں ڈال دے اللہ تعالیٰ اس سے ہمّ دور کر دے گا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ الْعَبْدِ الْقَلِيْلِ الْفَقِيْرِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِكْشِفْ عَنِّيْ ضُرِّيْ وَهَمِّيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ غَمِّيْ یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَوْفَ الْعَالِمِيْنَ بِكَ وَعِلْمَ الْخَائِفِيْنَ مِنْكَ وَيَقِيْنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ اس کے کہنے سے فرج ہم قریب عین طول فرح ہوگا سنوسی نے کہا کُلُّ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ بِسُهُوْلَةٍ - انتہی +

برائے حفظ از احتلام

سوتے وقت وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ[1] تا حافظ پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَكَذَبَ

---

[1] وتمام الآیۃ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ اِن كل نفس لما عليها حافظ ۱۲

الشَّيْطٰنُ وَحْدَهٗ تو اس کو احتلام نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا +

آیاتِ شفاء

اِن آیات کو لکھ کر کسی برتن میں یا کسی کاغذ پر مریض کو پلائے اس کے متعلق کہتے ہیں: ۔ قَدِ اسْتَعْمَلْنٰهَا لِرَجُلٍ بُلِيَ بِثِقَلِ الْمَرَضِ فَكَتَبْتُ لَهُ الْاٰيَاتِ وَشَرِبَهَا اَيَّامًا فَبَرِئَ وَلَمْ يَبْقَ بِهٖ اَثَرٌ وَيَنْبَغِيْ لِكَاتِبِهِمَا اَنْ يَّتَيَقَّنَ الشِّفَآءَ بِبَرَكَةِ كَلَامِ اللّٰهِ وَبِكَلَامِ رَسُوْلِهٖ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الْاَجْرَ عَلٰى مِقْدَارِ نِيَّةِ صَاحِبِهَا وَهِيَ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَقَدْ مَرِضَ وَلَدٌ لِبَعْضِ الصَّالِحِيْنَ بِالْمُضْنٰى فَاَعْيَا الْاَطِبَّاءَ دَوَآءُهٗ فَرَاٰى اَبُوْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَشَكَا لَهٗ مَرَضَ وَلَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اٰيَاتِ الشِّفَآءِ فَكَتَبَهَا لَهٗ اَبُوْهُ فِيْ اِنَآءٍ وَّسَقَاهَا لِوَلَدِهٖ فَبَرِئَ فِي الْحِيْنِ نَسْأَلُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى الشِّفَآءَ لَنَا وَلَكُمْ مِنْ هَوْلِ الدَّارَيْنِ بِجَاهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ اِنْتَهٰى میں کہتا ہوں کہ یہ حقیقت حکایت مرض ولد کی قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اثر ہے اور کہ ان آیات کا پیشتر ہو چکا ہے مجھ کو بھی تجربہ ان کا شفاء مرض میں حاصل ہو چکا ہے، وللہ الحمد +

برائے استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی مفصلہ ذیل کو بیس نام مبارک ہیں سو ان کو اپنا ورد روزانہ مقرر کرلے، وہ یہ ہیں: ۔

يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا سَرِيْعُ يَا وَاسِعُ يَا عَدْلُ يَا عَلِيُّ يَا حَلِيْمُ يَا مُتَعَالُ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ يَا بَاعِثُ يَا غَفَّارُ يَا رَافِعُ يَا مُعِيْدُ يَا مَعْبُوْدُ يَا مَانِعُ يَا نَافِعُ يَا جَامِعُ يَا بَدِيْعُ ۔

سنوسی کہتے ہیں فِيْ ذَخَائِرِ النَّفِيْسَةِ اِنَّ مَنْ ذَكَرَ هٰذِهِ الْاَسْمَآءَ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سَبْعًا وَّسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّكَانَتْ مِنْ جُمْلَةِ وِرْدِهٖ يَرٰى بِبَرَكَتِهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ فِيْ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ وَنَفْسِهٖ اَشْيَآءَ عَجِيْبَةً حَتّٰى لَا يَكَادُ هَمُّهٗ يَتَعَلَّقُ بِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ وَسَخَّرَ اللّٰهُ لَهُ الْخَلْقَ

بِمُجْتَنِمْ لَهٗ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اَسْمَآءً وَهُوَ مُجِيْبٌ ۔ اِنْتَهٰى +

برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ

پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سوئے پہلے دو رکعت نماز پڑھے، رکعت اولےٰ میں بعد فاتحہ سورۂ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا سات بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سات بار، پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود شریف پڑھے، اور یہ خاتم لکھ کر اپنے نیچے سر کے رکھ کر سو جائے۔ بحکم خدا جس امر کی نیّت ہوگی وہ ظاہر ہوگا۔ خاتم یہ ہے ....

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ اور اس سے کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کر کے جامہ پاک پہن کر فرش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین آرام کرے سات بار والشمس وضحٰہا اور سات بار واللیل اذا یغشٰے اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ احد پڑھے پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰٓى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ۔ اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو فبہا، ورنہ دوسری تیسری اسی طرح ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ معلوم ہوگا، اگر کچھ بھی نظر نہ آیا، تو جان لینا کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتے ہیں: اِنَّهٗ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ +

برائے زیادت عمر و وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُبْلَغَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الرِّضْوَانِ وَزِنَةَ الْعَرْشِ اِنْتَهٰى

حَفِيْظٌ جو شخص اس کو سات بار سفر میں کہہ کر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کرے گا وہ ہر بلائی سے محفوظ رہے گا، اگر سامان و صندوق میں لکھ کر اس کو رکھ دے گا، تو چوری سے امن میں رہے گا۔

اَللّٰهُ حَفِيْظٌ لَطِيْفٌ قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ +

برائے تسلّی از زن غیر مُتَغیّر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہوا اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہ ہو سکے، اور یہ چاہے کہ اس سے تسلی ہو اور اس کو بھول جائے، تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھ کر نہار منہ چاٹ لے، یا برتن میں لکھ کر پی لے تین دن اسی طرح کرے اس کو بھول جائے گا۔ ا ب ق ال ہ ول د ر ل ک م ر ہ۔ پھر یہ آیت پڑھے:۔ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا كَذٰلِكَ يَنْسٰى فُلَانُ ابْنُ فُلَانَةَ كَذَا وَكَذَا انشاء اللہ تعالیٰ پھر خطرہ اس کا دل میں نہ آئے گا کما ھو مجرب +

برائے زوال حُب

جس شخص پر غلبہ شہوت جسمانیہ کا ہو وہ ایک ظرف نظیف میں ہر وہ نام اللہ جن میں حرف یائے تحتانیہ منجملہ اسماء حسنی کے آیا ہے، جیسے حلیم، قدیر، علیم، علی، عظیم، رحیم، عزیز، کریم لکھ کر نہار منہ سات دن تک پی لے اس کے دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائے گا +

برائے انجاح حاجت

جب واسطے کسی کام کے کسی کے پاس جاوے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جاوے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کریگا وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ تا قولہ قَضَاهَا اس کو سات بار پڑھے +

برائے حفظ دولت و متاع

جب چور اور ہر موذی سے بچانا اپنے سامان کو منظور ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو لکھ کر یہ دعا اسمیں رکھ دے، باذن خدا مال و متاع سارق و ہر موذی سے محفوظ رہیں گے:۔ يَا حَفِيظُ لَا يَنْسٰى وَيَا مَنْ نِعْمَتُهُ لَا تُحْصٰى وَيَا مَنْ لَهُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالثَّنَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ احْفَظْ كَذَا وَكَذَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ الْجَاثَ ظُهُرِيُّ فِي حِفْظِ ذٰلِكَ إِلَى الْحَيِّ الْقَيُّومِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ انتہی +

برائے صلح بین المزوجین

اس آیت کو لکھ دے وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا

إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وقوله وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا[1] إِلَى قوله الصُّلْحُ خَيْرٌ وقوله عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ÷

برائے تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیات لکھے کَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا وقوله لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ[2] تا آخر سورہ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ إلی قوله بَلَاغٌ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ إلی قوله وَتَخَلَّتْ[3] پھر اس کو پانی سے محو کرکے پلاوے اور کچھ پانی شکم و ناف پر چھڑک دے باذن خدا جلد بچہ پیدا ہو جائیگا، اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کیلئے بحکم خدا نافع ہے ÷

ایضاً برائے تسہیل ولادت

ب	ط	د
ز	ح	ھ
د	ا	ح

اِن کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھ کر عورت کے بائیں ران پر باندھ دے بعض اہل علم نے اس کو مجرب صحیح کہا ہے مجھ کو اس میں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ اِن حروف میں کوئی امر خلافِ شرع نہ ہو۔ اس لئے کہ نہ معنے اس کے معلوم ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لیکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علماء عاملین سے ہے جو شرک و بدعت سے ظاہراً مراحل دور تھے امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہوں گے و قد جرب و صح باذن اللّٰہ واللّٰہ اعلم ولہذا اس رسالے میں حروف واعداد و اوفاق کا ذکر کرنا یک قلم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ مشائخ سے اختیار کیا گیا ہے ÷

برائے تپ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ مِنْ كُلِّ مَا يَعْرِضُ لَهُ بِإِذْنِ اللّٰهِ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إلی قوله الْأَخْسَرِينَ[4] أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا إلی قوله قَدِيرٌ۔ اس کو لکھ کر گلے میں محموم کے لٹکا دے۔

---

[1] وتمام الآية فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير ١٢ه [2] وآخرها ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شئ وهدى ورحمة لقوم يؤمنون [3] كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ ١٢ه وتمام الآية اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت واذا الارض مدت والقت ما فيها وتخلت ١٢ [4] وتمامها واراد وابه كيدا فجعلناهم الاخسرين ١٢ ثم قل اوحى الى انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدى الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه

کانَ یقول سَفِیْھُنا علَی اللهِ شَطَطا انشاء الله تعالےٰ صحت ہو جائے گی +

برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھ کر مجنون پر لٹکاوے باذن خدا جن بھاگ جائیگا۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ تا آخر سورت، اور قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ تا عَلَی اللهِ شَطَطًا +

برائے دفع وسوسہ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ درمیان اُس کے اور درمیان وسواس شیطان کے حایل ہووے تو وہ یہ پڑھے یَا اَللهُ الرَّقِیْبُ الْحَفِیْظُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ یَا اَللهُ الْحَیُّ الْحَکِیْمُ الرَّءُوْفُ الْحَلِیْمُ یَا اَللهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ حُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَدُوِّكَ وَبِاللهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ هٰذَا اٰخِرُ مَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِیُّ +

فصل بیان میں ادعیہ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایت مرفوع صحیح اللّٰھم حققنا بذلک

دعائے صبح وشام

اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳ بار بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۳ بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۳ بار اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ وقت شب کے اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا ۳ بار۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ حَسْبِیَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ

له دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۵۱

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۷ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہر سہ قل سوائے کافرون کے رات کو تین بار پڑھ کر دم کر کے
سارے بدن پر ہاتھ پھیرے اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۳ بار سوتے وقت فاتحہ و سورہ اخلاص و کافرون پڑھ کر سوئے جب جاگے یہ کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ بستر پر کروٹ لے تو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اسم اعظم اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ٭

ادعیہ بلا قید صبح و شام

برائے ہم و غم و حزن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ
وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ
اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ۝
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭

ختم حصن حصین

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۳۳؁ ہجری کو تیمور لنگ نے بلایا تھا، وہ بھاگ کر اسی کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا دیکھا، فرمایا تو کیا چاہتا ہے، عرض کیا میرے اور مسلمانوں کے لئے دعا کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کر کے ہاتھ منہ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا، شب یکشنبہ کو دشمن بھاگ گیا۔ اللہ تعالٰے نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱؁ ہجری میں وہ اس تالیف سے فارغ ہوئے تھے، دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا، دروازے شہروں کے پتھروں سے چن دیئے گئے تھے، رسد آب ودانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا، ہاتھ واسطے دعا کے طرف آسمان کی مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا، اور خلق کو لوٹ چلے تھے، اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے ؎

اِنْ نَابَکَ الْاَمْرُ الْمَهُوْلُ	اُذْکُرِ الٰهَ الْعَالَمِیْنَا	وَاِذَا بَغٰی بَاغٍ عَلَیْکَ	فَدُوْنَکَ الْحِصْنُ الْحَصِیْنَا

یہ کتاب تالیف کے دم سے اس دم تک شرفاء و غرباء وظیفہ اہل علم ہے اس کے تاثیرات سب پر روشن ہیں، طریق اس کی دعوت کا بعض صلحائے راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے، شروع سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، شب یکشنبہ کو تمام کرے، یا پنجشنبہ کو شروع کر کے روز یکشنبہ کو ختم کرے، یہ چار دن ہوئے پہلے دن اوّل کتاب سے کیفیت صلوٰۃ تک پڑھے، دوسرے دن وہاں سے تا قولہ اِذَا دَعَا بِاُکْرُوْمَۃِ ثَمَرَۃٍ تیسرے دن فَصْلُ الْاَدْعِیَۃِ الَّتِیْ هِیَ غَیْرُ مَخْصُوْصَۃٍ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پھر اوّل کتاب سے شروع کرے اور ہر چہار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ یہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل کے اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہی حرکات سے جو اسامی اصلیہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے، حال اس کتاب کے شروع کا کتاب اتحاف النبلاء میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اس کا نام عدۃ الحصن الحصین رکھا ہے، اس میں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے، فی الحال وہ تلخیص حسب فرمائش میرے طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہ ہو سکے، تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے، انشاء اللہ تعالٰے منافع بے شمار اور رفع کرب و بلا میں اثر عظیم پائے گا، میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا، وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ تعالٰے نے مجھ کو صحیح و سالم مکہ معظمہ پہنچا دیا + ولِلّٰہ الحمد +

دلائل الخیرات

یہ کتاب امام ابو محمد عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رحمہ کے صیغہ ہائے صلوٰۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی سند شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اس کا وظیفہ ختم کرتے ہیں، مؤلف رحمہ نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی، ان کے کرامات معروف ہیں، شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے:-

وَكَانَ وَاقِفًا عِنْدَ حُدُوْدِ اللهِ عَامِلًا بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ مَسْمُوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَمَّا فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اَوْ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ سَادِسَ عَشَرَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ سَبْعِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ ثُمَّ بَعْدَ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً مِّنْ مَّوْتِهٖ نُقِلَ مِنْ سُوْسٍ اِلٰى مَرَاكِشَ فَدُفِنُوْهُ بِرِيَاضِ الْعَرُوْسِ مِنْهَا وَلَمَّا اَخْرَجُوْهُ مِنْ قَبْرِهٖ بِسُوْسٍ وَجَدُوْهُ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ دُفِنَ لَمْ تَعْدُ عَلَيْهِ الْاَرْضُ وَلَمْ يُغَيِّرْ طُوْلُ الزَّمَانِ مِنْ اَحْوَالِهٖ شَيْئًا وَاَثَرُ الْحَلْقِ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ظَاهِرٌ كَحَالَةِ يَوْمِ مَوْتِهٖ اِذْ كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِالْحَلْقِ وَقَبْرُهٗ بِمَرَاكِشَ عَلَيْهِ جَلَالَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّمَهَابَةٌ كَبِيْرَةٌ وَّسَطْوَةٌ ظَاهِرَةٌ وَالنَّاسُ يَزْدَحِمُوْنَ عَلَيْهِ وَيُكْثِرُوْنَ مِنْ قِرَاءَةِ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ عِنْدَهٗ وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَطَرِيْقَتُهٗ شَاذِلِيَّةٌ وَّلَهٗ كَلَامٌ كَثِيْرٌ فِي الطَّرِيْقِ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا مِنْ شَرْحِهِ الْمُسَمّٰى بِمَطَالِعِ الْمُسَرَّاتِ هٰكَذَا وَجَدْتُّ بِخَطِّ سَيِّدِي الْوَالِدِ الْمَرْحُوْمِ حَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْحُسَيْنِيِّ الْبُخَارِيِّ الْقَنُّوْجِيِّ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى ۔

والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبد الحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں، جیسے جواہر خمسہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت و قبول میں یہ کتاب مشار الیہ ہے اس میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قرأت افضل و اکمل ہے، صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ انشا صیغ صحیح المعانی

فضیحۃ المبانی کو اہلِ علم نے جائز رکھا ہے۔ تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب نزول الابرار میں ہے میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قرأت کیا تھا بعض اس کتاب الفاظ کے ہر چند ماول ہوں، لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ تعدیل عرش اللہ و نحوہا، قاری کو چاہیئے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے، تاکہ شنیق خلاف سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق ✦

برائے دفع سحر و حرز از شیطان و زندان و ورد ہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ
زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ
لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ
خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ
مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى
اللّٰهِ شَطَطًا ۝

لہ قال في قولِ الجميلِ وكان سعيد الوالدين عليهما الفاتحة وقل هو الله احد والمعوذتين
ويأخذ من اول الصورة قل اوحي الی الے قولہ علی الله شططا +

خاتمہ

اس رسالے مین باب اوّل سے تا آخر باب پنجم جو آیات ادعیہ و اعمال لکھے گئے ہیں صورت انکی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز و احادیث سنن مطہرہ کے لیے احتمال و استعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اسلئے کہ اللہ و رسول کا کلام جس مقصد و کام کیلئے عمل میں آئے گا ہمراہ رعایت آداب و حسن اعتقاد کے اثر کامل عاجلاً و آجلاً بخشے گا مع ہذا اجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بنص حدیث تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُؤَطَّا مُرْسَلًا ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال و اعمال سنن پر بھی دلیل ہے، بلکہ جتنی احادیث صحیحہ دربارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث میں لکھی گئی ہیں، وہ سب دلیل ہیں اسی اجازت پر حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْلِمٌ اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے:- فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ الحدیث رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا النَّسَائِیَّ یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث پر اور حدیث ابراہیم عذری نے ارشاد کیا ہے یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا اس حدیث میں حاملان علم قرآن و حدیث کو عدول فرمایا ہے اور نشان ان کے عدل کا یہ فرمایا ہے کہ نافی تحریف و انتحال و تاویل ہیں پس جس عالم میں یہ صفت موجود ہو وہ زبان نبوت پر عدول و معدول ہے۔ اور جب وہ عدل ٹھہرا اس کا عمل سراپا اثر و نصفت ہوگا، ولللہ الحمد *

الحاصل قرآن و حدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اس کے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے اور لکھنے میں وہ اثر ہر دم موجود ہوتا ہے اور ہم کو حکم ہے جو بات ہم کو حضرت سے پہنچے ہم اسکو دوسرے تک اسی طرح بلا کم و بیش پہنچا دیں۔ چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے۔ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ الخ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ

فِي الْمُدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ودوسرا لفظ ان کا یہ ہے نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ امر ونہی وموعظت و ذکر ودعا وعمل کرو۔ لہٰذا حدیث ابن عمر میں آیا ہے بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً اور جو شخص کسی طرح کا نفع پہنچائے اسکو خیر الناس [illegible] ہے اسلیے جو فوائد ومنافع دار فانی ودار آخرت کے آیات واحادیث صحیح وثابت سے ہوتے ہیں انکو اس جگہ لکھا گیا اور بجا آوری [illegible]غ کی عمل میں آئی

دادیم ترا از گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

علاوہ اس کے علماء محدثین سے استحصال سند و اجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً و حدیثاً مروج وماثور ہے مجھ کو اجازت کتب صحاح وسنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ العسجد میں لکھی گئی ہے۔ باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اس جگہ نقل کئے گئے ہیں منجملہ اس کے ایک کتاب لفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید ۸۸۹ھ ہجری میں لکھی ہے شرجی رح اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وشفا قاضی عیاض و اصلاح المؤمن ومشکوۃ المصابیح واحیاء العلوم وغیر ذلک میں نام ان کا ضمن سند میں آتا ہے اسی لئے یہ اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں ان کی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کئے گئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل یا موافق بعض اعمال ثابت ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ اور جو دو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کئے ہیں ان کی اجازت مجھ کو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار سند کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جس صورت میں تعامل اعمال وسنت کا بلا اجازت خاصہ جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے جس کو اجازت نہ ہو ہاں اتنی بات درکار ہے کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو، اور طریقہ مقررہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جاوے، ورنہ جب احتیاط و رعایت آداب کی طرف سے عازم ومعمول لہ کے نہیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب وسنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ قصور اپنی طرف سے ہے نہ کہ دوسرے کی طرف کا +

اس رسالے میں جس قدر اعمال ذکر کئے گئے ہیں۔ غالباً وہ مجربات ہیں، قدماء علماء ومشائخ نے ان کا تجربہ کیا ہے۔ اور بعض کا تجربہ مجھ کو بھی حاصل ہوا ایسے اعمال جن کے تجربے کا حال معلوم نہیں ہے۔

وہ ایک نفر میں بھی نہیں آسکتے ہیں، اسلئے ان کا ذکر ترک کر دیا۔ اسی طرح وہ تعویذ و تعلیق و اوفاق وغیرہ جن کی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں تھی۔ گو نفس الامر میں جائز العمل و دافع الخلل ہوں ان کو بھی چھوڑ دیا ہے اصح صحیح و نفیس نفیس درج کو اس جگہ ضبط کیا ہے ہیں ان ادعیہ و اعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد و لخلفاء کو ذکر اتنا و انا [illegible] بتا ہوں وہ اوقات حاجات میں اپنے اور اپنی اولاد کیلئے ضرور عمل میں لایا کریں جس کسی مسلمان کو طرف ان کی حاجت ہو اسکے لئے عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و قیمت جانیں انشاء اللہ تعالیٰ برکات و منافع عجائب غیبیہ ظاہر ہوں گے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ وَھُوَ رَفِیْقِیْ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

تمت

اعلان

ہمارے کتب خانہ سے جملہ علوم و فنون کی کتابیں عربی، فارسی اردو، پنجابی زبان میں اور قاعدے پارے، قرآن مجید حمائل شریف وغیرہ و مترجم، اور بہت نفیس قطعات نہایت ہی واجب نرخ پر ملتے ہیں، ہماری تجارت زیادہ بکری اور تھوڑے منافع پر منحصر ہے خریداران تجربہ کر کے اطمینان کر لیں، فہرست کتب ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال ہوتی ہے

اس پتہ سے طلب فرماویں

حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ المینار مارکیٹ چوک انارکلی لاہور

عظیم اور معیاری کتابیں مطالعہ کیلئے

رسالت مآب

جامع اللغات

تاریخ اسلام

تجرید البخاری مع ترجمہ

جہان اقبال
عبدالرحمان طارق

لسان العصر
عبدالرحمان طارق

فرعون و کلیم
عبدالرحمان طارق

پیام اقبال
ڈاکٹر عارف بٹالوی

معارف اقبال
عبدالرحمان طارق

فردوس معانی
عبدالرحمان طارق

ملفوظات اقبال

کشف المحجوب (اردو ترجمہ)
حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش

حقوق و فرائض اسلام

الہام منظوم

کیمیائے سعادت (اردو ترجمہ)
امام غزالی

تصوف اقبال

تفسیر موضح القرآن

ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل، لاہور